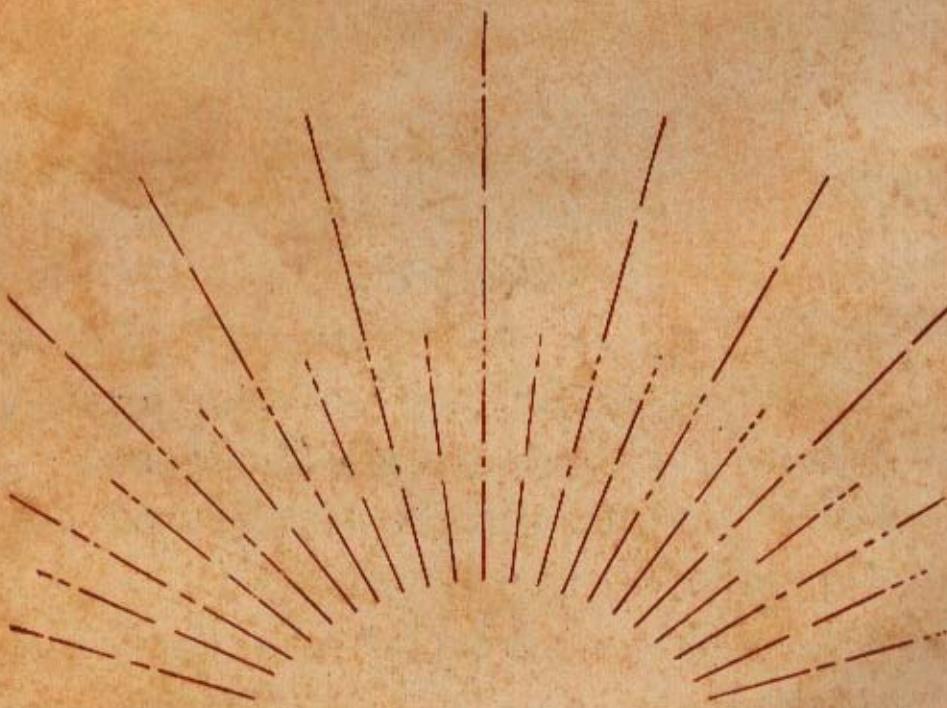


محلی



مرتب: - عاشر عثمانی وزیر فضل عثمانی (اضدین دیوبند)

صرف مارت مرض نہیں
انہیں صحت میں بھی وفا
استعمال کیوں جو ہر دن
دان تو نکوچک اور نہ سست
عطا کرتا ہے۔

اکیت فیتھی شودت سے بنا ہوا الابواب بنجی

جہاد

اگر رائہ دار انتہا
ہیں تو مدد و تقدیم
مرض ہو جاتے گا اور
مدد و تقدیم تو صحت
کی بر باری لقینی ہے۔

جس طرح دار الفیض رحمانی کے سرمه ذہرا و جھٹ نے اپنے نمایاں فائدوں کے باعث قبولیت حاصل کی اسی طرح جو ہر دن ان بھی تقبلیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اب تک استعمال کرنے والوں کی اکثریت کی طرف سے براہ تعریفی خطوط آئی ہیں۔ فائدہ حسپہ ذیل ہیں:-

● پائیوریا کے جراثیم کو مارتا اور مرض کو جڑ سے اکھیرتا ہے۔

● دالہ یا دانتوں کے سخت ہی سخت درد کو فوری تکمین دیکر نزلہ کاپانی نکالتا اور درد پیدا کرنے والا سب سامنے ختم کرتا ہے۔
● روزانہ اس کا استعمال ان لوگوں کیلئے بھی ضروری ہے جن کے مخصوص کوئی مرض نہیں۔ یہونکہ یہ مرض پیدا کرنے والے دو نکاحج ہونے سے روکتا اور مرض کے جراثیم کو بلاک کرتا ہے۔

● دانتوں میں پائیزہ چک اور خوشناہی پیدا کرتا ہے۔ اسکے استعمال کرنے والے دانتوں میں کیوں بھی نہیں لگتا۔

● منہ کی بدبو اور بیک کو ختم کرتا ہے۔ ● منہنے پانی یا گرم چیزوں کو دانتوں میں لگنے نہیں دیتا۔

● یاد رکھتے۔ ہم نے اسکی توصیہ کردی ہیں۔ نمبر ایک۔ جو کسی مرض کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئے۔ نمبر دو۔ جو اچھی حالت میں عام استعمال کیلتے ہے۔ چیز دنوں ایک ہی ہیں۔ صرف ذائقہ کا فرق ہے۔ روزانہ معمول استعمال کرنے والوں کیلئے ذائقہ کو کافی گوارا بنا دیا گیا ہے۔ طلب کر تیوقت نمبر ایک یا نمبر دو ضرور لکھئے۔ دنوں کی تیمت میں کوئی فرق نہیں۔ چار تولہ کا پینگک وس آنے ۱۰ روپیہ۔ مخفی رذاک خرچ ہم آتا ہے۔ اگر مرد بیندازیں یا کسی تھم نکالیں تب بھی بھی رذاک خرچ ہو گا۔ دو فیں ایک ساتھ مٹھا نہیں کھایتے ہو۔

دکش ۱۷۔ شیخ سالم الدین حبیبی ۱۹۷۴ء
دار الفیض رحمانی۔ دیوبند (उत्तर प्रदेश)

دیوبندی رسم و ریاست داک مرکز میکرو سسٹمیں، دیوبند
دلکش ہندوستان میں ایک دارالعلوم ہے۔

**DARULFAIZ
RAHMANI.DEOBAND.U.P**

دنی کتب بین

اس بارہ والی امت [دنیا کے اسلام کو لاحاباں تکمیل میرٹ کیب

[ارسالی کی شہرہ آفاق تصنیف اور وہ اس میں طائفوں کی بیوی خاتی کا صرف مرثیہ کی نہیں اس کی علاوہ بھی ہر موجودہ حدیقی کی بہترین تصنیف اس لائق ہے کہہ رچھالا سلطان ایکبار ضرور اس کا طالعہ کرے۔ قیمت مجلد ۱۰ روپے

حکایات حجا [صحابی مزدوں اور مورتوں پر بھون کے میں آموز

[اویان افزودہ اتفاقات جن کے طالعہ سیروج تازہ اور سینہ کشادہ ہوتا ہے۔ تازہ ایڈشن ملکہ کتابت دطباعت

اور سفید کاغذ جلد پر خوبصورت گرد پوش۔ ہر ۲۰ روپے

مباحثہ سماجیات سور [باجیت ضرورت جانتے ہیں کہ مولانا محمد قاسم حنفی

کیے اور سیمہ نعمت ہوتے۔ ان کے ایک ایم اور عجیب غریب مناظرے

کی روپیں تفصیل مباحثہ شاہ جامیور میں لاحظہ فرمائیے۔ دلائل اور

انداز بحث پر آیش عش رک جائیں تو چار اڈت۔ قیمت صرف صرف

تعلیٰ حملہ زین راردو [از حضرت مولانا اشرفعی تھانوی ج -

بہت آسان اردو میں دین کے ضروری

احکامات کی دلنشیں تشریفات شرک و درعت کی تفصیل۔ تصویت

کے نکات پر تعلووات اگریتیت تصویریں سماج اور دیگر ہم جماعت

خوبصورت دشکور بیج جلد۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنڈہ ۱۰ روپے

اصلاح الرسموم (اردو) [از حضرت مولانا اشرفعی تھانوی ج -

زندگی کے ہر شبہ میں بے شمار میں اور طریقے اپنے راجح ہونے ہیں کو جو فی الحقیقت غیر اسلامی ہیں لیکن

ہم لا علی کے سبب ان کی بُرا فی سے واقف نہیں۔ ایسے کہم راجح کی اصلاح کیلئے حضرت حکیم الامت کی تصنیف میں بہا تھے ہر زبان

عام ہم سیں۔ آخر میں رسالہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی شامل ہر کتاب

محلہ ہے۔ بیچ خوبصورت رنگیں دشکور ہر ۱۰ روپے

تاجر و میں کو معقول یعنی دیجاتے گا۔

عربی جمیل رہار رسالہ [اس کتاب میں ان جماعتوں کا حال ہے جو رسول اللہ تعالیٰ پر

طیبہ و علم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف اسلام ہوئیں۔ اس کے

مطالعہ سے یہ جانشی ہے جو ایڈشن میں قرآن کریم کی کتاب اسلام اس قرآن کریم کی کتاب شہزادہ اور گاؤں در گاؤں پھیلے۔ کتاب احادیث اور عجیب ترین ایغ

سے مرتباً کی گئی ہے۔ قیمت صرف آٹھ روپے

جشنِ ولادت رسول [ایسا یک مجھ پر مضمون ہے جس کی خوبی کا اندازہ اس سے کیجئے کہ اس میں مندرجہ ذیل حضرات کے مضمون شامل ہیں۔ (۱) علم ارشیلی نہمانی۔ (۲)

مولانا ابوالکلام آزاد (۳) مولانا ابوالا علی مددودی (۴) علام سوسنی

چارالله (۵) علام سید ابوالظفر بنوی (۶) جانب روگوئی سید کاظمی

یہ جو عادل ایمان کے لیے غذائے روحاںی اور ایں علم کے لیے مشتر

کھلی ہے۔ قیمت تیک روپیہ چار آنے لہر

اسلامی زندگی [یوں تو اسلامی احکامات حکم مجلدات میں جمع ہوتے

ہیں لیکن سب کامیں جھوٹ جو کچھ ہے اس کو

زندگی کے شائعین ضرور طالعہ فرمائیں۔ ملک تاریخ

ذوقِ این سلام کی ہبادرسی [یہن گھڑت افغانی ہیں، بلکہ تاریخ

وہ چیزیں کہ صفات پر مشتمل ہیں، تابندہ ہے وائے

ایمان افزودہ اتفاقات ہیں جو پرہیز اور مستدرک ارجمندی کی ہوں قصہ دیتیں بیہقی

ایمان افزودہ اتفاقات کے ساختار پر جو اسے بھی لاحظہ فرمائے۔ قیمت ۵ روپے

کتابِ اصلح علوة [امام الحدیث حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ عنہ کی

بیواد اکریئیکی میں سترین محلہ پر ایتھے تحریکی ترین طریقہ

کی جاتی ہے بارک پر تفصیل رہنی ٹوٹی ہے۔ اور نئے مخلق قرآن کریم سلسلہ میں

تاجِ پکنی لاہور کے چھ نادر تحریف



درود تاج۔ درود لکھی۔ ہر دن نام۔ درود مسٹخاٹ۔ درود اکبر۔ درود عاصم۔
ست بھالا جواب اپنیں نفس دوڑا چھپائی کاغذ آرٹ جلد کر کر جلعم
مجموعہ فاطائف بلا تحریمہ دہی سب سورتیں بغیرہ جو تحریم
عہد یہ ایک دوہیہ بارہ آئے ہیں

تعلیم الاسلام تاج

بے شہور زمانہ کتاب بھی تاج پکنی
نے اپنے مخصوص سلیقہ کی طاولوں
کے ذریعہ چھپائی ہے۔ چاہتوں کا مکمل سیٹ عہد جلد عمار

شہورہ تحریم [ہنایت اعلیٰ کاغذ اور کنی رنگ کی نفس چھپائی]
قابل ہدی تحریف ہے۔ ہر یہ تین روپے چار روپے۔

مازداہ سورہ تحریم [بھی چھوٹے کی طرح عجیب حُمّ جمال
کامر تعریف ہے۔ ہر یہ سالھ تین روپے۔

مناجات قبول [قرات عذر اللہ و صلوٰۃ الرسول یہی
شہورہ قبول تحریف ہے جو بین دعاوں کے

وہ کا انساب طریقہ اور ہر دن کے لئے منزیلیں بغیرہ مقرر کردی گئی
ہیں۔ معلوم مناجات اور دیگر تمام احصاقات شامل کتاب ہیں۔

س سورت کے قلب تاج پکنی لاہور کا سیوار سامنے رکھئے۔
قیمت جلد تین روپے آٹھے آئے۔

نماز تحریم [ہرست خواہورت دور بھی چھپائی۔ کاغذ آرٹ۔
ٹائل اپنیں دور نگاہوں خالی۔ قیمت صرف آٹھ آئے۔

لودھی۔ قرآن و حمال کے آرڈو میں وہ نمبر
بزر و تحریر فرمائی جو اوپر نام کے ہمراہ دیتے گئے

ہیں۔ طلبہ میں جلدی کیجئے۔ یہ کاغذ زیادہ دلوں
میں رہنے شکل میں۔ نیجوں

قرآن مترجم

ترجمہ شاہ عبدالقدار۔ حاشیہ تفسیر
موضع القرآن۔ سائز چڑائی سانت انگل

لبائی باشت پچھکم۔ صفحات ۱۱۲۔ آغازیں روزہ اوقاف پر توں
کی فہرست۔ کاغذ آرٹ۔ ٹائل پیچہ گا۔ تمام چھپائی دور بھی پر صفو

پر صینیں۔ جلد سالم کر کر خشمہ جس پر ہر دلی ہو۔ ہر یہ چار روپے۔

قرآن مترجم [ترجمہ مع تفسیر سائزہ انگل بھائی چھانگ

چوڑا۔ صفحات ۹۸۲۔ چھپائی دور بھی
محملہ جو ہی۔ ہر یہ آٹھ روپے۔

قرآن مترجم

ترجمہ شاہ فتح الدین محمد دھلوی
ہاشیہ پیغمبر پوضع القرآن۔ سائزہ انگل

لبائی باخ انگل چوڑا۔ جلد کر کر۔ تمام چھپائی دور بھی۔ معرفت بہت ہی
حالت اور اعراب داعی خاص الخاص چیز ہے۔ ہر یہ سائزہ پر آٹھے آئے۔

قرآن بلا تحریمہ [۲۱] تمام کی تمام سرگی چھپائی۔ ہر صفحہ پر
بہت ہی اپنیں ہیں۔ کاغذ عمار۔ جلد کر کر
لشیں۔ جلد فیضی سائزہ انگل چوڑا۔ ہر یہ پندرہ روپے۔

قرآن بلا تحریمہ [۲۲] سائزہ جو ہوا۔ لمبائی سائزہ انگل چوڑائی
باخ انگل تمام چھپائی دور بھی جلد کر کر
صدمیہ سائزہ چار روپے لیجھو۔

حمائل بلا تحریمی [۲۳] ایہت چھوٹی یا کام صادر
ادالی۔ جیسا ہیں بخوبی آجائے
ادالی۔ مجلد کر کر۔ ہر یہ تین روپے۔

مجموعہ فاطائف مترجم [۲۴] سورہ پیش۔ فوج۔ انبیاء۔ اعد
ملک۔ مرتل۔ غیر۔ وہی۔ صلحی۔ لازماً
القدر۔ العصر۔ ہفتہ۔ میکل۔ شمس۔ قفل۔ اسماء الحسنی۔ دعائے گل العرش۔

مکتبہ تحریکی دیوبند۔ صلیع سہرا نپور (دیوبند)

ہب النیسم

(اردو)

فضل برکات اللہ، خال دو دشمن۔ درود شریف کے ذمیٰ
اوادھ روی منافع، حکایت مسحیہ برکات درود، آداب احکام درود
خاص اوقات، خاص مقامات، نکات درود مسلم، درود شریف
برائے زیارت، حدیث و شاد کی روشنی، درود شریف پختگی کلام
حضرت مولانا اهزاز علی شیخ الاربیب او حضرت مفتی محمد شفیع صاحب
سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبندیاں کتاب کی بہت تعریف فرمائی
ہے جو شروع میں درج ہے۔ قیمت صرف (مقدمہ)۔

بامانظہ الرضیف کی مفضل سوالیں جوابات

مصباح السالیمان

(اردو)
شریعت و طریقت کی تفصیلات، شجرت
سلام۔ مناجات و وظائف، اذکار اور
تعویذات دا حزاب، دعائیں اور نظمیں
قیمت ایک رہی آنکھ آئستے۔
(محلہ دشیپے چارکنے)

فیصلہ کن مناظرہ

از مولان ام نظو نعمانی

دیوبندیت اور بیانیت کے
دریان ایک مرکز الارکان، درود کا
دروہ یا نی کا پانی، وہ واضح اور مشکل گنگو
جس کے بعد حق دیاطل کے انتیانیں
کوئی ریب و شک یا قی نہیں رہتا۔ صفات
مننا تیت ایک روپیہ۔
(محلہ دشیر)

اور ارحمنی دا ذکار سجنی

قرآن و حدیث سے مستبط و نظریہ، الفاظ
اثرات و خواص، ذات و صفات کی تشریح و توضیح۔
صحیح ترین تعدا و اوقات اور طریقے۔ قیمت صرف ار-

بیوی المترام { یہ علمدھا ظارین حبیس کی شہرہ اوقات تصنیف ہے۔ جس کی اصل اور ادو و ترجمہ ایک ساتو
شانچ کیا گیا ہے۔ ان جھوپ کا اہل علم ہیں کیا درج ہے۔ باخبر حضرات پوشیدہ نہیں۔ ایکی یہ تصنیف
بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد اور گورنمنڈ کتب احادیث مختب کئے ہوئے وہی احکام کا گلرستہ ہے
جو کو زہ میں دریا کے مراد فیض کم تعلیم یا فہمے اور زیادہ پڑھے کئھے دنوں اس بھیب کتاب سے برادرت افسوس اٹھا سکتے ہیں۔
(قیمت مجلہ آٹھو دروپے)}

بخاری شریف اردو مکمل

جہاں تک ہمیں علم ہے اس کتاب بعد کتاب الشد است آن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب بخاری شریف کا اتنا گل اردو ترجمہ انجک شائع نہیں ہوا یہ کلی اور نہایت مبارک کوئی نہیں ہے جو "اصح المطابع کراچی" نے کی ہے، اما بخاری کی جمع کردہ ۲۶۵ حدیثوں کا سلسلہ اور قابل اعتماد ترجمہ پا کیز طباعت و کتابت سے اچھے سفید کاغذ پر اپنے مکتبہ تکمیلی دیوبند سے حاصل کر کے ہیں، تین حصوں پر مشتمل ہے جنکی جموی تیزی صرف جو بیس روپے ہے، فائدہ عمومی درمیں جلد استائیں ہیں روپے، جلد پڑتہ درمیں جلد تیس روپے ہے۔ بر حکم الگ الگ بھی طلب کر سکتے ہیں، اس صورت میں فی حصہ نو روپے میں فی حصہ نو روپے (مجد نعمت اللہ عزیز ہے)

موطاً امام‌الاک متن (عمریان اردو)

"موطاً امام‌الاک" احادیث نبوی کا دہ پیش بھا ذخیرہ ہے جبکہ سالہاں سال امام‌الاک نے ہر کسوٹی پر رکھ کر اپنی جمع کردہ احادیث سے اصحاب فرمائے مسلمانوں علمیتی مرتب کیا، کتاب اصل عربی با اعراب اور اس کے مقابل اردو ترجمہ از علامہ حیدر زبانی مصطفیٰ خضر وہی فوائدہ اس محمد گی کے ساتھی ہوئی ہے کہ آج تک اس کی طباعت و کتابت ایسا حق ادا نہ ہوا اور کامیابی صفات ملک کا اداہی تحریر ہدیہ بلا جلد بارہ روپے، فائدہ عمومی تیرہ روپے (جلد پندرہ روپے)

مشکوہ شریف (اردو)

چھڑی ار سے زائد احادیث نبوی کا بیش بھا ذخیرہ پیختہ حدیث کی گیارہ کتابوں، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نسافی، مسن امام احمد و مسن امام‌الاک، امام شافعی، ترمذی اور دار می کا عطر۔

اس کتاب پر مکمل ترجمہ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجمہ ضروری تشریفات کیا گیا ہے اور حاشیہ پر بھی عنوانات قائم کر دی جائے ہیں، دو جلدیوں میں کامل ہے، کاغذ سفید، کامل پر یہ بلا جلد سول روپے اور جلدیوں ایکارہ روپے (بلدا طبی بیس روپے)

ترمذی شریف (اردو)

بخاری و موطاً امام‌الاک کے بعد اب صاحب مسٹر کتاب ترمذی شریف کا بھی اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے، سفید روپ کاغذ، نفیس طباعت و کتابت، حصہ اول میلڈس روپے، حصہ دوم میلڈس روپے، دونوں حصے ایک ہی وقت طلب کریں تو ایک روپے

بلے کا پتہ مکتبہ تعلیٰ یونیورسٹی ضلع سہا زیور (یونیورسٹی)



دیوبند
ماہنامہ

شیخ

ہر گزیزی ہے کوچھے، حق شائع ہوتا ہے۔
غیر ملکی سالانہ چندہ آنکشکل پوش اڑور
مزین سے سالانہ چندہ حسب استطاعت

بافت ماہ جولائی ۱۹۵۵ء

صفحہ	صاحب مضمون	مضمون
۱	عاصم عثمانی	آغاز سخن
۲	جناب خالد ضحاک	دوشیزہ نیل
۳	ادارہ	تجلی کی ڈاک
۴	جناب امیر الدین سیم	حضرت مصعب بن عیشر
۵	مختلف شعراء	منقولات
۶	جناب مولانا ابن العربی	مسجد سے مخالف تک
۷	مولانا منظور عثمانی	یادست میں حقوق العباد کا الفہاف
۸	مختلف شعراء	منقولات
۹	مختلف شعراء	منتخبات
۱۰	مولانا ابو محمد امام الدین رام نگری	علانے حق کادینی رُخ
۱۱	بیگم عظیم زبری صاحبہ	گھر بیویوں میں بچوں کے امراض اور ان کا علاج
۱۲	ادارہ	کھربے کھوٹے

ترسلیں زر اور خط و کتابت کا پتہ
پکستانی کا پتہ۔ جناب شیخ سالم لہد صفا

عاصم عثمانی وزیر فضل عثمانی

مدرسہ ۵/۲ ناظمہ آباد کراچی (پاکستان)

ترسلیں زر اور خط و کتابت کا پتہ

فاضل عثمانی پر طبع پذیر نے "محبوب المطاعع پرسیں" دہلی سے چھپو اکابر سے دفتر تجلی دیوبند سے شائع کیا۔

امان انتہا

اس کے بخلاف جب ہم دیکھتے ہیں کہ چاری نمازوں میں ننخوت و رعب کی کوئی ادا ہے تو مسیحی وادب ہے زنجیر شناس عزوف ہے تو خوش و خذل ہے تو مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے تلوب ہیں پیش ہیں ہی نہیں رہا کہ ہم داقعہ بارگاہ ایزدی میں حاضر ہو رہے ہیں۔ ہم خصوص موارث اتفاقوں کے تحت نماز کر اس کی طاقت ہری شکل میں بھے بھلے ادا کر لیتے ہیں۔ ارکان و فرائض پوچھے کئے اور قصہ قسم۔ عظیم تر اٹھنا کے دیدے اور عظمت سے ہمارے تلب کی کوئی رُگ ہمارے دلاغ کی کوئی چول متعش نہیں ہوتی۔ جووح قیاد و قعود اور بے ذوق بیکھر کرتے ہوتے ہمیں ذرا بھی رُخوت نہیں محسوس ہوتا اک رب العزت دلوں اور دماغوں کی پوشیدہ کیفیات کو بھی اسی طرح دیکھ رہا ہے جس طرح قیام و قعود کو۔ قیام قیاد و قعود میں کوئی خلاف اور ادایہ کیفیت ہو یادل و دلاغ میں اس کے لئے سب چیز ہے۔ وہ بڑا قوی بڑا غصہ والا بڑا تو ایک۔

یہ حال جس درج افسوس ناکستے، اسی درجہ پانچ میلے میں اس اثرات میں بھی نہیں ہے۔ کتنے ہی مسلمان یعنی نظر آئے ہیں کہ پانچ دفعت پابندی سے نماز ادا کرنے کے باوجود ان کے عام اخلاق ان کے تعلقات بالعبد اور ان کی عیش و غیرہ کسی ہوسن کی اضافت و مفارکت سے بالکل خالی ہیں۔ وہ نماز بھی جنہیں پابند ہیں جس کے ستعلن کہا گیا ہے کہ اصلۃ تنحی عن الفحشا و الحنکرو البخ۔ (غارت عرش جیزروں بدل کاریوں اور خدا کی نافرمانیوں سے زد کی ہے) پھر بھی ان کا خواہشات و مکرات سے ملوث ہوتا یقیناً اسلیے نہیں ہے کہ نماز اپنا اثر نکھو جی بلکہ اس لئے ہے کہ جس عبادت کا نام ای حقیقت نماز ہے وہ تمام دکان ادا ہی نہیں کر رہے۔ جب شکری دوائیں ہاں مکمل ہوں گی تو یہ اثری ہیں نہ کی کیا خطا۔

بات کہیں سے کہیں پیچ گئی۔ میں ذکر میں فلسطی کا رہا تھا جو

بچہ عرصہ پہلے ہم نے برادر ان اسلام کو نماز ہیں کی جانے والی ایک عام فلسطی کی طرف تو یہ دلائی تھی۔ آج پھر ایک بار اسکی بادبائی ل رہتے ہیں۔ بخاری کی وجہ یہ ہے کہ غلطی بہت مام ہے اور ہر شہر و دن بار میں راقم الحروف اس کا لکھت سے نظارہ کرتا رہا ہے اور بہادر کر رہا ہے — حقیقت کو دیوبند جیسے مرکوز علم دین میں اوس طادس فی صدقی نمازی اس میں جتنا نظر نہتے ہیں۔ کتنے شرم و افسوس کی بات ہے کہ اسلام کا وہ سبک اہم اور بیادی فریضہ بھی جسے ہر دن کم سے کم پانچ بار ادا کرنا اسلام کے لئے ضروری ہے اب اپنی صحیح بہت و صورت میں نہ ادا ہو سکے مسلمان الگ اپنے خلوصی بالدن کے ساتھ خود کریں تو یہ بات ان کی فہم سے دور نہیں ہے کہ نماز کا ناتامت کے سب سے بڑے سب سے ذریعہ تر و بالا اٹھنا ہے کہ حضور میں حاضری کی ایک صورت میں شک و اہم اکیانش ہو تو ہوئیکن، اُس طریقہ خاص میں ہے نماز کہا جاتا ہے وہی رہی شک کی کیا نگناہ تھی ہو سکتی ہے جسے خود احمد المأمکن نے منصیت فرمایا ہے اور جو اپنی پرتفصیل اور ہر جز کے اعتبار سے حضوری و طاعت کی سمجھتی شکل ہے۔ ایک تاریخ و ناکس بندہ الگ واقعہ دل سے یقین کرنے کو وہ اپنے مالک و آنکے حضور حاضری کے رہے ہے تو یہ ملن جی بھی کہ حاضری کے متین طریقے اور آدابے لا پیدائی برداشت سکے۔ فی الحقیقت ہم یہ بھول جی چکے ہیں کہ نماز کیا ہے۔ حقیقت برداشت و قیادت و جبروت و لعلہ اد شاہ کے دربار میں حاضر ہو تو انسان کی عظمت و جبروت و لعلہ اد شاہ کے دربار میں حاضر ہو تو بلا ارادہ ہی اس کے افعال و حرکات سے خوف اور ادب و احترام ظاہر ہو گا۔ اس کی ہر راد خود بخود اس حقیقت کو ظاہر کرے گی کہ شاہ عالی وقار کے خوف اور رعب سے قلعگا مغلوب ہے۔

عطای کرنے۔ الگ ہم قیام درکوچ اور سچ تسلیں میں اس تدریج ملدا ہے کہ کوئی نہیں کہ وہ سچ دعویٰ کیا عام دیکھنے والے بھی صاف طور پر سمجھ لیں کہ شخص میں خطا طے کی اسرائیلی کرد ہے اور کسی نہ کسی طرح فراخست کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ شہنشاہ کوئی نہ کندیکش میں جیسے خود غرض یا ادب اور سماں کی کیا حقیقت ہوگی۔ ظاہر ہے کسی حاکم کے ضرور کوئی گذارش درخواست نہیں کرنے سے پہلے میں کرنے کا سلیقہ اور اہتمام ضروری ہے تب کہیں جا کر بیرون پیدا ہونا ہے کہ وہ گذارش منظور کرے یا نہ کرے۔ ہم ہیں کو خصوص و خصوع سے خالی تلوپ لئے ہوتے کہ پہلی کو اپنے چند چورخار سجدے اور قیام درکوچ کر لیتے ہیں اور خواب بر دیکھتے ہیں کہ بتے ہے پایاں کے حق ہو گئے۔ حالانکہ عام قضاۃ عالم کے پیش نظر اگر عورت کیا جاتے تو وہ شخص زیادہ قابلِ ختاب کیا جائے کاہر خاور دربار تو ہو۔ لیکن درباری آداب کو سلیقہ سے ادا نہ کرے۔ نسبت اُمر خصر کے جو کسی وہ سے ماضی ہو۔

اس کا طبقہ ہرگز نہ بھجو یا جائے کہ یا تو ناز میں مکمل خصوص و خصوع ہو یا آدمی نماز پڑھتے ہیں نہیں۔ چار مطلب یہ ہے کہ ایک تو ہوتی ہیں ایسی چیزوں جن پر انسان کا بس نہیں ہوتا شکار، مشترک، خیال، استغراق، سکھیت خصر ہی۔ مختار و خسروہ ایسی چیزوں کا مستکد یہ ہے کہ آدمی کو ان سے مستغاثہ نہ انص کو دور کر سکے، بار بار کو شکر کرنے چاہتے ہیں اور یہ نکار کرنے چاہتے کہ نماز اپنی روح کے اختیار سے واقعی نماز بن جاتے۔

دوسری وہ چیزوں ہوتی ہیں جن پر انسان کا بس ہے۔ جن کی نکیں تو قیام انسان کے اپنے اتحادیں ہے مثلاً قیام و تقدیر کا طول و اختصار۔ قرآن کی ترتیل تسلیں اور کائن کا پرسکون یا پرسکون ادا کرنا۔ تو ہر اُن دوسری روح کی خیز دن کے بالے ہیں کہتے ہیں کہ اُن کو بہت ہی بھوٹ سے طریقے سے ادا کرنے سے یہ پیر تو ہے کہ آدمی نماز پڑھنے ہی نہیں بیچ کر دیکھتے ہیں ایک بھوٹ کے بعد دو، جاہر بازی میں بھینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ کسی اپنے بھوٹ سے کی طرح اُن کا سر سمجھتے ہے تھوڑا سا اٹھتا ہے اور بدین معنوں کی سرکشی کا سب تجھی دو دسرا سمجھدہ کرڈا لئے ہیں۔ یہی بعض لوگ اُن کو نادیگوار کے دریباں قیام میں انتہائی عجلت کا

نماز میں عاتی الدود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سعدہ میں جاستے ہوتے ہیں بہت لگ پہنچتے ہیں اور بھر پٹھنے زمین پر پٹھکتے ہیں۔ یہ اندان ایسا ہوتا ہے جس کو کنیٰ کھڑے سے اکرم کر پڑتے ہے۔ یہ طلاق خدا اور لامائی پر تین ہے۔ حدیث میں اس کی نافعت اُنی ہے۔ اور اُن حصوں نے اسے انسان طرفی کی بجائے اوٹ کے طریقہ میں استدشت ہر شب دی ہے۔

صحیح طریقہ یہ ہے کہ قیام سے تب میں جاستے ہوتے ہیں دلوں پھٹتے زمین پر ٹکیں۔ پھر باضد پھر پڑھانی۔ یہاں تر تر یہ کہ خون دھو دیے۔ اس پر تمام علاوہ صلحاء کا عمل ہے۔

اگر ناظرین تکی میں سے کوئی بھائی ہو تو اس غلطی میں جتنا ہوں تو فوراً اصلاح کر لیں چاہئے۔ اور دوسروں کو بھی نری و محبت سے مستحب کر دینا چاہئے کہ جب ہم ہر جگہ اس غلطی کو عالم دیکھتے ہیں تو ناظرین کو بھی ضرور ایسے لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہو گا جو اس غلطی میں بنتا ہے۔ خرابی کتنی ہی جھوٹی ہے۔ اس کی طرف سے آنکھیں نہیں ہند کر لیں چاہئیں۔

نماز کی اس ایک غلطی کے ذریعہ سے رہیں اُن نمازوں کا نبی خیال آتا ہے جو رکون و بحمدہ میں نہایت بارہ بازی اور بجا آٹ دار کا مظاہر ہو گئے ہیں۔

ذبحوں ناچاہتے ہے کہ اللہ حل شانہ، اس بات کا قطعہ مذور تصدیقیں کہ ہم نمازوں پر صیلیں یا رونے رکھیں۔ بدکاریوں سے بھیں۔ نیک کام انجام دیں۔ اس نے تو فی الحقيقة ہماری بھی ضرورت کے نئے پھر ایسے طریقے بنایا ہے کہ ان وہ اختیار کر کے ہم صلاح و شناج کو پہنچ سکتے ہیں۔ الگ ہم ان طریقوں کو اختیار نہ کر کے تباہی اور عذاب دلیل پیٹے ہیں تو اس میں اللہ حل شانہ کا گرفتار سرخ نہیں۔ ہم اپنی حاصلت اُنگریز صور کر لیں کیا پیغ و وقت کی نمازوں توں ادا کر کے ہم نے اللہ بیان کا حق ادا کر دیا اور اکان و منشر اللہ کو ان کی ظاہری شکل میں موجود ہے۔ برسے بھلے ادا کر کے رحمتی۔ یہ پایا۔ سچے سچنے تو یہ سرسر ہماری نادانی اور سچ ہی ہے۔ نماز کی حیثیت تو درگاہ باری تعالیٰ میں حاضری کی ہے۔ حاضری کے آداب بجالے کر بعد ہی یہ نکلن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ ناگا جائے اور وہ انداز نہیں

منظماں و کرتے ہیں۔ بعض فرائید اتنی جلدی کرتے ہیں کہ جیسا کہ میں اپنی
جہاں ہیں اُڑتے ہو۔ بعض اس لئے اٹھتے بیٹھتے ہیں کہ جیسا کہ اپنے
آپ سے اور ہمگاہ سے لڑتے ہیں۔ یہ تمامہ کلیں نہیں تھیں
مثوب ہیں۔ ان سے نماز کی توہین یوتی ہے اور ہم یعنی کسی کو
کہہ سکتے ہیں کہ نماز کی عمل اقوال کرنے کے لئے واسطے ہے اسکے لئے
جو نماز نہیں۔ بعض ہم سے نماز کو فاقہ عزت سمجھتا ہے۔ نماز میں خصوص د
خضوع اور انہاں کو، و تصریح اگر باطنی حیثیت سے ضروری ہے تو
اونکاں کو سکون و طمینانیت سے ادا کرنا لانا ہری جیش سے ضروری
باطنی حیثیت کے لعنس کو تو انش جل شانہ شاید اس لئے معاف
فراد اس کو باطنی احوال میں انسان ہری جیش سختا نہیں۔ میکن
ٹانہ ہری جیش کے نقائص قطعیات معاف نہیں کئے جائیں لیکن کبونکہ
ٹانہ ہری جیش کے باب میں انسان نہیں ہے۔

القصد احمد ناصح احمد المستقيم، وما المؤذق بالله
برحمنک امتعالی۔

خاص قابل توجہ ناظرین تکی کے سامنے نکی بارفروی کی
بخاری کا رد نارو بجا تارہ ہے۔ الگ پر چراخ و قوت
اب اس سترشمی انسانی تھی۔ میکن حالات، کو انف یا جبور
کریں کچھ را یا بارہ اس ذکر مکر سے آپ کے چند مجھے ضائع
کروں۔ دو بندیں گرجی کی شدت مجھے جیسے ناؤں کے لیواں تخلی
شدید سے کم نہیں۔ اپنی عادت کے مطابق اب شک قوف روی
چنگ آزمائی کرنا رہا اور تھلی کی باندی اوقات میں خل نہ آئے
دیا۔ لیکن یہ سطور نکھلتے وقت وقت میغافت جس شکست خوردہ
حالت میں ہے اس کے پیش نظر نہیں کہا جا سکتا کہ اگلا جملی وقت
پر شائع ہو سکے گا نہیں۔ اللہ جل شانہ کو ہری قدرت یورده
الذو شیر بھے اپنی نوازشات خصوصی سے نوازتا رہے اور حسابت
فراش ہوتے ہوئے بھی میرے دماغ و فلم کو حرکت دیجیں کی مکت
محشوار ہے۔ لیکن ایک انتہائی سیاہ کار دیجے عمل بن۔ ذہنی کی
حیثیت میں ہے لیکن یوں ممکن ہے کہ اس کی نوازشات کو
مسقلاً اپنا جنی سمجھ لوں اور اپنے دوش ناؤں پر عائد ہونے والی
ذمہ داریوں کے بالے میں میں ہوں۔ میکن ناظرین کرام کو
مطلع کرنا ضروری یا جھٹا ہوں کہ بہت ممکن ہے اگست و فوج کا بھی

دیے میں لپیٹے قلص ناظرین کی دھاؤں اور پروردہ کاری جو
سے بالکل نامید بھی نہیں ہوں۔ بہت ممکن ہے اگلا پر چراخ و قوت
پر ہی اشاعت پذیر ہو جاتے اور سترہ شتر کر اشاعت کا جھسگڑاہ
کرنا پڑے۔

بہر حال میں لپیٹے مجھیں و مغلصیں سے دعلتے صحت و عافیت
کی درخواست کرتا ہوں اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں عرض گزار
ہوں کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں سے بروقت اور پوری طرح
عہدہ برآ ہونے کی توفیق و طاقت عطا فرمائے۔

فاطمہ عثمانی۔ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء

مکتبہ جبلی سے کتابیں خرید کر ادا کے
کی دینی خدمات میں ہاتھ بٹائیے۔

منیر

دُرِّجَت

دیوار پر ایک ایسا نشان لگائیے جو بالفرض۔ دس قدم کے فاصلہ سے نظر آئے لیکن بارہ قدم کے فاصلہ سے نظر نہ آتے۔ پھر ایک تولہ سرمه و درجفت استعمال کرنے کے بعد دیکھتے۔ اگر وہ نشان بارہ قدم کے فاصلہ سے نظر آنے لگتا ہے تو یقیناً وہ درجفت نے آپ کی بنیادی میں اضافہ کیا ہے! ایسے ہی کسی بھی فیصلہ کن طریقے سے آپ وہ درجفت کی جانب کر سکتے ہیں انشاء اللہ یہ کھرا مترے گا۔

دشمن میں

خالد ضحاک

ایک سال پہلے یا سو سال: اغوب بن العاص کو حضور مسیح ہوا تک آتیں ایک عیسائی دشمن کو غرق دریا کیا جادہ ہے۔
عمر بن العاص: - خیس کیسے معلوم ہوا؟
رہی بس سو سال، اس کے باپ سے۔ وہ یکنہنے یہی اس کا
باپ ہے۔ علم اپنیں ہیں اس لایا ہے: "جاتن نے دہ مکور
اپنی صفتیت بھری دستان مٹانی۔ عمر بن العاص نے کہا
تم طیران رکھو۔ خدا کی قسم اسلامی حکومت میں ہم اپنے
علم کی اجازت نہ دیں گے۔"

(۱۲)

رمیانے نیل کی مغربی جانب کئی نیل نہ سامنے لوں کا
سلسلہ تائیں ہے جن میں سے ایک سامان نہایت مالیشان
بنا ہوا ہے کناروں پر ہزاروں مردوں تین اور سچے جمع ہیں۔
ویکنے ہی ویکنے اس مالیشان سامان کے پر دیے
کھینچ لئے تھے اور اپنی مختلف قسم کے بامبے بیکنے لئے اور
روکیوں نے گھوستے ہوئے آہستہ آہستہ چماشہ رونگ کی۔
ایک چاندی کی پاکی آنے گئے بڑھی جس کی حیث سونے کی جی ہوئی
تھی۔ سسری آوازیں بڑھنے لگیں پاکی کو ویکنے ہی میسائی
مردا دھوکہ توں نے لگے پھاڑھاڑ کر جلا ناشروع کی۔
"دشمن میں نیل مر جا!" اور یا نے نیل کی محور الوداع! اسی
اسی وقت پاکی کا پردہ ہشا صوتی کے چہرہ پر آنسو نہایت تیری
سے پور رہے تھے۔ وہ سورج ہی تھی کرکاش وہ عرب رعلم (۱)
ہی آپ نے پورے باپ کو سلامانوں کے سردار سے ملائے

حضر کے نزد گرفتار ہیں۔ دل عیسائی جمع ہیں۔
اس نے کہ ان کا بڑا پادری اور وزیر اعظم بالیس سلامانوں
کے غلاف جنگ کے سلسلے میں مشورہ کی عرض سے آیا ہوا
ہے۔ بالیس بزرگ دارالباس زیست سن کئے ہوئے ایک
پادری سے گفتگو میں صرف ہے اتنے ہیں آدمی دشمن
آئے اور آداب بجالانے کے بعد کہنے لگے "حضور دریا میں اس
سال ہنیانی نہیں آئی ہے اور قحط کا انذر ہے۔"

بالیس: - شاید پاک دریا پر اندر لاگتا ہے؟
نیل کے خدا نکار، بے شک حضور اکنی سال سے
کچھ نہیں دیا گیا ہے اس نے
بالیس: - تو پھر دریا کا ہے کی ہے تھوک کر لو
تمیوں آدمی کچھ دیرا دھرا دھر دیکھتے رہے ہیں دھر دھٹا
کہنے لگے "حضور ادہ دیکھنے اور حرا اس ق۔ رخو صورت تو لوک
ہے اجازت دیں تو پڑھ لائیں لیکن ما نیئے حضور پاک دریا تو
ہو جائے؟" بالیس کی اجازت پاکیں توں اس رکی کی طرف روانہ ہوئی
جو نہایت مصروفیت کے ساتھ کھڑا تھی اس کے باپ جاتن نے
جو یہ دیکھا تو صوتیہ (راہکی) اکوئے کر جاتا تھنکی کو ششک کی گمراہ کو
کامیاب نہ ہوئی۔ اپنے وقت جاتن نے اپنی بیٹی کو صرفت کر دیکھا
اویکنے لگا "آہ! اسی دوسرے رہا کوئی سکر کے تھا ب پر کہتا ہے
کہ روشنی کی کیا بات ہے فزر و مگراج... آہ! ... اور
انتہا کہکھراں کے پاؤں لا کھڑا اگئے اور اسی چٹائی زین پر بوڑھا
کل محرط پار

(۱۳)

کے نام لکھا ہے دریا میں ڈالا جائے گا عیسائی یہ سن کر ایوس
ہو گئے اپنی شینی نہ تھا لفظ کا دریا پر کچھ اثر ہوا۔

مقررہ مردہ ہزار دل عیسائی مردہ خود میں اسیکے اور مسلمان
سیلوں تک نظر آئتے تھے اور عمر کے درد درد مقامات پر بھی وک
بھی تھا کہ دیکھنے دریا کس طرح ہتا ہے۔

مسلمانوں کے ساقہ صدیقی بھی تھی وہ اس خیال سے فوز رہ
تھی کہ اس کا حق مسلمان اسے بھی عزیز دیا کر دیں مگر علم نے
اسے نسلی ہی جس پر اس سے سکارا ہوتی نظر وہ سے ان کی طرف
دیکھا۔ عربوں العاص نے دنکر کے خطکی عبارت سنائی اور پھر
خطکو دیا میں ڈال دیا خطکی عبارت یعنی۔

"یخڑھ ہے جب اللہ ایرالمونین عرب بن خطاب کی طرف سے دریا
سیل کے نام۔"

حمد و حلاۃ کے بعد مسلمانوں کے علیوں عرب کی طرف سے دریا کے
نیل کے نام جو صریح، دل سے معلوم ہو کہ تو ایک مخلوق ہے
جسے انہوں نے اور فتح مسلمان کا کرنے کے در بیت کا انکل ختنی رہیں اور
تو حقیقت میں اپنی طاقت سے دل میں ہوتا ہے تو تیری مریخی دل ان
ہو یاد ہو۔ اگر تو، ان نہ ہو تو اور لکھ میں خشک سال آجیلے کی تو
میں خدا سے دعا کروں ہم کو کچھ بھل خشک کر دے اور آئندہ
تیر ایک قطروں بھی صریح دیجئے اور با ایک رحمت کر کے نہ کری خلق
کو تیری غرورت سے بے نیاز کر دے۔

او، اگر خدا نے بزرگ دیر تر کی طاقت اقوت اور حکم سے جا سی
ہو تو اس تو جاری ہو جیسا کہ جاری ہو اگر تاجروا مسلمانی ہوں انشد خاتمی کا لکھا
بہندوں پر۔

آنتاب نہیں یہ اب تاب کچھ رہتا ہے اپنے بھی بالکل خاموش
ستے ہے، اما عاصی کی روائی میں کوئی ذری نہ ایسا ہٹھی کے نہ کرو تو تک کیا
سفلوں کا خارجہ کرو جویں جو وقت انہوں نے یہی جانب سلام پھردا دعویٰ کرو
گواہت کی اوار کے سامنے ہیں طغیانی آگئی اور دو مسلمان پھر نہ کن
پانی کنارے نسیوں سے درد تک پر بکھارو قاتی اور کے ساتھ پالی و سہا ایسا ہی وہا
چہا، دریا میں جہا زمکن مومن ہٹھتے ہیں۔

صریح اس واقعہ کو دریا دشمن دی رہ گئے اسکا ان پر استرد ایسا کرو
اسی وقت مسلمان پر گنج جو قسم اور صفتیں اسی جی کو پڑھ لیا اور دی پڑھ کے بعد قبولی
سیل پر جمع ہو جائیں۔ عرفاء و قادہ فرانی جوانہوں میں نیل

لے گیا ہے یادہ مسلمان ہی آجائیں جن کے عقل میں نہ سنا
ہے کہ نامکن سے نامکن جھوپوں پر بھی جا سکتے ہیں۔

پانی دریا کے اب بالکل قریب پہنچ چکی پر عیسائی
و خشنا خاموش بوجنے کے دریا سے ہوتے نظر ٹباپور اب یعنی نامہوں ہو گیا
جنہیں محنت ہوتے وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے دھول کی چادر
امان اور زمین کے دریاں نکادی گئی ہو آواتر میں اس بابت کا
ثبوت دے رہی تھیں کہ صد ہا محو ترے وہ رہتے ہیں۔ صوفیہ
کا کلام اب چھوپرہ بکھل اپنے چہرے سے خوفی کے آثار منا پالیں ہیں
لگے اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ اب مصیبت ختم ہو جائے گی۔

و فتح اللہ الکبر کا فلک شکاف نفرہ دھول کے بادلوں کے
پھرے سے سنائی دیا دیکھنے والوں نے محسوس کیا کہ زمین اور
پہاڑ اپنی اپنی جگہ مل گئے ہیں اور عیسائی خونزدہ ہو گئے ہیں،
مسلمان نفرہ دلے ہوئے قریب آگئے ان کے ہوا پر اڑنے
دے گھوڑے زک گئے۔

"عربوں العاص، ٹھہر دیا کیا کر رہے ہو،
چند پادری ا۔ حضور دیا اپنی نذرِ ماحصلہ سے ہم دینے جا رہو
ہیں۔"

عربوں العاص، کیا وہیات لگتگو ہے! افسوس تھا رہی جہا پڑا
پادری یہ سن کر آگ بخلا ہو گئے تیری دیر تک بحث کے باوجود
یہ لوگ صوفیہ کو آزاد کرنے پر راضی ہو چکے۔ ان کو حبیب یہ بتایا
ہے کہ تھا را بادشاہ ملکت کھا کر بھاگ چکا ہے تو ان کو
چھوڑ دے فن ہو گئے کر بھی بھی یادیوں نے فوج کو غیرت دیائی
استنسی میں ایک ایسا شخص آگئے ہیا ہو گھوڑے کی بھنگ پھوپھو پر صرف
ایک ہمہ باندھ میتھا تھا یہ ضر اٹھئے اور ساٹھی خالہ اور الک
اشر ہبھی تھے جنگ کے شروع ہوتے ہی ضر اٹھئے اس تیری
سے پانی گھوڑا اسٹس کی فوج دوڑا ایک سیوں عیسائی ان کے
گھوڑے اور نیزی کی مارے ختم ہو گئے عیسائی پیٹھی ہی سے ان
بہادروں کے نام اور کارناے میں پچھے تھے اب جو دیکھا کہ موت قریب
ہے تو اسے بھاگ گھوڑے ہوئے کہ پھیپھی پلت کر دیکھا۔

چند روز بعد تمام صہمی متناہی کرا دی گئی کہ ظالماً و دزدیلی
سیل پر جمع ہو جائیں۔ عرفاء و قادہ فرانی جوانہوں میں نیل

ایک معرکۃ الارانا در کتاب البیان فی علوم القرآن (اردو)

مشہور تفسیر "تفسیر حفاظی" کے صفت ہولناک عبد الحق محدث دہلوی کی علیم اشان کتاب ہی ہے جس کی توصیف میں علامہ ابوال SHAH صاحب بھی جیسے علماء نے ای القاظ لکھتے ہیں کہ "اس کی ظریف اگرچہ ممکن ہے مگر داتع نہیں۔" خدا کی ذات و صفات مثل اخلاق جزا اذ سرا، قبر، جنت و دنیخ، نبوت والہام انجی کی روحانی قوت وغیرہ کی تشریح و توضیح قرآنی علوم و مطلقات ناسخ و منسخ استعارہ و کناہ اور اختلاف رواۃ کی بخشش۔ بھروسہ کتاب سیجہ جس کی تفہیمت بحسب نایابی پھیلی ہو گئی تھی۔ اب مکتبہ عالمی سے چودہ روپیے میں دستیاب ہو سکتی ہے (مجلد پنچتہ سول روپیے) صفات کا غذ لکھائی جھپٹائی سب سیاری۔

تسهیل قصیدہ اہمیل (اردو)

قصیدت کے موضوع پر حکیم الامت ہولناک اشرف علی چک کے یونیورسٹی افادات کو زدہ ہیں دریا کے مصادیق ہیں۔ پیر کامل کی پھیلی طریقت و شریعت کی بحث و تصور اہل۔ آداب و حقوق۔ دریا بات۔ دخیرہ اور شاد بیعت کے تمام مردوں مسلموں ہیں یہ کتاب بہفیدہ ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔ (رد مجلد عمر)

رشیح الاسلام امام غزالی کی شہرہ آفاق تصنیف

کیمیات سے سعادت

کار در در ترجیہ — اکسپریس

اپ ہم سے طلب فرماسکتے ہیں۔ اپ کا، جی مطالبہ قیاسی انشتر ہے گا۔ اگر اس سلسلہ الہام کتاب کو ملاحظہ نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ کتابت و طباعت سب سیاری۔ قیمت مجلد پنچتہ پندرہ روپیے (غیر مجلد ساڑھے بارہ روپیے)

مکتبہ سچلی دیوبند ضلع سہارنپور (دیوبن)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور کتابیں

خیش کش خیش کشیر (اردو)

قرآن کہتا ہے: "لَوْلَى الْحُكْمَةِ مِنْ يَسِّأَهُ وَمِنْ يُؤْتَ
الْحُكْمَةَ فَقَدَا وَلَيْلَ خِيَشَ کَشِیرَ اَزَ اللَّهِ تَعَالَیٰ جَبَے چاہتا ہو جلت
عطاؤ را تائی ہے اور جسے حکمت عطا کی جی اسے خیش کشیر عطا یہی تو۔ شاہ
صاحب کی پر کتاب اسی آیت کا ایک پرتو ہے طویل فہرست
میں کچھ چند عنوان ملاحظہ ہوں۔ وجود کے سفہیم پر بحث۔ حقنا اور
قدر کا فرق۔ تکوین کا سفہیم۔ عرش اور ماء کی تحقیق۔ حکمت اور
دھمی کا فرق۔ نبی کی تحقیق۔ قطب کی تحقیقت مقام دعوت کی
تفصیل۔ سجرات کے اقسام۔ قرآن کے علم کی سمات ہیں۔ حروف
مقطعات کے معانی۔ شفاعت کی تحقیقت۔ حضرت کوثر کی تحقیقت۔
وہشتہ قرتوں کا بیان۔ اختلاف صحابہ کے دو ہات اسی نوعیت
کے تصریحات و سو خواہات۔ صفات عالمہ کاغذ مسیفہ۔ جلوہ پر
مشہور طبیعت کو۔ قیمت تین روپیے آٹھ آنے۔

فیوض الحَسَنَیْنِ (اردو)

اس شہرہ آفاق کتاب میں شاہ صاحب نے اپنی تصحیح و
زیارت کے شاہزادیان فرانے ہیں۔ سفید کاغذ کے ۱۳۳ صفحات۔
مختارات۔ مجلد پنچ ڈسٹرٹ کو۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آٹھ گز

بُلْكَ دا کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمادیوریہ کے سقطن کچھ سن لئے ہے۔
الخوب نے کہا میں تو یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا فرمائے۔ ہاں جسکا
آپ کو جو فرضہ اس سے تو سنائے ہے کہ اس امت میں کچھ اونچا
ہوں گے اور فی ہذا الامد کی بجائے تھا کافی نہیں کہا، اسدریہ
جادت نماز ہوں گے کہ ان کی نمازوں کے سلسلے تہمہانی نمازی
بیچ نظر آئیں گے۔ قرآن کی تلاوت بھی کریں گے مگر وہ ان کے لئے ز
ذاتے گا۔ نیز خواجہ کی چند خاص علامات بھی پیش کی گئی ہیں کہ
وہ اجتماعات کریں گے اور لوگوں کو جمع کریں گے اور ان کے
منڈے ہوں گے غیرہ۔

براء کرم اس حدیث کا کیا مفہوم اور اس مطلب ہے کہ کس
طبق معلوم کیا جاتے کہ قرآن کس کے حق کے شیخ اور نکتے اور
کس کے نہیں۔ اور اس حدیث کا مفہوم کس حدیث جماعت
دریافت اترجمان السنہ جلد و مصلحت حدیث (۵۶۲)

سوال: اسلامی قلعے
خواجہ کے سقطن ایک حدیث موصوف ارسال خدمت
ہے۔ ایک مقامی مولوی ماحب اس حدیث کو جماعتِ اسلامی
پڑپیار کرتے ہوتے خارجی قرار دیتے ہیں کہا گیا ہے کہ خواجہ
فضلکن کی تلاوت بھی کریں گے۔ مگر وہ ان کے لئے کے نیچے ن
اتسے گا۔ نیز خواجہ کی چند خاص علامات بھی پیش کی گئی ہیں کہ
وہ اجتماعات کریں گے اور لوگوں کو جمع کریں گے اور ان کے
منڈے ہوں گے غیرہ۔

براء کرم اس حدیث کا کیا مفہوم اور اس مطلب ہے کہ کس
طبق معلوم کیا جاتے کہ قرآن کس کے حق کے شیخ اور نکتے اور
کس کے نہیں۔ اور اس حدیث کا مفہوم کس حدیث جماعت
اسلامی پر تطبیق ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءَ إِنْسَانِ أَنْصَارِيَةِ
أَبَا سَعِيدِ الْحُدَيْرِيِّ قَالَ لَهُ عَنْ الْمُحْرَمَةِ
أَتَمَعْتَ السَّبَّئِيَّ حَتَّىٰ أَتَمَعْتَ السَّبَّئِيَّ وَسَلَمَ لَهُ أَدْرُونِيَّ مَا
لَهُ وَرِيَةٌ سَمِعْتُ السَّعْوَيَّ حَتَّىٰ اللَّهُمَّ أَعْلَمُ وَسَلَمَ تَوْلُى
يَحْرَمُ حَلْبَنِيَّ بِالْأُمَّةِ وَلَقَدْ يَقْلُلُ مِنْ هَذَا فِي مَخْرُونَ
مَلَلَ وَتَكَمَّلَ مَمَّا مَلَلَ وَتَهْمَدَ لَقَرْبَ عُودَنَ الْقُرْآنَ لِتَحْمِلُهُ
خُلُوْقَهُمْ أَدْخَنَاهُ حُسْنَ دَمْرَ قُوْنَ مِنْ الْمَرْبَنِ كَمُروقَ
الشَّهْمَ مِنْ الرَّمَيَّةِ فَيَنْظَرُ الرَّازِيُّ إِلَى سَهْمِهِ إِلَى
نَصْلِهِ إِلَى رَصَافِهِ فَيَنْهَا سَارِيٌّ فِي الْفَرْقَةِ هَلْ عَلِيَّ بَعْدَ
مِنَ الدَّارِ وَشَيْئِيْ؟ (رواہ ابوخاری مصلحت)

(توضیح) ابوسلم اور عطاء رسولوں البر سعید خری کے پاس آئی
اور عزیزی خواجہ کے سقطن ان سے دریافت کیا آپ نے

بے کو معلوم ہوتا ہے ان کا نفس ذرا بھی زیر نہیں پڑا۔ ہر فیض اور عبادت نے ان کے بال میں لاحظہ فرمایا جاتے کہ جماعتِ اسلامی کے وہ کتنے افراد ہیں جو پیغمبر قرآن کے ملاد و مسون و حب نمازوں میں نہیں نظر آتے ہیں اور وہ لکھتے افراد ہیں جن کا نازدِ اتفاق اور خشوع فخر جو ان کی نمازوں کی ہیئت و صورت سے اس طرح پہنچا پڑتا ہے کہ ماسٹریں کو اپنی نمازوں ان کے سامنے بھی نظر آتی ہیں۔

انسانی کردار کی جائیجی فی الحقیقت ماضی دنیاوی معاملات اور معاشرت اور حقوق العباد کی اولادی میں ہوتی ہے۔ الگ اللہ کی عبادت کرنے والوں کے دنیاوی معاملات میں نقصان ہیں۔ بندوں سے ان کا معاملہ وہ نہیں جو اسلام سکھا ہے تو کہیجئے کہ ان کی عبادتیں ہو گئی ہیں۔ ان کا تعلق بالتلذم کرو ہے تھیز تذکرہ حاصل ہیں۔ اللہ کی عبادت صرف نماز روزہ نہیں بلکہ عام سیند گاری خدا کے باہمی معاملات پر جو واضح ہدایات قرآنیست سے ملتی ہیں وہ بھی عبادت میں داخل ہیں اور انشاء اللہ آخرت میں عبادات کی کثرت و قلت کا اعتبار ان تمام چیزوں پر ہے جو اس کے جھوٹی شارہی سے ہو گا۔

سوال ۷:- ازاحمد اللہ۔ سری ہنگر کشیر، پوچی کی وراثت اسد اشتر کے دریثے اکبر اور اسلم ہیں۔ اکبر کی ایک بیٹی جیلیلہ ہے اور اسلم احمد اللہ و رحیم کا باپ ہے۔ جیلیلہ اپنے باپ کی اکتوپی میں ہے۔ اکبر جو ان مرگ ہوا۔ اور اپنے باپ کو داروغہ مفارقت فرمے کہ اس دنیا سے چل بسا۔ اسی طرح اسد اشتر کو دو حصے میں اکبر مر گیا۔ کیا جیلیلہ محروم الارث ہوئی؟ جبکہ رحمانیتی شیعہ میں اس کا فیصلہ سوائے ذات وحدۃ الاشتر کے اور کسی کے بیس میں نہیں جو شخص میں قیصہ کرتا ہے یا ملکیتیں خصوصیں والی حدشوں کو اپنی مر جنی اور خدا ہم کے مطابق بلا ویلیں تسلی فرمایا جاتا ہے جیسا کہ کتابت میں کہتا ہے کہ جو ایک خاص شرعی حکم ہے۔ برائے کرم اس خاص شرعی کو سمجھا جائیجے۔

جوائب :-

جو ایش نیکی سشم کے متعلق اپنے فاضل دوست کو جلوہ لیا ہم کسی شرعی مسئلہ کا علم پوچھیا ہو تو اور بات ہے کہ قہقہ تو بھی کہتے ہیں کہ پوچی دادے کی جانہ اسے کچھ نہیں پاتی۔ اگر اسکا باپ دادے کی زندگی میں وہ رچکا ہو۔ جیلیلہ اور اکبر کی شادی سے اس سملہ

ہریت و صورت بھی شبشارہ و اتفاق کی آئندہ دار ہو گی۔ اب ذرا مشاہدہ کی دنیا میں لاحظہ فرمایا جاتے کہ جماعتِ اسلامی کے وہ کتنے افراد ہیں جو پیغمبر قرآن کے ملاد و مسون و حب نمازوں میں نہیں نظر آتے ہیں اور وہ لکھتے افراد ہیں جن کا نازدِ اتفاق اور خشوع فخر جو ان کی نمازوں کی ہیئت و صورت سے اس طرح پہنچا پڑتا ہے کہ ماسٹریں کو اپنی نمازوں ان کے سامنے بھی نظر آتی ہیں۔

دوسری بات ہو حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ بطور اظہار حقیقت ہے علامت اور نشانی نہیں ہے۔ یعنی وہ لوگ ظاہر تو نشان کی پہت تلاوت کرتے ہوں گے۔ لیکن مترقبی احکام و مطالب پر عمل اُن سے نہ ہو گا اور ان کی تلاوت ان کے بال میں کے لیے کوئی فائدہ نہ رکھتی ہو گی۔ ظاہر ہے کہ انسان اس حقیقت کی تھیں غصہ مشاہدہ و تحریس سے کر سکتا ہے۔ اب جماعتِ اسلامی کے ارکین کا حال ملا جائز فرمایا جاتے۔ نظر آئیں کہ وہ مکانی مددگار دینی احکام کی قبیل میں کوشش پہنچتے ہیں۔ حتیٰ کہ جن چیز انہوں دیگر ملے، تقاضا سے وقت صلحت اور ابتلاء دعیوں کی آئندے کو قرار آئی احکام کو نظر ساند کر دیتے کاجانز پیدا کر دیتے ہیں، انہیں بھی تھیں قرآن و سنت ہی کے قائل ہیں۔ اور اسی اصول پرستی و باخال اعلیٰ کے باعث ان پر خارجیت و اعزازی وغیرہ کو رکیک ارادات لگاتے جلتے ہیں۔

رہی ہے بات کہ کس کے اعمال مقبول ہیں اور کس کو مردود کرنے کی تلاوت بارگاہ خداوندی میں لاائی اور پھر ترقی ہے اور کسکی روکر دی جاتی ہے۔ کس کے سینے میں نوازیاں ہے اور کس کو نہیں تو اس کا فیصلہ سوائے ذات وحدۃ الاشتر کے اور کسی کے بیس میں نہیں جو شخص میں قیصہ کرتا ہے یا ملکیتیں خصوصیں والی حدشوں کو اپنی مر جنی اور خدا ہم کے مطابق بلا ویلیں تسلی فرمایا جاتا ہے جیسا کہ تکانیہ وہ حقیقت اور آن دوست سے آہنگ رکرتا ہے۔ حدیث کا مذاق اڑاتا ہے۔

اگر بطور مناظرہ کلام کیا جاتے تو کہا جاسکتا ہے کہ پیغمبر حدیث اُن لوگوں کے بال میں ہے جو نام نہزاد صوفیانہ و فرض بنا کے برسر ہما اپنی صوفیت اور کثرت عبادت کا منظرا ہو کر قریب ہیں لیکن حقوق العباد اور معاشرتی تعلقات میں ان کے کیرکٹر کا یہ عالم

اپنان کو نہیں ہوتا وہ در در کے بعد کہ تنا پھر نہیں فیکن جب خدا کی عظمت و مرتبت جان لیتا ہے تو پھر کوئی دوسری قوت اس کے سر کو اپنے قدموں پر نہیں جھکا پاتی۔

مسلمان حبیب تکسہ و افعی مسلمان تھے حصیتوں اگر تو دیک ہرگز سماں پر حق نہیں خیس بلکہ قرآن و سنت کے مقابلہ میں وہ تمام دنیا کو نظر انداز کر دیتے تھے۔ اب سے مسلمان واقعی صور میں مسلمان نہیں رہتے تھے بات بات پر وہ جنید و شبی اور ابوالکلام ابوالیمان کا سہاراہ لیتے ہیں اور قرآن و سنت کو برآہ راست بھٹک کے عرض حصیتوں کے واسطے سے بھٹکتے اور ملتے ہیں۔

ابوالکلام ہوں یا کوئی اور بزرگ۔ اوقل تو یہ ضروری نہیں کہ ان کی تصامیں تصویریں ان کی احاجات اور رضی سے بھیجی گئی ہوں وہ سرسے شریعت میں اس سے کوئی بحث بھی نہیں کہ فلاں کا مغلام شخص نے کیا ہذا جائز ہے۔ جائز وہ ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے جائز کیا۔ تمام دنیا کے ابوالکلام اور شیخوں خل کو بھی اسے نجاگز نہیں کر سکتے۔ اور ناجائز وہ ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے ناجائز کیا اور ناجائز کے شیخ الاسلام اور ابوالیمان بھی اسے جائز نہیں کر سکتے۔

سوال ۸:- از محمد شید خاں۔ بھوپال۔ شرک فی الصفا
میں نے اکثر کتابوں میں ملک شکل کشاں کا محادیح کھاتا ہے۔ اور اسی طرح غوبی اعظم پر اون پرستگیر بھی ملتا ہے۔ معلوم یہ کہ نایاب شکل کشاں اور دشیر و شکر کے سوا اور کوئی بھی ہو سکتا ہے اور کیا اس طرح کہنا یا لکھنا جائز ہے؟ مفتی محمد اکبر صاحب بکھڑہ کے اس پر اعراض کرتے ہیں۔

جواب ۹:-
مشکل کی اور دشیر فی المعرفت اللہ کے سوا کوئی نہیں ہو جائے کہ اکابر و مولانا ابوالکلام از اد صاحب کی ہزاروں تصویریں ہیں۔ قرآن و سنت سے گہری و اغفیت رکھنے والی ایک بڑی علمی انسان مایہ ناز ہستی کی جب تصویریں ہیں تو جلا جہار اکس۔ ہم تو اپنے علمائے کرام کے نقش قدم پر ہی مل سکتے ہیں لیکن ان کا یہ استدلال شیک ہے؟ ہمارا کرم تصویر کا استدلال اسلام کی روشنی میں حل کریں۔

سوال ۱۰:- (ایضاً) بدعت
نفظ "یا" زندہ ادمیوں سکتے یا جو مخالف ہو اس کے لئے بولا جاتا ہے۔ جیسے یا زبر یا ارشید وغیرہ وغیرہ تو مجھے معلوم کرنے ہے کہ کیا مردہ ادمیوں کے لئے "یا" لکھنا جائز ہے؟ جیسے

کی ذہنیت ہے کوئی فرق نہیں آتا۔

سوال ۱۱:- ارشیخ محیوب۔ مدراس۔

جمعیۃ علماء ہند کا ارگن "المجتہ" مصروف عالم عجمات الافق، السنون سے اہلہ رہبودی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "عذراً" ازہر کو کیا پڑی کہ حکومت کے محتبوں کو اسلام کا محتوب بنائے اگر کوئی تحریک کے ہندوستان کی جاگیرت اسلامی بھی ہے تو عدت کی ایک تحریک ہے و فرضیہ اقامتہ دین کو ادا کرنے کو نئے اٹھی ہے آخراں کے متعدد شکوک فرم کے ثہرات پیدا کرنے کی کیا وجہ ہے تو کیا جواب ہو گا؟

جواب ۱۲:-

جبات الجمعیۃ والوں سے پرچھتے کی ہے وہ آپ تعالیٰ الوں سے کیوں پرچھتے ہیں۔ جہاں تک ہر کا تعاقب ہے تو جہاں وہ زبانی گیا جب عالم حق پر گردن کشائیتے تھے۔ اب تو تھی مصلح اور صیاحی فائدہ کی خاطر علماء الحاد و ہر برت کے اصول و انداد کو بھی میں اسلامی "ٹھیرا" یتھے ہیں۔ علیک ازہر کے نزدیک جمال ناصر کو پہلے "اخوان ایمن" مگر ہوں کی جماعت نہ تھی۔ مگر جمال ناصر کی اذیقت کے پائے ناز پر سجدہ احتجاعت کے طور پر علماء ازہر نے ضروری سمجھا کہ فوراً فتویٰ سعاد و کردیتے۔ علماء کے بیان کا کام اسے فتویٰ بازی اور تخفیر تو قیمتی ہی رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں ناہگہار بنددن کو نفس کی رحلہ اسے بخات نے۔

سوال ۱۲:- از ابو عیش شمس الدین (شہر نامعلوم) قولو

ایک محترم دوست نے اپنی تصویر بخیجوائی۔ میں نے انکو اس کو منی کیا تو انہوں نے اس بات سے استدلال کیا۔ کہ حضرت قبلۃ محترم امام ہند مولانا ابوالکلام از اد صاحب کی ہزاروں تصویریں ہیں۔ قرآن و سنت سے گہری و اغفیت رکھنے والی ایک بڑی علمی انسان مایہ ناز ہستی کی جب تصویریں ہیں تو جلا جہار اکس۔ ہم تو اپنے علمائے کرام کے نقش قدم پر ہی مل سکتے ہیں لیکن ان کا یہ استدلال شیک ہے؟ ہمارا کرم تصویر کا استدلال اسلام کی روشنی میں حل کریں۔

جواب ۱۳:-

جب تک خدا کی حقیقی عظمت و مرتبت کا وجد ان اس

یاخو جمیں الدین سلطان (الہند) میں ہے۔ یا علیؑ یا نکیم اللہ ولی تپر
لاکھوں سلام۔ یا محمد یا نبی صلیم علیک۔ وغیرہ وغیرہ۔

جوابت :-

کسی بھی روح بزرگ کو حاضر و ناظر جان کرنا یا "سخنخطاب
کرنے اور سست نہیں ہے۔

سوال شاہ :- دلیل مال حرم

اگر کوئی سود خوار کوئی چیز بطور تخفیف بھیجے تو اس کو کھانا جائز
نہ ہے یا نہیں؟ اسی طرح اگر کوئی دشوت خود کوئی چیز بطور تخفیف بھیجے
یا مخلاتے دعوت وغیرہ کرے تو کھانا چاہئے یا نہیں؟

جوابت :-

سود خوار اور راشی کا تخفیف قبول نہ کرنے چاہئے جب کہ اسکی
سود خواری اور دشوت استانی ظاہر و ثابت ہے۔

سوال شاہ :- از ایم۔ لے رحل۔ عادل آباد۔ مشرک و بدعت

یہاں کے مقامی امام مسجد نے اپنے دعویٰ میں قریب تھی اور
سجدہ تھی اور بزرگوں کی روحوں کے سچے وصیب ہونے پر دلائی تھی
ہے۔ پہلا استدلال یہ ہے کہ جو آسود کو بوس دیا جاتا ہے تو کیا
بزرگوں کی قبریں جو اس دستے تھیں لگری ہیں؟ اور قبر پر تھیکی
اور بوس دینے کی توجیح کرتے ہوئے اس سجدہ کو سچی وظیقی قرار
دیا۔ روحوں کے سچے وصیب ہونے اور ان روحوں کا دینیہ کے
معاملات میں راست تعلق ثابت کرتے ہوئے دوشاہیں دیں۔
ایک مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تعلق ہے اور دوسری ایک
ذائقی مکملیوں واقعہ۔ معراج میں حضرت مسٹر سے اخضیر مسلم
کی جو ملاقات و ملاقات ہوئی اس ملاقات و ملاقات سے ثابت کر دیں
کہ پاک روہیں ہیں۔ یا ماء معاملات دینیہ سے باخبر ہوئی ہیں
اور ہماری زندگی میں ہونے والے دلائل ادعیات سے واقعہ ہے
کہ بنار پر وہ ہماری مرد کر سکتی ہیں۔

دوسری ذیل ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جیسے کبھی ہماں مکمل
میں کوئی سیار ہو جائے تو میری الہیہ کے غواب میں رحم و والہ آتی
ہے تو فوراً بیمار کو شفاف ہو جاتی ہے۔ ان دوشاہیوں سے پر ثابت
کیا جاتا ہے کہ ارادواج پاک کا ہماری زندگی کے راست تعلق ہے
اس بنار پر ہماری ان سے درخواست و سلسلہ جائز ہے یا نہیں؟

جوابت :-

قرآن بیت اللہ کے باشے میں اطلاع دیتا ہے کہ اول وجہ
دضم للناس۔ یہاں لفڑیوں کے لئے معین کیا گی۔ بیت اللہ کی
تاریخ شاہ ہے کہ اس کی تغیر کا سلسلہ مختلف انبیاء کرام کے ہاتھ سے
چاری رہا اور جو اسود ہی وہ پھر ہے کہ جو بالیقین میتاششک بنیاء
اول میں موجود تھا اور استاد اوزان کے باوجود اس کی بیشتر شبہ
نہیں ہے۔ چنانچہ اس کی مخلاتت احترم کا عمل اسی پوزش سے
ہے۔ لیکن اگر اس پوزش اور اس کے متعلقات سے قلع نکر کریا
جائے تب بھی ہمارے لئے بیشی سلطان اس کو برس دینا محض اور
محض اس لئے سخون ہو جاتا ہے کہ بھی صادق محرومی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے بوس دیا تھا۔ اس دلیل و شہادت کے بعد کسی دلیل و
شہادت کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس سنت پاکیزہ پر اولیاً اللہ
کی خور کو بوس دینے کا قیاس اس لئے بھی ملطف ہے کہ حکیم و مان بتزم
عظت اور محبت شیفگی جو اسود کی تاریخی پوزش کے باعث ہے۔
اور یہاں پوزش میں موجود نہیں۔ اور اس لئے بھی ملطف ہے کہ اگر
محض دینی برگزیدگی کے باعث قبر کو بوس نہیں ناجائز ہو تو کسی بھی
کی قبر کو بوس دینا بھی آنکھوں سے ثابت ہوتا۔ حالانکہ مغلوق اُنابت
نہیں ہے۔ اور اس لئے بھی ملطف ہے کہ جو اسود کو بوس دینے سے
قبروں کے بوس کا جواہر کسی بیک بھی صحابی کسی امام کسی نبی نے
نہیں تکالا۔ اگر یہ قیاس درست ہو تو فضل الصواب ملطف راشدین
سبک پر چھوڑو سردار کو نہیں جعلی اللہ علیہ وسلم کی قربداری کو بوس
نہیں۔ حالانکہ قاطع بدعت مجب محدث حضرت خاروق رضی اللہ عنہ
نے تو جو اسود کو بھی بوس دینے وقت یہ کہا کہ میں ہرگز مجھ کو بزرگوں
الگیرے مولا رسول صادقؑ نے نہ ہو اپناتا۔ گویا قانون اسلامی کے
سماں ہر علم حضرت عمر فاروقؓ نے بھی جو اسود کے بوس کو صرف اور
صرف اسی لئے درست سمجھا کہ آنکھوں سے میں ثابت ہے کبھی دوسرے
قیاس اور دلیل کو لائق ہستا نہ سمجھا۔

رہا سیدہ کا سوال تو اس پر ہم بارہا اخبار خیال کر چکے ہیں
اور پھر کہتے ہیں کہ غیر اللہ کے سو اسجدہ خواه خطیبا ہو یا عبادۃ کسی کو
بھی حائز نہیں۔ سجدہ انکسار و تذلل کی آخری افادہ تھا اسی شکل پر
یہ شکل اگر خدا کے سوا کسی اور کے لئے بھی اختیار کر لی گئی تو وہ کونا

اپ نے بطور مت نانا خداود دینا ضروری ہے۔

سوال ۷:- از شہنماز باز مقام نامعلوم۔ کفار میں تو علائی مغفرت کی فیصلوں کے لئے و علائی مغفرت کرنا جائز و درست ہے؟
از شہنماز باز مقام نامعلوم۔ کفار میں تو علائی مغفرت کرنا جائز و درست ہے؟
از شہنماز باز مقام نامعلوم۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ اگر درست نہیں تو یعنی علائی
نماز میں ان کے لئے و علائی مغفرت کا کیا مطلب اس لئے کہ درست
نماز میں الصلح اخضاع و بیان الدلی کے بعد و ملن تو الذا کاغذ
آتا ہے۔

جواب :-

فیصلوں کے لئے و علائی مغفرت کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ
یہ تواند کے ساتھ ایک طرح کا استہرا ہے۔ جب الی کفر کے لئے قرآن
میں صراحتہ و بد اہمیت خلوقی اللذار (ہیشید و رخ میں ہے) کا
فیصلہ کروایا تو دعا کی کیا نجاتیں رہیں
یہ و ملن تو بعد کے الفاظ (یعنی آئندہ جو کچھ پیدا ہونے
دا ہے) ہیں، تو واضح یہ ہے کہ محلہ وہ و ملن علی طلاقِ الاسلام
(هرچو اسلام کی طلاق پر پیدا ہوتا ہے)۔

علاءہ ازین ان کے لئے و علائی مغفرت کا مطلب یہ بھی ہو گا
کہ وہ بڑے پوکِ اسلام ہیں نہیں اور اسلام ہی مرن۔

ہاں الگ کے والدین حالت کفار میں ہوں تو اسے علائی
نمازوہ میں سے دلیلِ الدینیہ کے الفاظ انتکال شیش چاہتی ہے۔

سوال ۸:- از نصیر الدین (مقام نامعلوم)، بکرے کو حصیہ
ہے اگر عمارت یہ تباہ ہے کہ بکرے کو حصیہ اسلام کے لئے
کھانا حرام ہے۔ لیکن اس جگہ ایک صاحب ہے فرماتے ہیں کہ تم نے یہ
تباہ ہے کہ بکرے کو حصیہ اور جگہ ایک حلم ہیں اس۔ اور یہ صاحب
روزانہ بکرے کے حصیہ خود بھی کھاتے ہیں اور دیگر کوئی ایک اسلامیوں
کو خود پیکار کھلاتے نہ ہیں۔

جواب :-

جو شخص کافی علم نہ رکھتا ہو وہ بھی عام انسان احسان جملہ
اور اخلاقی شور کے ماتحت جاتا ہے کو حصیہ اور جگہ دوں میں فرق ہے
اور جو شخص کافی علم رکھتا ہے اسے تو معلوم ہی ہے کہ حصیہ اعضا جنہیں میں
 شامل ہیں اور جگہ دوں دغیرہ پر ان کا قیاس ہرگز درست نہیں۔
قرآن کہتا ہے۔ یعنی نعم المطیبات و بیهم علیهم

سرمایہ بہت گی ہے جو قادر مطلق سمجھ و بصیر بالکب جزو دلکشیتہ کیتا
و مددہ لاشریک اللہ جل شانہ کے نیت انسان مخصوص کر سکتا ہے۔
اور وہ کوشا طریقہ ہے جس سے اللہ جل شانہ کی وحدائیت دیکھان
اور تباہیت دیکھیت کا عملی ثبوت مل سکتا ہے۔

ردِ حجہ کے سمجھ و بصیر ہے پر حضرت مولیٰ اور شریکوئیں

کے کالم سے استدلال جعلہ رکے لئے کام ہے تو وہ اہل علم کیستہ
اہمیں کوئی دزد نہیں۔ جب تک اس سکا کردے سے قائل کا مطلب
ہستدلال اور طریقہ استشہاد تفصیل نہ معلوم ہو جم کوئی کلام نہیں کرنا
چاہتے۔ اس ایسی محترمہ کے خواب کی گھر بیوی میں جو بیان فرمائی گئی ہے
تو گذرا رش ہے کہ شریعت حق کی بنیاد ایسی ہو ایسا یا تو یہ پر نہیں۔

اہم صاحب کی اہمیہ تو پھر ایک عام حورت ہے۔ اولیاً اور اقطا
کے خواب اور کاشف بھی شریعت اسلامیہ کیسی لیے آئین کا
اضافہ نہیں کر سکتے جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہو۔ سچہ وہ نظریہ
جو قرآن و سنت سے ثابت شدہ کسی حقیقت سے مکر کھاتے ہوں تو
ان کا تو ذکر بھی ضمیل ہے۔ اگر انفردی بھروسی اور غیر مخلص استدلال
سے حقائق ثابت ہو سکتے تو مسلمان سچ بھی کا سکتم ہو جاتا۔ حجہوں

کا ہماری زندگی سے کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ یہ الگ بھت ہے۔ ملک
ہے کوئی نامعلوم تعلق ہو یا نہ ہو، لیکن یہ کہنا کہ رو حسیں سمجھ و بصیر ہیں
اتما ہی غلط ہے جتنا یہ کہنا کہ سوچ خالق ہے یا مندر پارسیں اسے ہے

سمج و بصیر میں الاطلاق سو اسے اللہ جل شانہ کے نبھی کوئی ہو اس بھی
کوئی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی صفت کو کسی اور شخصی میں اسی ایسی صفت
و اطلاق کے ساتھ تسلیم کرنا ممکنی اللہ کے لئے مسلم ہے۔ شرک فی السما
ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پناہ نہیں۔

سوال ۹:- از محمد حکام۔ جمشید پور حقیقت

اس وقت جبکہ میراڑا لڑ کا انتقال کر جکا ہے اور میں عقیدہ
نہیں کر سکتا تو اس کا عقیدہ کرنا فرض ہے یا نہیں؟ اور اگر فرض
ہے تو کس طرح عقیدہ کرنا ہو گا۔ کیونکہ بہت سے لوگوں کا خیال ہے
کہ کرنا ہو گا۔ اس لئے آپ سچی متن سے مطلع کریں۔ اور بعد تجوہ مالیا
تھا وہ بھی نہیں تھے ملکا۔ تو کیا وہ بھی دینا ہو گا یا نہیں؟

جواب :-

عقیدہ ہر حالت میں سنت ہے فرض نہیں ہے۔ البتہ جو صدقہ

دوسری طرف اللہ ارشاد فراہم ہے:-

ما کاں محمد ابا محمد تم میں سے کسی کے باب نہیں ہیں
احمد من سر جالکم بلکہ وہ تو اونٹ کے رسول اور فرمائیا ہے
ولکن ہوں اللہ نخالکم پسیں ہیں۔

واضح ہوا کہ شرمندی فالان میں صرف حسب انتہی حقیقی شرتوں
کا اعتبار ہے اور صحیح کی وجہ بہوں کی تعریف میں نہیں آتی۔
(بہوں سے مراد ہیئت کی وجہ ہے)

سوال ۱۱: مازید فتحان برسی ملک کاردار حاقیقیں
لہذا سن "الخنز نامی پرچمیری نظر سے لذدا۔ دیسے
تو اس پرچمیں شروع سے آخر تک دیوبندی بزرگوں
کی شان میں خرافات ہی پیش کی گئی ہے۔
میکن سبے قلعے نظر قلع آپ صرف
یہ شرعاً حظ فرنایں:-

ہے دھرم بین گلگوہی جیسا کہ اے
کھانا عین ثواب + فرشت
میں غلطت لکھی ہر حلوے کا
مزاعموم ہیں۔
کیا واقعی قادی رشید یہ کی
دوسری جدیں کہ اکھانا جائز
لکھا ہے۔

جو ایڈ :-
مکتبہ تخلی ویوینڈ (لیپی)

ذادی رشید یہ اس وقت ہے اسے پاس نہیں
حضرت گلگوہی نے کو اکھانا جائز لکھا ہے یا ہیں یہ الگ بحث
ہے۔ یہ کہا ہوں الگیں کہ اکھانے کو جائز کہو دوں تو اسی بحث
کے لئے کیا دليل ہے۔ جلو شرعاً پر عمل فرمایا ہے وہ ذہن
دلب کے لحاظ سے تو پھر ہے جی لیکن یہ پسون اور منشار کو اعتباً
سے صحی قطعاً خوار ہے کارہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
معترضین کے نزدیک کوتے کی حرمت کی دلیل اسکی "غلاظت"
ہے۔ الگ بھی ہے تو رغی کے جواز کی کیا کجا انس ہو گی، جب کہ
غلاظت کے اعتبار سے وہ کوئے سے کافی قدم آگئے ہے۔
ہماری بصیرت ہے کہ آپ اور آپ میسیہ در گیرا دنیا میں

المبالغت (حلال) کئے ان کے لئے طبیبات اور حرام کئے گئے
غناہ، جب تھیں اعلیٰ جنیہ میں شامل ہوئے تو ان کی حرمت
میں کیا شک ہے۔

سوال ۱۲:- از خود سرد ایفا۔ ہم با درد کن، نکاح

ایک صاحب جن کا نام لیتیں ملی صاحبیت۔ ان کے بڑے
بھائی کا ایک لاکار (بھتیجا) سمی سراج الدین کو احتقال کئے ہیں
عرصہ ہوا۔ سراج الدین کی بیوی جو بیوہ ہے ان سے لیتیں ملیں ہیں
نکاح کرتا چاہتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟ مقامی بعض پڑھے
لکھنے مسلمان خود کو عالم تصور کرتے ہوئے بھائیہ کہتے ہیں کہ لیتیں ملیں ہیں
سراج الدین کی بیوہ سے نکاح نہیں کر سکتا کہ وہ بیوی
تعریف میں آتی ہے۔ کیا یہ درست ہے؟
براؤ کرم بصراحت ذریعہ جنم مطلع غیرہ
کہ حسنہ کو اس عورت سے نکاح
در سکتے ہے کہ نہیں؟

جواب ۱۱:-

بھتیجا کی بیوہ سے نکاح
کیوں جائز ہوگا؟ جب کہ
بھائی کی بیوہ سے جائز ہے۔ رہا
بیوی کی تعریف میں آئے کام عامل
تو جب آنکھوں پہنچنی زید بر جارہ

کی طلاق حضرت زینب بنت جبیش سے نکاح
فرماسکتے ہیں۔ درآخالیکہ اُس زمانہ میں تنہی کو بالکل

اُس بیٹے کے برادر کھانا جاتا تھا تو آج کل بھتیجا کی بیوہ یا مطلقاً
سے نکاح کیوں درست نہ ہو گا بہ
عام طور پر بھتیجا کو بیٹے کے برادر کھانے کے خالی ہی کہ
آنکھوں کو حضرت زینب بنت جبیش سے نکاح کرنے میں تائب تھا۔
جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَنَحْنُ فِي نَفْسَكَ اور تم پہنچ دل میں اس بات کو جھپٹتے
مَا أَنْتَ مِنْ بَشَرٍ ہو جو خدا کی طرف تھا اپنے کو روی جانے والی
وَتَحْسِنِ الْأَنْسَس سے۔ اور تم لوگوں سے ڈلتے ہو۔ حالانکہ
اللہ اس کا زیادہ حق ہو کہ اس سے ٹڈا جائے۔

کو لوٹنے کی بغیر نکاح کے حلال ہے۔
اپ کے اس "بیدھڑک" اور چونکا یعنی والے جواب سے
بیت مائیے لوگوں کو خلاف فہمی ہو گئی ہے۔ براؤ کرم اس کا ارادہ
نہ تکریبند سے کوئی خون فرمائیں۔
جواب ۱۱:-

خلاف فہمی کا باعث کم علی ہے۔ علمت حق اس بات پر
متفق ہیں کہ "لوٹنے کی بلا نکاح کے حلال ہے۔ اساتفاق کی
وجہہ قرآن و سنت کی واضح و سلسلیں اور مسلم کے اقوال و
اعمال ہیں۔ قرآن ہی میں متعدد آیات سے یہ امر منقطع ہے۔
مثال کے طور پر دو آیات کافی ہوں گی:-

(۱) یا ایها النبی انا احللت لکھ اذوا جك
الستی آتیتینهن اجرور هن و صائم لکت
یمینتک مصما افشاء اللہ علیک۔

(سورہ احزاب)

(۲) طالذین مم لضریحہم حانقوں لا کاملا اشدا جم
او ما مملکت ایما نتمم در سورہ سورہ معایب)
جو لوگ اس ملت بلانکوح کو عیاشی و محرومیت کے ہم سنت
صحیح کر اس کے جواز کو اسلامی پاکیزگی کے خلاف بکھھتے ہیں وہ فی الحقیقت
اس کی نفسیاتی ضرورت اور وسیع حکمت سے دافت نہیں ہیں بخت
و نظر کی تمام دعوتوں سے قلعی نظر کر کے ہم ہیاں صرف اتنا اشارہ
کریں گے کہ کیا جنگ کے بعد اسلام کی جائز کردہ وہ شکل ہوندی ہے
جس میں مخصوص اقوام کی عورتیں بہت سے حقوق کے ساتھ ان
بن کر فاٹھیں کے گھروں میں وہ ملکیں اور ان کی نیں محفوظہ و مسلم
ہیں۔ اور ایسی جنس نہیں ملکیں جنہیں ہر شخص اپنی حریت سے مستغل
کر سکے اور معاشروں میں عیاشی کی گزندگی اور زنا کی خراشت اور افراد
تفسدی نہ پھیلے۔

یا شکل ہوندی ہے جو آج کل کی جگہوں کے بعد پیدا ہوتی
ہے۔ آخری جنگی طبقہ کے بعد جو اعداد و شمار شائع ہوتے ہیں ہیں
ان سے معلم ہوتا ہے کہ لاکھوں ہی چھے ایسے ہیں جن کے باہر کا
کچھ تپ نہیں۔ اور لاکھوں ہی عورتیں ایسی ہیں جسے یار و مددگار
اپنا نیچ کر زندگی لگانا نہیں پر محروم ہیں۔ جاپان جو اس آخری جنگ کا

اس طرح کئی بخششوں اور حاققوں میں نہ ہیں۔ بدعت پیشندوں
نے طبع طبع کی احتجاج اور تو ٹہانزکسوں سے اسلام کو دیوالا بنائے
و رکھ دیا ہے۔ انھیں لاکھ بار علم و قتل کے ذریعہ لا جواب کر دیجئے
لیکن وہ جو اس کرے ہی جلتے ہیں اور دین پیشندیوں کو گالیاں دیتا
تو ان کا جو پوشش ہے۔

سوال ۱۲:- از محمد الطاف حسین غسل ناندیہ دکن سود
ایک صاحب جائز کمی کے مبلغ دار رہبیہ کو عرض یا یک
مکان رہن بالفضل حاصل کیا۔ اس مکان کا کرایہ ملائے پائیج دوہی
ہے وہ اس کرایہ سے مستفاد ہوتے ہیں تو کیا سود کی تعريف یہ مکان
ہے؟ براؤ کرم قشیر سعی کے ساتھ رہبری فرمائے۔

جواب ۱۲:- رہن شدہ مکان کا کرایہ مالک مکان کا ہے۔ اگر رہن
رکھنے والا اسے لے سے تو یہ سود کا درجہ رکھتا ہے۔

سوال ۱۳:- (ایضاً)
اگر زینے بزر کو آج بیان کار رہبیہ نے کہ آئندہ والی قصل پر
چار پل مونگ پھیلی یا اسی قسم کی اور کوئی محس مصال کی جس کی آج
قیمت فی پذیرت پڑی ہے اگر آئندہ لعنة یا شر و پیشے ہو جائے تو
ایسا معااملہ کرنا ہمارے ہی انہیں ۹۷ براؤ کرم رہبری فرمائے۔

جواب ۱۳:- آج رہبیہ پر کفصل پر آج لینے کے طریقے کو فتحی صلطان
جن بیحی سلم" کہتے ہیں۔ اس کے جواز کی شرط یہ ہے کہ رہبیہ دیور
و قلعہ طوبہ انجام کا بھاڑ اور قسم دکانی (دکانی) دفاتر احتشامی کی جائے۔
اگر یہ طے کیا کہ فصل کے موقع پر جو بھاڑ ہوگا اسی بھاڑے کوں کا
تو ماجاز ہے سو تو ز معاملہ الگریچ ترضی کا ہے۔ لیکن کل اداگی اسے
بیحی سلم کے دستے میں لے جاتی ہے۔ مونگ پھیلی یا دوسرا یہ بیس
مطلوبہ کی قسم اور وزن اور بھاڑ و غیرہ مطے کر لیا گی تو یہ معاملہ جائز
ہے ورنہ نہیں۔

سوال ۱۴:- لونڈی کا مسئلہ
جگلی جلدہ شمارہ ۲ باہمہ جلالی رائٹنگ صفائیا سوال ۱۴ کا
جواب دیتے ہوتے اپ کے زنا کو ملال بتایا ہے۔
اپ کہتے ہیں۔ " جو ہی اور لونڈی میں ایک قریبی فرقہ ہے

کو انسان رحیم و کریم ہو سکتا ہے اور آپ کے درست بھی طبیک
کہتے ہیں، کہ جس طرح اللہ تعالیٰ علی الاطلاق رحیم و کریم ہے اس
طرح انسان رحیم و کریم نہیں ہو سکتا۔

سوال ۶:- نامعلوم۔ بڑا گاؤں (راچی) رسوم
شادی کے موقع پر لڑکی والے ان سب چیزوں کو لوازم
شادی بنائے ہوتے ہیں:-

(الف) مادری حق۔ یعنی سات آٹھ جوڑے کپڑے، دھاگ (نارا)
(ب) پنج کا حق من دو من ٹھانی (دلدھ)

(ج) ہزار پنج سو سے ۲۰ ہزار تک رکھا جاتا ہے۔ اور کوئی بھی نقد
نہیں دیتا۔ وقت و وقت جو یہی سے معاف کر لیتا ہے۔ میں نفت
دینا چاہتا ہوں اور من درجہ بالا لوازم کو ترک کرنا چاہتا ہوں،
لڑکی والے راضی نہیں ہیں۔ بتاتی ہے کہ شادی یعنی ترک کر دیں،
یا ان بھی طور کو ترک کر دیں؟ صاف صاف لکھتے کہ کس کو چیزوں
کو ترک کیا جائے یا نہ ترک کیا جائے؟

جواب ۶:-

چنانکہ اسلامی قانون کا تعین ہے ذکورہ لوازمات میں
بھر کے سواتھ میں جیزیر خود اختیاری کریم درواج کا درج رکھنی ہیں۔
رحم درواج کا شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جن جیزروں میں ازرو کے فقة
کوئی حرمت و مقابحت نہ ہو ان کا ترک و اختیار برخشن کی مرضی
پر ہے۔ اگر لڑکی فلکے ان بھی طور کے بغیر لڑکی دینے پر تباہ نہیں
تو آپ کو اختیار ہے فواد مسلم ختم کریں یا انکار کریں۔ اور دوسری
بھگ کا حکم کیسی کریں جہاں یہ بھیڑے نہ ہوں۔

بھر کے باشے میں المہر ہم یہ بھیں گے کہ اس کی وقت ماری
مشروطیت ہر نسلے اور ملک کے مخصوص احوال سے والبسنے۔
عام طور پر لوگ ہر فاطمہ کو ہر سوون (شرط محدی) کا درج دیتے
ہیں اور تمام دیگر مصلح کو چھوٹا کو صرف ادائے سنت کی خاطر کی
جگہ بھر بانٹھے جاتے ہیں۔ ہم اس کے حق میں نہیں ہیں بلکہ
کچھ کل محسوس اور دیگر مجموعی حالات کی بھیں۔ نظر ہر ناطقہ
فی الحقيقة اس مقصود کو بالکل پورا نہیں کہتے جس مقصد سے اللہ
جل شانہ نے ہر کو ضروری قرار دیا ہے۔ ہر عورت کے لئے ایک
ایسی ضمائنت کا درجہ رکھتے ہیں جو آخر سے وقت پر کام آئیوں ہو۔

پھر اور ٹیاشکار ہے دہان کے حالات دیکھنے توخبروں سے معلوم ہوتا
ہے کہ جنگ نوجوانہ الفرقی اور صنفی ہے راہ روزی پسند اکی تھی اہ
رفتار فتنہ پر حدتر قی کر گئی ہے، اور زنا بے انتہا عام پوچھیا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب بے شمار عورتیں اپنے شوہر جنگ کی نزد کر دیں گی،
اور ان کا کوئی پُر سان حال نہ ہو گا تو تجویز ایسا ہی نکھل کا ہم ہیاں

کوئی طولی محنت نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن بطون تسبیہ اتنا کہا اصراری
خال کرتے ہیں کہ ہر سوں کو محض سوسری اور طبعی نظر سے دیکھنا ہرگز
صحیح نہیں ہے۔ لونڈی غلاموں کا مستعد ظاہری نظر میں پڑھنا نظر

آتا ہے اور مغرب کے اسلام دشمن پر دیگنڈے سے اسے اور بھی پڑھنا
بنادیا ہے۔ لیکن فی الحقیقت اس میں اسلام سے بہتر فیصلے کوئی

مذہب نہیں ہے سکا۔ جنگ اور اس سے پیدا ہونے والے سائل
نہایت باریک اور ایسے ہوتے ہیں ان کا سمجھا و محض جذب باقی طقوسوں

سے مکلن نہیں ہے۔ لونڈی غلاموں کے مستعد میں اسلام پڑھنے و مطمئن
کرنے والوں نے اپنی تائیج میں اپنے عمل سے جو کچھ ثابت کیا ہے

وہ اُس سے کہیں زیادہ بدتر ہے، جو اسلام کے عمومی سے معمولی بالآخر
والوں نے اسلامی قانون پر پڑھ پیرا ہو کر ثابت کیا ہے۔ میں فرق یہ

ہے کہ مغربی نظریات کے حاصلین خالص و منافقوں کے دلداروں ہیں
اور اسلام صاف کوئی کام مغرب کے فن کار بندے بدتر بہانے کی وجہ پر
لیکن نام دیں گے اسے نہایت خوبصورت۔ اسلام اپنا سلک اکل
حصاف المظقوفین میں پیش کرے گا خواہ یہ صاف بیانی مادی النظر میں
کام خوب ہی نظر آتے۔

سوال ۷:- ازتھیاں۔ ملخ بلند شہر۔ اغبیارات

میں تے لپنے درست ابر ایم خال سے ہے کہا کہ خداوند اس کو
کوئی رحم و کریم بنا لیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ انسان ہرگز ہرگز رحیم
و کرم نہیں ہو سکتا۔ ہم میں سے کوئی درست کہتا ہے۔

جواب ۷:-

تمام صفات پاکیزہ فی الحقیقت اللہ ہی کے لئے ہیں اور
اپنیں کا ہلکا سا پہر تو ہندوں میں ہے۔ جن لوگوں میں صفت رحم
و کرم کا پہر تو ہے غایاں ہر اپنیں باعتبار حقیقت رحم و کریم کہا
جا سکتا ہے۔ لیکن یوں نکل کر یہ اس اس کو ایسی ایجادی اللہ نبیل شانش کے ہیں اس لئے
ان کے استعمال میں ذرا احتیاط لازم ہے۔ آپ بھی درست کہتے ہیں

جو ہوتا ہے کہ حالتِ حمل میں نکاح نہیں ہوتا اس سی شرمنی دلیل پوچھتے۔ نکاح ہوتا ہے اور سو فی صدی ہوتا ہے۔

سوال ۷:- (ایضاً) کبتوں بالنا

مشن میں شہرستے کہ کبوتر پاسنے سے کسی کو برکت ہوتی ہے اور کسی کے پیاس آدمی جافور، مال دغیرہ کا انسان ہونے لگتا ہے۔ کیا واقعی شرحتیں اس کا کچھ اعتبار ہے؟

جواب ۷:-

شرع میں ایسی خرافات و تہذیبات کا کوئی اعتبار نہیں۔

تفسیر ابن کثیر (اردو)

کون باخبر مسلمان ہے جس نے اس شہرہ آفاق تفسیر کا نام نہ رکھا ہو گا۔ مژده ہو کہ کار خاتم امتع المطابع نے اس عظیم تفسیر کا نامیں اردو ترجیہ مع آیاتِ حسن و خوبی کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔ پاچ جلدیوں میں کامل۔

جلد ثیہت میں مذکور ہے (ہر جلد علیحدہ علیحدہ بھی اس کی ہے) جلد اول ۱۴/- دوم ۱۲/- سوم ۸/- چہارم ۶/- پنجم ۱۲/- (ہر جلد مجلد ہو گی)

مکتبہ بھلی دیوبند ضلع سہاریوڑی

ضد وری صحیح

جون ۱۹۷۶ء کے تجھی میں ص ۱۹ سطر ۱۶۱

و م ۱۹ میں ”حضرت خلیفہ“ کی جگہ ”حضرت خدیجہ“ چھپ گیا ہے تا اندر فرمائیں۔

قریب

ہر فاطمہ رجہ بہر نوعِ ہندوستانی ڈٹری ہر سور و پی سے کم چوتھے ہیں۔ یہاں کی موجودہ معاشریات میں کوئی معتقد برالمی قدر و ثابت نہیں رکھتے۔ الگ شوہر طلاق شے کریہ ہر ادا کریتے تو عورت ان کو ذریعہ زندگی کے چند چینے بھی شکل ہی سے لگا رکتی ہے۔

اسلامی عدل و حکمت کی روشنی سے ہر کم سے کم اتنی مقدار میں ہونے چاہیں کہ شوہر کی عام اقتصادی جیشیت کے اعتبار میں کی ادائیگی نہ تو ناممکن کے درجہ میں ہو، مگر اتنی آسان ہو کہ جب چاہے ملکوف آسامی سے ادا کریے۔ نیز وہ رقم اتنی ضرور ہو کہ طلاق کی صورت میں عورت کی باقی ماندہ زندگی کو اس کو معتقد برہ سہارا مل سکے۔

آن ھنودھی اللہ علیہ وسلم نے اگر حضرت فاطمہؓ کے ہر معنوی مقدار میں با نہ ہے تھے تو یہ بات نہ بھولی چاہئے کہ حضرت علیؓ پر حدف نہ ہے۔ پھر ان کی فدائیت رسولؐؓ کی اور حضورؐؓ کی خلافی کے پیش نظر وہ خطرات بھی قطعاً موجود نہیں تھے جو دوسری لوگوں اور دوسرے زمانوں کے حالات میں بلاشبہ موجود نہ ہتے ہیں۔ اگر ہر فاطمہ رجہ مقدار ہی مقدار از سُنُون ہوتی تو اس کا کیا جواب ہو کر خود آن ھنودھی نے اپنے نکاح اس مقدار پر ہیں کئے مثلاً حضرت خدیجہ الکبریٰ سے پاچ سو طنائی درہم پر نکاح کیا۔ حضرت سودہؓ کو چار سو درہم پر۔ حضرت عائشہؓ سے پانچ سو درہم پر۔ حضرت ام حمیۃؓ سے چار سو درہم پر د جو آخر کلی ہزاروں نہیں کے برابر ہوتے ہیں۔

حال کلام یہ ہے کہ فی زمانہ ہر فاطمہ رجہ کو درجہ مستہ دے کر دیکھوں جس سے انکھیں بند کر لیں مساوی نہیں ہیں۔ وہی بات کہ آپ ہر شادی ہوتے ہی نقداد اکرنا چاہیتے ہیں تو یہ را کی الوائی کو خوردہ دیں گے کہ وہ ہرگز اتنی رقم پر نکاح نہ کریں جسے آپ بلا مخلفت فور آؤ اکر دیں۔ بلکہ اتنی رقم ہر ہوئی چاہئے جو آپ ذرا واقع اور محنت سے زد اکریاں۔

سوال ۸:- (ایضاً) حاملہ سے نکاح

ایک شخص کی شادی ہونے کے ۳ ماہ بعد یہ ہوا معلوم ہوا کہ دونوں ہیں پہلے ہی سے ناجائز تعلقات تھے۔ پھر تو حسیہ حرامی ہوا۔ لیکن ہیتوں کا کہنا ہے کہ نکاح ہی نہ ہوا۔ جو نکاح کی مانعی جواب ۱۹:-

لماں نامہ مدرس جعلہ -

حکمت نما مدد بر کنل -

دھرمت دستیخواہ -

حادیث سبیل ریہا -

ذوق -

حصہ -

رواقم -

حصہ -

حضرت مصعب بن عمير

گھر کی در حقیقت معاصر اس تصور پر کہ اسلام نے آیا ہے قید کرد یا نہیں۔
حضرت مصعب بن عمير کی قید کی مقابلہ برداشت سختیاں
مجھیلیتے رہے اُن کو بترک اُکر کر مغضوب چھوڑ دیا اور لفک جسٹ کی
طرف پر بھرت کر گئے۔

سچی محبت اللہ کی سچی محبت ان کے رُک و ریشہ میں اُنکو گئی تھی
اسی محبت نے ان کو کچھ کا کچھ کر دیا۔ گھر چھوڑا اُوطن
چھوڑا اُعزر زد برادری سے مُنْهِ مُوڑا اُقید کی سختیاں جھیلیں لیکن
خیالات میں خدا برادر تقریر پر الہ کی راہ میں ہر تکلیف خوشی خوشی
برداشت کی۔ یہ وہی ہیں کہ جن کے ہدن سے بہترین خوشی تکلیفی
تھی سواری کے آگے بچھے علام پڑتے تھے۔ آج وہی حضرت مصعب وہ
اسلام لارک دنیا کی تمام چیزوں سے بے پرواہ ہو گئے نہاب اُخھیں
اپنے کپڑوں کا شوق ہناز بہترین عطر کی خواہش تھی شد نیا وہی بخش
وہ اُرام کی فکر تھی مُونیسی و پریشان حالی کی حالت میں ایک تر ماڈل کے
جیسیں رہے بچھوپلیں آگئے جسٹ میں ان کو اس قدر مُصیبتوں اور
تکلیفیں برداشت کرنے والیں کہ جہوڑا نہ کہ بدل گیا اور ایسی حالت
ہو گئی کہ ان کی ماں کو بھی رحم اگیا۔

مدینہ کی طرف پر بھرت اب اسلام کی شعاعیں مکہ سے نکالیں
اور اس کے دردیبو اسلام کی روشنی سے جگلانے لگے کچھ لوگوں نے
بڑھ کے اس روشنی کا استقبال کیا اس سے اپنے دلوں کو روشن کیا۔
انھیں میں سے جندلشی اس حصہ پر سر و کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عاضر ہوئے اور دخواست کی کہ حصہ پر ہمارے ساتھ
کسی ایسے شخص کو بھی بھیجے جو ہمارے یہاں تبلیغ کرے اور ہم احکام
و قوانین سے آگاہ کرتا ہے۔ حصہ نے ان کی دخواست قبول فرمائی
حضرت مصعب کو ان کے ساتھ روانہ فرمایا حضرت مصعب مدینہ

حضرت مصعب بن عمير نے مدارِ طرخانہ میں بیدا ہوئے ان
کے والدین نے ان کو بہت نازدِ حنفت سے پلے بلڑے لاؤ دپبارے کے ساتھ
ان کی پروردش کی سیکڑوں روپیے ان کی خوشی پر تراں کئے دودو سو روپیے
کلباس ان کے بدن پر ہوتا تھا۔ بہترین یعنی اُمراء اور سردار پہنچتے تھے
وہ حضرت مصعب کے لیے لا یا جاتا تھا۔ عطر جو اُس زمانے کے باوشاہوں
کے لیے خخصوص تھا وہ حضرت مصعب جو مستعمال کرتے تھے جس بامہز کلتے
تھے تو سواری کے آگے بچھے غلام ہوا کرتے تھے۔

حضرت مصعب کا ایمان لانا محبت کے گھوارہ میں رام
و راحمات کے ساتھ زندگی بس کر رہے تھے یا کیم طبیعت نے پلاتا کیا اکافر
دشک سے نفرت ہوئی دنیا کی بے شانی سے دل اپاٹ ہوا اس کے
عیش و اُرام کو چھوڑ کر اُنمی راحمت کی طکری چھوٹے معبودوں اور
انسان کے ہاتھوں کی گڑھی ہوئی مورتوں سے بزرگ ہو کر سچے جیسود
اوہ حقیقی ماںک کی نلاش میں نکلے۔

مسلمان اس وقت کفار کے کی وجہ سے بہت بڑیان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
ارقم بن ارشم کے گھر میں پوشیدہ طور پر رہتے تھے حضرت مصعب
چھپ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جلی شوق کے ساتھ ۱۳
قبوں کیا چھپ کر حضور کی خدمت میں آتے رہے۔ مان باپ کو
مدون اپنے اسلام کی خبرت کی۔ ایک مرتبہ کسی نے ان کے والدین سے چاکر
کرہ دیا کہ تھا را لڑ کا بے دین ہو گیا ہے۔ میں بچھر کا تھا اس خبر نے ان لوگوں
کی حالت ہی اور گردی آتیں غصب بھوک اُنمی خدمتیں ڈک بگوڑ
ہو گئے۔ محبت کی جگہ فخرت اور رحم کی بلکہ بے رحم پر اُنمی اُگرام و
راحست یعنی کے بجائے ظلم و ستم کی تدبیریں ہوئے لگیں۔ وہی بڑا
جو اس سے قبل ان کی آنکھوں کا تاراں ان کے دل کا انجلا اور ان کے

دول کا حجہ، اسید بن حضیر وہاں پہنچے تو وہ حسن بن زرارہ اور حضرت مصعب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسید بن حضیر نے اتنے ہی حضرت مصعب پرستہ تکہ کہا۔ حسان کیوں کیوں آئے ہو تھیں کیس نے بلایا ہے ام اس پیچے کوئی کہو رہا ہے۔ یہ توہن مردوں کی کروں بیورتوں اور بچوں کو گمراہ کر داں کو بسلا پھسلسا کے اپنے دین میں واصل کر د۔ ایسا ہرگز نہیں ہوا کہ اس کا انتہا جان کو اپنی جان عزم ہے تو فو اگر یہاں سے چلے جاؤ حضرت مصعب پرستہ کے کہا اور یہ سیرے پاں پڑھ جاؤ اور سیری بات سن لو اگر تمہیں اپنے ستد جائے تو قبول کر دیتا اور دین میں خود چالا جاؤں گا۔ یہ میں کہ اسید بن حضیر نے اپنی نیزہ زمین میں گاڑ دیا اور حضرت مصعب نے کیا۔ حضیر کے مکان پر اور جھیکی بھی بیٹھنے کے لئے حضیر کی تعلیم کے پیچے حضرت مصعب نے اسے اور قرآن مجید کی تعلیم کے پیچے حضرت مصعب ابین زرارہ کے مکان پر اور جھیکی بھی بیٹھنے کے لئے اور قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔ ان کی زبان میں اشتر پکتے اسی اثر دیا تھا اور جس سے دوچار باتیں کر تھے اُس کا دل ہوم پہ جانا تھا، جس کو اسلام کی دعوت دیتے تھے وہ اسلام کا شید لئی بس جانا تھا اچنا پذیر ہوتے ہے مدد ویحورت ان کے ہاتھ پر یہاں اسید بن حضیر کا ایمان لانا کے مکان پر لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے اور لوگ پوری توجہ کے ساتھ قرآن الہی سیکھنے میں مشغول تھے کہ اتنے میں قصید عبدالاہ شہل کے صرد اس عذر بن عذان نے اسید بن حضیر سے کہا کہ اس مگرہ شخص کو اپنے ملستے تکال دواں سے توہم بہت ہی تیگل آگئے ہیں یہ سارے بتوں کی توہم کرتا ہے ہمارے یہ موقوت مددوں کیز و عورتوں اور بچوں کو مگرہ مکر کے اپنے دین میں داخل کرتا ہے۔ اس عذر کو میں کیا کہوں جس نے اس مگرہ شخص کو اپنے گھر میں بھیڑ لایا ہے یہ الگ سیر دخال زد بھائی نہ ہوتا اور مجھے اس پرستہ کا پاس نہ ہوتا تو میں تم سے نہ کہتا میں خود ہی کوئی تحریک کرتا تاب تم کوئی تحریک کر دکھنے شفیعی یہاں سے چلا جائے۔

اسید بن حضیر نے نیزہ اٹھایا اور حضرت اسعد بن زرارہ کے پیچے اور حضرت اسعد بن زرارہ نے ان کو اپنے ہمچنان بتایا۔ حضرت مصعب بیٹھنے کے لئے کوئی بیوی میں پڑھنے کا تائیق کرتے تھے۔ کرتے تھے لوگوں کے گھروں پر بیجا و بکری قافش نہیں کیا تھیم تھے۔ رفتہ رفتہ نہیں میں گھر گھر اسلام کا پیچ جو چاہو گیا ہر گھر میں ای قداریں آئے گیں اور گھر میں الشزاد رسول کے نزد کرے پڑے تھے۔

ہر اٹھالہ نیکوں کا بدلوں میں + پڑھنے کا طلبی کفر کی سرحد میں تھوڑے بھی توں میں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت ہے وہی۔ حضرت مصعب نے اسے اور قرآن مجید کی تعلیم کے پیچے حضرت مصعب ابین زرارہ کے مکان پر اور جھیکی بھی بیٹھنے کے لئے اور قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔ ان کی زبان میں اشتر پکتے اسی اثر دیا تھا اور جس سے دوچار باتیں کر تھے اُس کا دل ہوم پہ جانا تھا، جس کو اسلام کی دعوت دیتے تھے وہ اسلام کا شید لئی بس جانا تھا اچنا پذیر ہوتے ہے مدد ویحورت ان کے ہاتھ پر یہاں اسید بن حضیر کا ایمان لانا کے مکان پر لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے اسید بن حضیر کا ایمان لانا کے مکان پر لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے اور لوگ پوری توجہ کے ساتھ قرآن الہی سیکھنے میں مشغول تھے کہ اتنے میں قصید عبدالاہ شہل کے صرد اس عذر بن عذان نے اسید بن حضیر سے کہا کہ اس مگرہ شخص کو اپنے ملستے تکال دواں سے توہم بہت ہی تیگل آگئے ہیں یہ سارے بتوں کی توہم کرتا ہے ہمارے یہ موقوت مددوں کیز و عورتوں اور بچوں کو مگرہ مکر کے اپنے دین میں داخل کرتا ہے۔ اس عذر کو میں کیا کہوں جس نے اس مگرہ شخص کو اپنے گھر میں بھیڑ لایا ہے یہ الگ سیر دخال زد بھائی نہ ہوتا اور مجھے اس پرستہ کا پاس نہ ہوتا تو میں تم سے نہ کہتا میں خود ہی کوئی تحریک کرتا تاب تم کوئی تحریک کر دکھنے شفیعی یہاں سے چلا جائے۔

اسید بن حضیر نے نیزہ اٹھایا اور حضرت اسعد بن زرارہ کے مکان کی طرف پہنچے۔ حضرت اسعد بن زرارہ نے اسید بن حضیر کو اتنے ہوئے دیکھا تو حضرت مصعب نے کہا یہ شفیع جو بھاری طرف آرہا ہے اپنی قوم کا سردار ہے خدا کرے تھا اسی بات مان لے۔

حضرت مصعب نے کہا الگ بھوڑی دیر سیرے پاں پڑھ گیا تو میں اس کو بھاون گا۔ نرمی اور محبت سے دین حق کی دعوت

سعد بن معاف کا ایمان لانا مصعب کی پاس اس داخل سے آئے تھے کہ اس پر اپنا اُس عرب جائیں گے اور دراد حکما کا لیٹھ خدا سے نکال دیں گے لیکن کہیں اللہ والوں پر مشکل کا اُس عبیم ملکا ہے۔ ہی حضرت اسید بن حضیر خود ہی اُس عبیم اس کے شیدائی ان کا دل ہوم ہو گیا پچھلے تحدیل سے اسلام قبول کیا اور اس کے شیدائی بن گے بونظر حضرت اسید بن حضیر اسلام کی حقیقت سے واقف ہو کر اسلام کا اچھا کہ کہ اس کے ذائقہ کا لطف لیتے ہوئے سعد بن معاف کی طرف پہنچے۔

سعد بن معاف نے حضرت اسید بن حضیر کو وہ ہی سے

طرس داغی کرتے ہو۔
حضرت مصطفیٰ نے کہا عسل کر کے یاں کپڑے پہن گاؤ
تو پس اپنے۔

سعد بن معاذ نہاد حکم کرتے تو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ان کو کلمہ پڑھایا اور دوسری بار نظر نہاد پڑھائی تھی حضرت سعد
ابن معاذ مسلمان ہو کر اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میں سرشار
ہو کر اپنے خاندان کی طرف پہنچے اور پہنچنے آواز سے کہا اے قبیلہ
محمد اللہ اکابر تم جعلتے ہو کر من کروں گوں۔

اگھوں نے کہا آپ ہمارے سردار اور ہمارے آقا میں
آپ ہم سے زیادہ عالی نسب اور صاحبِ عقر ہیں۔

حضرت سعید بن معاف نے کہا اچھا تو تم اس کو اچھی طرح
شُن لو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک تم لوگوں
میں بات کرنا حرام ہے جب تک کہ تم افتخار اور اس کے رسول پر
پچھے دل سے ایمان نہ لے آؤ۔ یعنی کہ تمام تجھیں ایمان لے آیا اور یہاں
کی بات میں پورا تقدیمہ اسلام کے شرف سے مشرف ہو گیا۔

بھی کا جو پھر تھے مالک سے بھائے
دیتے سرچھکا اُن کے مالک کے آگے

بی تجارتی دینی اخیرت مصعب ایک بوصہ تک حضرت
السعید بن زرارة کے مکان پر پہنچے اور پڑا
لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے جس بی تجارتی ان پر سختی
کی اور دشمنی پر بکریا نہیں تو وہ حضرت سعد بن معاذ کے مکان پر بر
آٹھ آئے اور بیان یعنی تاریخ میں کوشش کرتے رہے اس کا یہ اثر
ہوا کہ جنگلگھروں کے سوا نہام مدینہ اسلام کے نور سے منور ہو گیا۔

جماعت جمع پر نہ منورہ میں جب سلمانوں کی تعداد زیاد ہو گئی تو حضرت مصعبؓ نے حضور مسیح دکا اپنا خصلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ جمکی اجازت طلب کی حضور سے اجازت پایا تھی پر حضرت مصعبؓ نے حضرت سعد بن خثیرؓ کے مکان پر نمازِ جمکو جماعت سے ادا کی پہلی بہت پُر اثر خطبہ دیا پھر نیا نیت فتوح عروج و فتوح عروج کے ساتھ نماز پر احتیال اور نماز کے بعد حاضرین نماز

بیعت عقده مٹا شہر بیوت عقده میں انصار کے صرف باہمی

دیکھ کر کہا قسم خدا کی اس شخص کو تم نے اس پیغمبر حجا کا اس شان دین شخص کو نکال دے جس نے ہمارے حل میں کراپ افغانستانی ہے پس وہی بھیلا کرو گوں کو گمراہ کر رہا ہے مگر اس کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود ہی اس کے نزد میں رنگ آیا ہے اور یہ دینی اختیار کرنی ہے جب وہ قریب آئے تو پوچھا کیونکہ کہا تے کامیاب بھی ہستے یا نہیں حضرت اسید بن حضیرہ کہا میں نے ان کو بہت سمجھا یاد ہے کیونکہ بھی دی گروہ فراہمی نہ ڈارے کہنے لگا تم وہی نہیں کہ جو ہم پسند کریں گے۔ دوسرا بات یہ ہے کہ وہاں ایک اور قصہ بھی پیش کیا ہے، مارٹ اسعد بن زرارہ کو اس لیے قتل کرنا یا جائے ہوں کہ وہ تھا اس نحال زاد بھائی ہے تاکہ تھاری ذلت ہو اور تھا واحد دل دھکے۔

جنی حمار شد اور (سعد بن معاذ کے خاندان) قصیرہ عجید اللہ الہیں
میں پُرانی عداوت تھی احضرت اُسید بن حفیر کے بیان نے آگ
لکڑا دی سعد بن معاذ کو غصہ آگیا وہ جوش میں اُنہے گھر سے چوئے
اور مذہبی حقافت کے باوجود حضرت اسعد بن زرارہ کی مدد کو دور
پڑے لیکن بیان پہنچ کر کوئی بات نظر نہ آئی تو حضرت اُسید بن
حفیر کو بہت کچھ بڑا جھلک لکھا یہ حضرت اسعد بن زرارہ سے کہا
اگر تم سے فربت نہ ہوئی تو تم خواری میں نہ تھی کہ تم اس بے دین
شخص کو بے امار سے حملہ میں لے آتے یہ حضرت مصعب شمس خواطہ
ہو گر کہا تھیں کیسے بہت ہوئی کہ ہمارے حملہ میں اگر اعلان نہ اپنے
مذہب کے بارے میں گھنٹلو کر رہ اور لوگوں کو بہلہا پھنسلا کر گراہ
کروتے ہم کو سخت نالیستند ہے ہم اس کو برداشت نہیں کر سکتے
اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو فوراً اس کتدے نکل جاؤ ورنہ خوار
حق میں بہت سڑا جو کار

حضرت مصعبؑ نے نرمی سے جواب دیا کہ پہلے بھاری چند
بائیں میں لوپسند آجایں تو قبول کر لینا ورنہ ہم خود چلے جائیں گے
اور ستمبار اخراج حصر درست گے۔

سعد بن معاذ اس فرمی سے متاثر ہو کر بیٹھ گئے اور کہا کہو
کہا کہتے ہو۔ ۵

حضرت مصطفیٰ نے اس کے سامنے اس ترنی اور خوبی کے ساتھ اسلام کی تعلیم پیش کی کہ سعد بن معاذ کا دل اسلام کے فور سے بیکاراً اٹھا بے اختیار ہوئے یہ تو بتاؤ اپنے دین میں لوگوں کو کس

حضرت مصعبؑ کو رحمٰی کیا کہنے لئے اماں جان آپ سلمان چوحلیے اسلام قبول کر لیجئے اس بات کی گواہی دید مجھے کہ اللہ کے سو اکوئی مسعود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رکن ہیں۔ اسے اماں جان میں آپ کو مستورہ درتا ہوں کہ آپ اسیں بزرگ کو قبول کر لیجئے اس دین سے بہتر کوئی دین نہیں آپ میری بات مان لیجئے آپ ہی کے فائدے کے لیے کہتا ہوں جن آپ کا خیرخواہ ہوں۔

ماں نے جواب دیا میں تاروں کی قسم کافرا کہتی ہوں کہ اس نہیں میں داخل ہو کر یہ قوت بنا نہیں چاہتی جو اچھے سے جو سے اور بخوبی واسطہ نہیں میں کچھ سے باز کئی۔

دوبارہ مدینہ کی ہجرت حضرت مصعبؑ نے مکہ میں تین ہمیں حضورؐ کے ساتھ لگڑی سے نکلا۔ حضرت مصعبؑ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی سے نہیں مل سکتا۔ جب وہ حضور سے مل چکے تو اپنی ماں کے پاس آئئے۔ ماں نے کہا اے لڑاکے تو اب تک اسی حالت پر ہے کیا تو اب تک ہمارے دین سے بیزار ہے۔

شہادت حضرت مصعبؑ کے ہاتھ میں خدا غرودہ احمد میں بھی اخھیں کو علم برداری کا شرف حاصل ہوا جب جنگ احمد میں مسلمان علیلیت سے کفار سے مغلوب ہو کر مجھے ٹھوٹے تو حضرت مصعبؑ نے تباہ کفار کے تردد میں علم (جہد ۱) ٹھاتے ہوئے کھڑے رہے اور بڑا فیض پر ثابت قدم رہے، علم نے کوئی بھی چنان اشہر کے خلاف رسولؐ کے شیدائی اور شہادت کے طالب کے لیے ناممکن تھا بلکہ ٹھاکرے طریقے تھے کہ اس قسم نے توارکا ایسا وارکیا کہ اپ کا دادا ہنا ہاتھ شہید ہو گیا آپ نے علم فوراً (ابا میں ہاتھ میں ملیا اور زبان پر پسکست تھی) و مسلمان کا رسول قدخدال ہجت قبل الرسل۔

(ترجمہ) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بہت رسول ہو گزدے۔

جب اب اس قدر توارکا دوسرا وارکیا تو بیان ہاتھ بھی شہید ہو گئے انہوں نے تو راحم کو دلوں بازوں سے تھام کر سینے سے پڑایا اللہ اکبر آپ کی شجاعت اور مرادگی کی تعریف گھس سے پہلے کسی ہے جس پے کہ یہ کام اخھیں جبارک ہستیوں کے تھے جب اب قسمیہ رنگ

تھے لیکن حضرت مصعبؑ کی کوشش سے هر فریض سال کے اندر مدینہ کا بچہ بچہ اسلام کا شیدائی بن گیا اور اسلام کی تعلیم ہر گھر پھیل گئی۔

وہ سارے سال انصار کے ہتھ ہر دار و دوسریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت میں بہت کی خاطر اضافہ ہوئے حضرت مصعبؑ بھی ان کے ساتھ تھے۔

حضرت مصعبؑ نے حضورؐ سے اپنے کارنامے بیان کیئے تبلیغ کے واقعات اور ہر اسے حضور ان واقعات کو شیش نہیں کہہتے خوش ہوئے۔

حضرت مصعبؑ کی ماں نے سنا کہ میرا بیٹا آیا ہے انہوں نے کہا بھیجا کہ تو اس شہر میں لا کر بھی بھج سے نکلا۔ حضرت مصعبؑ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی سے نہیں مل سکتا۔ جب وہ حضور سے مل چکے تو اپنی ماں کے پاس آئئے۔ ماں نے کہا اے لڑاکے تو اب تک اسی حالت پر ہے کیا تو اب تک ہمارے دین سے بیزار ہے۔

حضرت مصعبؑ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سچا سمجھتا ہوں اس دین سے بہتر کوئی دین نہیں پاتا۔ جب مجھے حملہ ہو گیا اور یقین کال پھر لیا کہ دین حق ہے اور اس دین سے بہتر کوئی دین نہیں تو پھر میں اسے لیکیسے جھوٹ سکتا ہوں میں اسی پر تاکہم ہوں اور ہمیشہ قائم رہوں گا۔

ماں نے کہا تم قید خالی کی تھیں اس بھول کئے۔ حضرت مصعبؑ نے خیال کیا کہ میری ماں مجھے قید کی دھمکی دے رہی ہیں کہیں بچج ججھے قید نہ کرو اسیں اس خیال کے آئے ہی زانیزی سے بلوے کیا اب زبردستی کسی کو اس کے ذمہ سے بگشہ کر سکتی ہیں کیا اب زبردستی کسی کو اس کے ذمہ سے دکھلی سے درکروں سے مخونت ہو گاؤں گا۔ زندہ ہو کا گزرنہ بولا دنیا کی کوئی طاقت ہیرے دل کو نہیں بد سکتی اگر آپ کامنشا مجھے پھر قید کرنے کا ہے تو آپ اس کو اچھی طرح مجھے لیجئے کہ جو شخص مجھے گرفتار کرنے آئے ٹاؤسے میں قتل کروں گا۔

ماں نے جب بیٹے کا یہ زنگ دیکھا تو ہمارے پس سے چلا جا دو رپہ یہ کہہ کر رونے لگیں۔

جس سے کہیں بہتر تھے جب وہ شہید ہوئے تو ان کے پاس صرف ایک چاہو، حقیقی اگر سر و حنا کا حاتماً تھا تو پاؤں مکھی جاتے تھے اور پاؤں تھام کئے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا اس کو جسم کو روپے ہیں کہ دلت ہماری تیریز (روشنی) ہے اور نظر ایں ہمارا علم ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہمیں دنیا ہی میں ساری بھلاکیاں مل جائیں اور دنیوں میں حضرت باقی نہ رہے۔

فصل و کمال خوش بیان

حضرت مصعبؑ بہت ذہنی اور نہادت اسلام پھیلانے اور حکم حرام اسلام کا چرچا ہوا اسی سے ان کی خوش بیانی کا انداز ہوا سکتا ہے قرآن شریعت جتنا نازل ہو چکا تھا اس کے پورے حافظاً تھے۔ لوگ ان کو المقری کہتے تھے۔ (یعنی ٹھہرائے والا استاد) مدینہ میں نماز جمع کی ابتداء انھیں نے کی اور وہی سب سے پہلے امام مقرر ہوئے۔

اخلاق و عادات

ظلم و ستم سمجھتے ہے مرا جس میں جنگی اور برداشت کی طاقت پیدا ہوئی تھی۔ مصعبؑ اخلاق کے عادی ہو گئے تھے ان ملکیوں نے ان کو سکھا دیا تھا کہ ملکیوں کے ساتھ رہ کر اپنا کام کس طرح کیا لاجا سکتا ہے اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلموں کی تعلیم و تربیت اور اشاعت دین کی خدمت ان کے سپرد فرمائی تھی مزاج میں صفائی پاکیزگی بہت تھی بہتر سے پہنچ لیا اس پہنچتے تھے بعد مسندہ عطر استقال کرتے تھے۔

ایک دن حضرت مصعبؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ جسم پر ایک کھال کا گلکڑ اتھا جس پر جایا ہوئے تھے صاحب کراہیتے ہے اُن کو اس حالت میں دیکھا تو جس رتہ ہو گئے حضور نفر مایارہ و شخص ہے کہ اس سے زیاد مکہ میں کوئی نازد نعمت میں ہنپاہ ہو گا لیکن اس کو اللہ رسول کی محبت اور شکی کے چیزیات نے ان کو دنیا سے بالکل ہیزار کر دیا۔

ند میان تھا اور خوصیورت نہم و نازک چہرہ اور زلفیں حلیہ بہت خوبصورت تھیں۔

امل و عیال

ایک بڑی پیدا ہوئی جس کا نام زینب تھا۔

دریکھ تو جل کر تواریخیں دی اور تیرہ اس نعمت سے ماں کریما کو اس کی اتنی لڑکتاری کے سریز نہ ہو ستے ہے، اسی طرح یہ اسلام کا بہادر سب سماں کا تھا جائزی دین ہے کہ مکار شہید ہو کر دشمن خاک پر سمجھی ہیں کہ اس نے اپنے نیت کا اور دلائلی راحت کے خواب دیکھنے کا جوست ابوالروم حضرت مصعبؑ کے بھائی تھے اخنوں نے جلدی سے یہ روحکار علم لے لیا اور ہماری کے سماں آخر و قوت نکل لے رہا رہے۔

تجھیز و تکفیر

حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعبؑ کی خوش بیان کو کوئی نہ تھا۔ لیکن آج الشتر کی راہ میں تھا کہ اسی میں خوش بیان کو کوئی نہ تھا۔ آج الشتر کی راہ میں تھا کہ اسی میں خیال ہے کہ تم لوگ تیا مسٹر رجب العزیز کے حضور میں حاضر ہو گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا الشتر کی راہ میں جان دینے والوں کی آخری زیارت کرو۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں سیری جان ہے قیامت نکل جو کوئی اُن کو سلام کرے کا یہ جواب دیتے رہیں گے۔

ابی اسلام کا آغاز تھا ان سامان حرب پر ایک اتحاد دلت تھی شہیدوں کو مغلیٰ اور غوث کے ہاتھوں پر اکٹن ہی میسر دل آتا تھا حضرت مصعبؑ بھی شہادت کے وقت صرف ایک چادر کے مالک تھے سرچھپا یا جانا تو پاؤں مکھی جاتے۔ اور پاؤں ڈھانکتے ہے تو سر پر بہت ہو گیا۔ آخر کا حضور جلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق چادر سے جھوہ جھپا دیا گیا اور پاؤں کو اور خود کی شہادت سے ڈھانکا کیا۔ حضرت ابوالروم حضرت عاصم بن ریث اور حضرت سوبھط بن سعد کے ہاتھوں سپرد خاک ہوئے۔

اللہ کی شان ہے کہ جس شخص نے دو دو سورہ پر کاشتی پاس پہنچا ہے تو بہتر عطر لگایا اور یہ آج الشتر اور رسول کی محبت میں لا کر دنیا کی تمام چیزوں سے پر واد ہو گیا۔ تمام دنیا اور خدا ہٹات پر خاک ڈال دی ترددگی کے یقینہ دن فخر خانہ کی حالت میں ہنسی خوشی سے گذار کر جان اپنے مالک کے نام پر قیام کر دی ان کی شہادت کے کچھ دن بعد کادا قدو ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن جوہن روزہ سے تھے افقار کے وقت جب ان کے آنکھ کھانا لایا گیا تو وہ رونگے اور ہنگے لگے مصعبؑ بن عبیر

بِلْ بَنْجَان

یاد رکھتے اسرہ درجت جلا و نہیں ہے۔ صرف ایک دوا ہے۔ ایسی دو اجو عام حالات میں فوجیہ کی
فائدہ دیتی ہے۔

بعض لوگ صرف چند روز یا ایک دو ہفتہ استعمال کرنے پر جب خاطر خواہ فائدہ نہیں پاتے تو
شکایت کے خطوط لکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ آنکھ جیز پر اثر انداز ہونے کے
لیے ایک سانسٹک سرمه کو لکناؤ قت چاہئے۔ ایک تھاٹ کیمیائی مرکب کی بیشیت میں درجت
مدرسی عمل کرتا ہے۔ یقینی مستقل اور نتیجہ بخش عمل۔

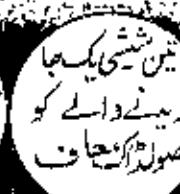
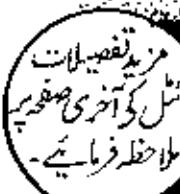
جو شرے جادو بن کر اک دم آنکھ پر اثر کریں سمجھ لیجئے وہ دو انہیں مکمل نہیں۔ ان کی تیز اثری
یقیناً آنکھ کے لیے ضرر ثابت ہوگی۔

ہر ہیئے چند خطوط ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ان سے اندازہ کیجئے کہ درجت کس پانداری اور
استقلال کے ساتھ لوگوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

طلب کرنے پر خالص جستی کیمیائی سلامی بھی بھیجی جاتی
ہے۔ جس کی قیمت دو آنے ہے

دہلی میں اس اپتے سے خریدئے

علمی کتابخانہ اردو بازار جامع مسجد دہلی



اس پرست طلب فرمائیے۔ دار الفیض رحمانی دیوبند۔ ضلع سہارانپور دیوبند

فرمودات

از:- عنوان حشمتی مبلغوری

فیضِ عشقِ مذاقِ خود اگر میں نے
سمجھ لیا ہے ہر کوک، ایزندگی میں نے
خیز دعوت تجدیدِ عشق سے لے دستا
ہمل یا سبھے مذاقِ حیات ہی میں نے
دغورِ شدت "احساسِ علم" اسے توہہ
ہر ایک سانس پر کہ جیسے خود کشی میں نے
جنوں بھی خام اخراجی ہونا تھا کہ دامت
بہت قریب سے بھی ہے زندگی میں نے
نہ پوچھ کیفیتِ جبر و اختیار نہ پوچھ
غمِ حیات اٹھایا ہنسی خوشی میں نے
ضرور برقی خداویں میں لہرائی
کچھ آشیانوں میں بھی ہر رشتنی میں نے
گناہ سن نے جب جائزہ لیا عنوان
خود اپنے عشق میں محسوس کی کمی میں نے

معتمد علیہ

فکر پاک

از:- اُمّ حمیۃ

ہوتا اگر رہنے کا شہر ادا
دنیا میں مشکل ہے گذارا
کشتہ فلم جب بہت بارا
غم اگر بنا خود اپنا شہر ادا
جا لو جسے ہو جانبِ صالح
اور اگر بہر جائے کنارا
ساکنِ مویں سے قیمتی قیمت
کشتی کو طوفان نے ابعاد را
لکھی جفا اپنی کیسا تغاصل
ہمکو دفترِ شوق نے مارا
ظہرت بھی بیض نہیں ہے
نلفوں نے پھرے کا تھمارا
عشق نہ ہو آٹھے درا
حسن نظر یہ جہاں انقارا
آپکی چوکھت جس نہ پھرڑی
اس نے در درا تھی پسارا
دل کو خیالی ترک و فلہی
چشم کرم ہر کوئی اشارا

جب بھی خوشی کے لمبے اسکے
غم نے ہری حسرت سے پکارا

مسکنِ حدر کے مہم خانہ کی تاریخ

از ملّا ابن العرب مکی

تاریخ نوشتہ۔ ۵ اگرچہ ۱۹۵۶ء۔

۱۸ مارچ ۱۹۵۶ء کی اطاعت پڑھ کر۔

صدر جہوریہ ہند سوچ گرین کے میڈیم شرکے

چوبی قاب قابل کریں گے۔ اس موقع پر صدر جہوریہ

کے ماتھوں سے ایک مندر کا بھی افتتاح ہو گا۔

خبر ساری بھیسوں اور نامہ نگاروں کی آنکھوں پر نہ

جانے کو نہیں پر دے پڑ گئے ہیں جو وہ اتنا بھی نہیں دیکھ سکتے کہ صدر

جہوریہ ہند اور ڈاکٹر راجندر پر شاد و دالگ الگ بھیتیں ہیں۔

اللگ وجود ہیں ان کی دو توں بھیتیں ہیں فرق نہ کرنا بڑی

بھی کو نظری ہے۔

غور ریائی۔ صدر جہوریہ کی بھیت سے وہ جس سیکولر

دبلے دین، آئین کو چلا رہے ہیں اس میں ثواب و عذاب اور مندرجہ

مسجد نام کی کوئی لگنا مشہد نہیں ہے۔ اس آئین کی نگاہ میں سوچ

گرین کا میدا اور اس سے متعلق ذہبی عقائد کوئی سنبھالنے سکتے

نہیں سکو تو صدر جہوریہ کو یہ حق سے ہے کہ اپنی آئینی بھیتیں میں وہ کسی

ایک ذمہ دار کی حکومت کھلا جائے اور یہ کریں جس دن حصہ کا

معاملہ ہو تو نامہ نگاروں اور اخباروں کو چاہئے کہ وہ "صدر جہوریہ"

کے آئینی الفاظ کو خداوند کر کے صرف اس طرح لکھیں۔

ڈاکٹر راجندر پر شادی کے ثواب کیا۔

ڈاکٹر راجندر پر شادی کے جہاز کو پانی میں آتا ہے

ہٹنے اشکوک پڑھے۔ ڈاکٹر راجندر پر شادی نہ رہ

کی بیادر بھی۔

اگر ایسا زیکریا یا تو نصرف سیکور ازم کے دفعے کامدان

آزاد ہے گا۔ بلکہ جو بزرگ حضرات ہندوستانی حکومت کو خاص
جہوری بھروسہ اور قیادت عالیہ کو بالکل غیر جائز دار پیدا ہرم
قیادت بنتے ہیں تو کچھ جاہے ہیں آن کے پاس سہیلگ و والوں کی
اس مستراں کا کوئی وواب نہ ہے کا جھوڑ صدر جہوریہ الگ باوجود
سیکور ازم کے ذمہ بھی کارنا موں سے خود کو الگ نہیں کر سکتے تو چاہتے
کہ ایک دن مندر کا افتتاح کریں تو وہ سرے دن بھگدا۔ ایک دن
سونچ گرین کے میلے میں ثواب کیں تو وہ سرے دن بھی عرض کے
میلے میں تشریف از افی فرایں۔ اگر ایسا نہیں کیا گی اور اخبار والے
برابر عوام کو یہ بھانتے ہیں کہے وہ ہرم آئین کے ناخدا دین ہرم کی
بانیں کرتے ہوئے ہمیشہ صدر جہوریہ ہی بھانتے ہیں اور سر کاری بھیت
ان کے اعتبار کی طرح بھی ان سے جدا نہیں ہوتی تو لا راما شاپ پر یگا
کہ ملک غفور الدین تقبل اکٹھ جو بات کبھی تھی وہ آئی بھی اتنی ہی
تھی چہ بھتی اس وقت تھی۔ جب ترکیتے تو یا یہ بماری کرتے
ہیں کہا تھا کہ تم کو یا میں اس پھیلائی کریں دم لیں گے۔
تلک غفور الدین کی باشنا آپ لوگوں کو یاد رہی ہے اندھا
اللہ اعڑ عرض ہے۔
اٹھوں نے کہا۔

سیاست و جنگی سبائی میں کسی احتمال از کوئی متعین
معنی نہیں ہیں۔ بر سر اقتدار طبقہ جس احتمال کو
جس بھی ہیں چاہیے نہ صرف خود استعمال کر سکتے ہے
بلکہ عوام کو اپنے اختیار کر دے یعنی کی حقانیت صحت
شیم کرنے پر بھور کر سکتا ہے۔

۱۶ جون ۵۵۴ء:- "رس اور یو گوسا دیہ کی بات چیت

"من عالم کو تقویت پہچانے کے لیے ہے۔ راشل شریٹ

یکوں نہیں۔ "من عالم" کے معنی یہ ہے ہیں کہ ہمارا مفہوم

حالت اور فضائیں پسند کرے وہ "من عالم" کی فضیل ہے۔ فرض کیجئے

روس چاہتا ہے کہ ایک لاکھوں آبادی والا امریکن شہر جو بنیاد سے
امکھڑا ہے تو وہ کہے گا کہ اس شہر پر قیام امن کے لئے بساری کی
گئی۔ امریکہ چاہتا ہے کہ فلاں ماشرا کی شہر ہماریت ہو جائے تو کہہ کا
کہ فلاں شہر میں امن پھیلانے کے لئے وہ ہزار تین سو چھاسیم پھیکے
گئے جن سے محض ایک کتا دوپٹیری تین مریضیں ہاک ہوئیں۔

تو نہ دی کاہنا ہے کہ ارشل میٹھے بے کار لکھت فرمائے ہیں
ہیں۔ دنیا پہلے ہما جاتی ہے کہ ہمارا طبقہ جو کہتے ہیں ہو فہری
امن عالم اور ضارع انسانیت اور اصلاح و تعمیر کے نقطہ نظر تو کہتے
ہیں ان کا ہر یہ امن کا لاؤ ہے اور ان کے تمام ہمکہ ہمباری من کے
سو اکوئی کام نہیں کہتے۔ وہ جو لٹھو جھی کرتے ہیں عالمی خلاف کے
ادا ہے سے کرتے ہیں۔ وہ جب لڑتے ہیں تو امن کی حاضر لڑتے
ہیں۔ ان کی زندگی سرایا عبادت ہے۔

خدار چلت کرے زان ادیا سے اس بیرون پر!

۱۶ جون ۵۵۵ء:- دن دن اگ اطلال چاہئے کہ:-

"مولانا ابوالکرام آزاد کے بھتیجے نے خود کی کرفی خود کشی
کی وجہ معاشری شکلات تھیں۔ ایک پرچہ ہیں جو ان
کی موت کے بعد ہماروں نے مولانا آزاد سے بھی
لچکو شکایت کئے ہیں۔"

چیز نہ کشمکش کا تعلق ہے تو مولانا ابوالکرام
کے معاملہ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ وہ تو صرف بھتیجا تھا۔ یہاں
ذم کی قوم نے کئی بار ان سے شکوئے شکایت کئے ہیں اور اہلول و
البلاد خیکے مواعظ حسنہ کی دہائی نے دے کر کئے ہیں۔ لیکن گھری
چلی جائے تھے جو سکتے ہیں۔ "کی ہمیں اس کے مطابق انہوں نے
قوم کی فرباد کو بھی قابل اعتدال نہیں سمجھا۔ پس شکوئے شکایت لگا جاہلیں
بات ہر صرف یہ لہنی ہے کہ جس وجود مفترم کا معاشر زندگی اتنا مترد ہو
کہ چین سے درسے کی چائے نہیں اتنا ہمداد ماساں اللہ و روز بیکیشیت

میں جسے ہزاروں بیچے مالزخواہ ملتی ہو اور جس کا ملبہ پھر اکنہ نہ ہو
اس کے بھتیجے کا اقتداء اسی پرستی کے باعث خود کشی کر جا ہتھیں۔
نہیں تو عبرت انگریز ضرور ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۶ جون ۵۵۶ء:- قاعدہ ہے کہ شریعت طاقت پاکر زیادہ
شریعت میں جاتا ہے اور زیاد طاقت پاکر زیادہ رذالت پر اصرار ہے
ایک طرف جو اہر لال اور بعض دیگر ایں اقتدار ہیں جو اپنے
بیان و زبان کی حد تک تو یہ ضرور ثابت کر جائے ہیں کہ وہ شریعت
ہیں اور اقتدار کے نتائج ان کی سرافٹ کو گرا نہیں ہوتے دیجئے۔
دوسری طرف وہ فرقہ پرست ہیں جن کی زبان سے نکلا ہوا
لقطی رہتا ہے کہ ہندوستان کو دہائی اور صرف اپنی جائیداد
سمجھتے ہوئے کسی دوسری قوم کو یہاں بھیجنے کا حق نہیں دینا چاہئے۔
سانپ کی طرح ان فرقہ پرستوں کی بے شمار تبریزیں جن میں سب سے
زبردی اور جملہ قسم اُن ہمہاں کی ہے جو حرم کا بر قدر بیٹھا نظر ہا
پر آتے ہیں اور دیلوں پا گلوں کی طرح عقل و علم سے بے بہرہ ہو کر زبر
لکھتے ہیں۔

حالانکہ ہوتا ہے تھا کہ جو اہر لال جیسے لوگ اپنی دریسہ
الحاد پسندی اور جدت پرستی کے تحت مذہب کے خلاف سختی
سخت اظاہر گئے اور دنیوں را ہمہاں اپنی اصلاحی اسپرٹ اور تسلیفی
پوزیشن کے تحت سمجھ دی جنم انسان دوستی اور نرمی کا ثبوت دیتے۔
لیکن ہو گلکس رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائی۔ جہاں کی ایک سرفراز کا فخر
میں بعض اریتیں سے مندرجہ ذیل قسم کی گل افشاںیں کیں:-

"اُجھیں اور ماہل خراموں کی طرف ہیں ان کو خرابیں
بھی خرابیاں پیپا ہوتی ہیں۔۔۔ میں قرآن کو کافی
مطالعے کے بعد اس نتیجہ پر خراموں کو یہ اہمیت کرتا
ہے ہمیں ہے اور دوسرے قطبی یعنی ملک کرتا ہے....."

آپ نے فرمایا۔ "اسلام اور سیاست میں کوئی فرق
نہیں۔ دو دوں ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔" آپ نے ٹہری طلاق
سے حضرت میتی حضرت داد حضرت لوط اور حضرت یعقوب
و عیسیٰ مسیح پر زنا کاری جیسے شرمناک الام الگائے اور آخر میں
ہمایت مل کی طریقہ پر فرمایا۔ "جن ہندوؤں کے مذہب تبدیل

تھے پوچھتے تو عقول و صلاحیت کے علاوہ سیاست میں کب پیز "قمرت" اور "چانس" بھی ہے۔ بسا ہرگز دریں کاراں کا اسی تلا بازیوں سے کتنے ہی لمحہ مکہمے اور معاشر بین گئے۔ لگنے پر جسے تو ہمارے امیر تاراسنگھ نہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بیچارگی پر رسم فرمائے۔

۲۰ جون ۱۹۵۵ء: یونی کی اطاعت ہے کہ حکومت ایک قانون بنالکر گد اگری کا امنداد کرے گی۔

ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی امن یا اعزاز میں کم کرے تو اسی کی وجہ سے ملک میں ہو افیں زندہ ہیں۔ شراب غر زندہ ہیں۔ جو اری زندہ ہیں۔ سود خوار زندہ ہیں وہ آخر گد الیجیاروں ہیں کونا قابل برداشت کیوں تصور کر رہا ہے تو اس امن کی لذتی ہماری یہ بیادی حقیقت سے سمجھادی ہی چاہئے کہ گوارا اور غیر گوارہ کامیاب سیکولر ازم کی نظر میں اخلاق و روحانیت میں فرسودہ چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ اقتصادی و معاشی متدریں ہیں۔ طوائفیں اگر زندہ ہیں تو حکومت کے خزانے میں ان کی پاکڑہ آدمیوں کا کوئی نکوئی حصہ کسی بخشی ملک میں پہنچا رہا ہے۔ شراب کی تجارت اپنی قمع فیزی میں کسی تعارف کی نیتھی نہیں اور سودی کاروبار کے بل پر اوس سے پہنچ چلے ہیں۔ پس ان کے وجود یکٹے قوی دھرم جاہز ہو جدھے۔ پہنچ گد اگر تو وہ شرسے نہیں بنتے کے قابل ہیں مدعوقوں رہوت میں مکتے ہیں زمگی اور طرح پر اسکے ذریعہ کوئی پیسہ حکومت کو نہیں ہے۔ لہذا اگر اسی کے خلاف تمام اخلاقی و مذہبی دلائل کے زیر سایہ حکومت اگر گد اگری کو اک انتی یا طور پر منوع و حرام قرار دیتے تو کوئی بجا نہیں۔

۲۱ جون ۱۹۵۵ء: پاکستان کی نام نہاد اسلامی ترقیات کی رفتارہماں کے علاوہ طبقہ کی اجراب مذہب پرستی اور دینداری کے باعث بھی تیز اور قابل رشک ہے اس کا حال دہاں کی اخبارات سے اکثر معلوم ہوتا رہا ہے۔ اور جو لوگ لا ہر روز کو اچھی کوئی خود دیکھ کر آتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ترکی اور مصر کو خوبی تدبیب دتمدن کے نقطہ عروج پر پہنچنے میں مخفی بہت لگی ہے اس کی بہت

ہوتے ہیں ہم اپنی نیجے بال بچوں کے اور بعض سود کے شدہ کر کے دم لیں گے۔

اُن خرافات کے باعثے یہ جس بحیدگی سے کچو کہتا تو گواہ تھے سچے علقہ بستے کے مراد نہیں ہے۔ ہم خوب سلحوں ہے کہ ایں ہمود کے شہرے لکھنؤں الطیب حضرات خود اس طرح کے تباہات کی پسند نہیں کرتے۔ میکن ریخ اور مال اس بات کا ہے کہ نہ تو سیکولر قانون ایسے ہر زمانہ مراوی کے خلاف جنہیں میں آتا ہے تو تمہروں کی بدھی کا گرنس کے اکابرین پر ایک بٹ طور پر ایسی قلمیں پر ایک بیوں کے خلاف بھجو کرتے دھرتے نظر آتے ہیں۔ نیچو یہ ہے کہ جب جس ایسا خیر انجھو خیر اے چاہا آن اور پیغمبر مسلم اور امیں اور حضرت عبیض وغیرہم کے شعلن چاہتے ہے کہہ دیا۔ حالانکہ ہم یعنیں کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح کے تمام تنگ نظر گالی بازاورے سے جہار چاہتے علم دفتر سے اس طرح یہ بہرہ ہوتے ہیں کہ اپنیں فی الحقیقت اتنا بھی نہیں معلوم ہوتا کہ "دھرم" کی دال کے کیا معنی ہیں۔ مذہب کے کچھ ہیں۔ مشرافت کس جڑیا کا نام ہے اور سیل کی دلکش ہوتی ہے۔

۱۹ اگو ۱۹۵۵ء: پنجاب کے وزیر ترقیات سردار کیران سخن فرویا "ماستر تاراسنگھ انگریز کے دود کی جالیں چل سے ہے

ہیں وہ صلاحیت سے بالکل کوئے ہیں۔" تختاخی سعادت۔ انگریز اگر آج شوہی قسمت دوچار سڑھی نیچو اتر گیا ہے تو اس کا طلب یہ نہیں کہ اس کی جیسا اس کی ٹلپیں ہیں اور اس کی سیاست بھی مردوم ہو گئی خدا سکھ۔ چالیں چلتے اور نوکر دھندا بناتے ہیں وہ آج بھی افلاظ سے کم نہیں ہے۔ اور ماستر تاراسنگھ کی چالوں کو اس کے دود کی چالوں سے تشبیہ کرنا اپنے ماستر جس کی ضرورت سے زیادہ تعریف کر دی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ماستر تاراسنگھ نے ملکی سیاست میں آج تک پہنچی جسی قدم اٹھلتے ہیں، تباہ و غراثت کے اعتبار سے ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کے باعثے میں کہا جائے کہ انہوں نے کوئی جال چلی ہے۔ بلکہ ازدواج تکلف صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہمیشہ جال چلتے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

ہیں۔ قیامت چونکہ ایک ہی ہوتی ہے اس نئے الفاظاً بدل کر کہا جاسکتا ہے کہ وزیر اعظم کی موجودہ رفتار لفظوں سے تجویز کی مزید تک پہنچا کم سے کم اس جنم ہیں تو ممکن نہیں۔ اور اگلے جنم کی بات یہ ہے کہ سنابہ آدمی سامنے کی مدد سے ترقی کرنے کی وجہ تھی اور مرجح اور دسرے آسمانی گروں میں جانپس کا اور بخاری بیچاری دنیا دریان میں جاتے گی۔ تب جب ہوریت کا تھا ہمارے کہ خود اکثریت شہروں کے سامنے بھیجنا کا انتظار کرنے کی وجہ سے لگکے جنم کے دور ترقی کا انتظار کریں یا پھر تین قیامتوں کا انتظار کریں جنہیں سے ایک اس دن آئے گی جب روس اور امریکا پہنچنے پہنچا سسماں کے ایک دسرے پر امن کی بارش کرنے پڑیں گے۔

۲۳ رجبون شمسیہ :- اور سنتہ :-

"علمائے مصر کا ترقی کی طرف ایک قدم جامعہ ازہر میں اٹکیاں داخل ہو گئیں گی۔ اٹکیوں کو نہ بے سے بیچا گئی اور خرب کی اندھی تعلیم سے روکنے کے لئے فیصلہ کیا گیا۔"

لئے کہتے ہیں بر عکس نہند نام زنگی کافر افرادی فیشن دیگی امریکن عیاشی اور بر طافی قلندری سے اگر جامعہ ازہر کی چار دیواری قدرے ناصلوں پر عجمی قواب علمائے مصر کے ترقی پسنداء اجتہاد سے بھی قرب آ جائے گی۔ اجتہاد میں نے اس نئے کمک کی مخلوط تعلیم کے ذریعہ دین اور بناۓ کا شکار ازیز سے اب تک کسی پوشش منکر کے ذہن میں نہیں آیا تھا۔ اب علمائے مصر کی فلک پیغام عقل نے قطعاً تحریک کیا تھا بلکہ مجاہد ان طور پر یہ سخن خوب ریکاری ہے اور ایمڈ سب کچھ ہوتا اسلام کے نام پر قرآن کے نام پر اللهم حفظنا اللهم حفظنا

حدت ہیں خدا داد مملکت پاکستان نقطہ عوج پر پہنچ گئی ہے۔ بہر حال یہ تو دیکھنے والے ہائیں۔ خاکسار تھوڑا بیس کی ترقی کا اندازہ اپواں غیرہ کے کارناموں اور رقص دسودے عشق سرکاری سرگرمیوں سے کرتا رہا ہے۔ اب ایک تھی خبریں اس کی بالکل ہیں تصویب کردی گئی کہ پاکستان کی قابلِ رشک اخلاقی و ایمنی ترقیات کے اختیارے غلط نہیں ہیں۔ بلکہ نشا ما شذا کا قافی ہونہ ہے۔

خبر یہ ہے کہ شرقی پاکستان کے ایک اسکول میں طلباء نے طوائفوں کا نججی گراہیا۔ آپ کہیں گے طلباء کی اس حرکت سے مگر پہنچانے کے باشے ہیں نئے کیسے قائم کی جاسکتی ہے تو خاکسار کا عرض کرنا چہے کہ پوچھ داک دزم زمین سے ہیں اُگ آتا۔ پہلے زمین بجوت کریمیاں جا کر ہے آیاری کی جاتی ہے۔ تب کونپل بھجوئی ہے۔ پیدا وجد ہیں آتے۔

ابھی کچھی دنوں کی بات ہے اس شرقی پاکستان میں اورٹ کا ایک شاندار میلہ ہوا تھا۔ اس میلہ کی سر پری پاکستان کی حکومت مومنہ کی۔ اور سُنائے بڑا رنگ رہا۔ ایں اقتدار کی اسی روشنی کو اگر طلباء کی موجودہ ترقی پسندی کے لئے نگاہ بینداز فرار دیا جائے تو ایسا کی مددالت یقیناً سے حقیقت یافت ہے۔

شکری جاہے کہ موجودہ قیادت کو قدم پر ٹوکرے والے اور اخلاق دایاں کے ناقابلیے یاد لائے والے ابھی پاکستان میں زندہ ہیں ورنہ اگر جدید دُور کے ترقی یافتہ مومنین کوں مانی کرنے کی محلی ایزادی میں جاتی تو یعنی تھا کہ پاکستان کی بھی جدید سعیہ مدد بیوین ملک سے پچھے نہ رہتا۔ اس کے بازار فراہم کے بازاروں کو ملت کرستے۔ اس کی گلیل امریکی کی گلیوں کو بیانی پائی کریں۔ اور یہ سب کچھ ہوتا اسلام کے نام پر قرآن کے نام پر اللهم حفظنا اللهم حفظنا

۲۴ رجبون شمسیہ :- شرکی تحریک :-

"مشکل شیر پہنڈ پاکستان کے وزیر اعظم کی بات چیت آگے بڑھ رہی ہے۔"

ضرور بڑھ رہی ہو گئی۔ لیکن خبریں والوں نے رفتار کا اوس طبقہ نہیں لکھا کہ فی گھنٹے کتنے ایجخ۔ فرض کیجئے فی گھنٹے شماں ایجخ کی رفتار ہے تو متری کشیر نکل پہنچنے کے لئے کم سے کم تین قیام میں دیکار

سوش جموریت۔ سوشن وسیع النظری۔ سوشن مطالع۔ سوشن ولادی
سوشن جہان ولادی۔ سوشن عبادت.....

طلب پر ہے کہ حب کی بھی لفظ کے شروع میں "سوشن"
جوڑ دینے سے کاگزی سوشنزم کا ایک تغیرت تھا تو وہ جو آنے ہے تو
اس عبادت مبارکہ کو سیکھوں اور ہزاروں نگہ پہنچانا کیا تھا جو
یہ فرشت مدد سے بہادر عرض کروں گا کہ آپ کا گزی
سوشنزم کا معتمد بھائی کی سعی لا جائیں فریا کر اپنا وہ تمدنی وقت صاف
نہ رہتی جو اور ہبہ سے قست ساز اور نفع پختش کا ہوں ہیں میں صرف
کیا جا سکتا ہے۔ کاگزیں کا سوشنزم ایک حصیں دلخیر بھی ہے
جس کے حسن اور دلخیری کا درجہ ہی اس کے الگ ہوا پہے۔ آپ
اس گلی نورس کی تجھی تی الگ کے ٹھوک کا پول کوں محو ہیں۔
آگے حدود ادب!

۲۵ رجون ۱۹۵۵ء:۔ زبردست خوشخبری ہے۔
"یوپی حکومت کا نشبوں کی تحریک طیحدادی اب
انھیں میں پہنچے ماہوار لٹکریں گے۔ اور سب نیکڑ
کو متھر پہنچے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ اب تک کا نشبوں کو تیں سے بھی کم
نہ کرتے تھے۔ تب اتنا ناپڑے گا کہ جا سے روحاںی بھارت وغیرہ
نشبوں اور نیبوں کے علاوہ کاشیں بھی ایک صاحب کرامت مخلوق
ہے جو باوجود بھروسے بچے رکھنے کے تیں پہنچے ماہوار سے بھی کم پر عزمیدہ از
ہے نہ صرف زندہ ہے۔ بلکہ موچھوں پر تاؤ دے کر زندہ ہے۔

بڑے لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی بڑا کام کرنا چاہتے ہوں
تو اس پر خوبصورت الفاظ کی نفایت ڈال دیتے ہیں۔ جیسے کہ امرکر ہر
بھم کا گولہ اس کے لفائن میں بند کر کے چھینکا ہے اور وہ سرپرہیز
شخص کو سرایا داروں کا ایکسٹ کہہ کر بچا اسی دلیل ہے۔
لیکن قابل خوبیات ہے کہ کسی سرکاری ملازم کو اتنی کم تحریک
دینا جس سے وہ بال بچوں کا توکی اپنا بھی پہنچتے نہ مل سکے اگر بھی
بات ہے تو اس بڑائی کو اختیار کرتے ہوئے ہماری گورنمنٹ نے
کوئی خوبصورت نفایت یا لفائن نہیں بنایا۔ بلکہ آئندے داں کے جماد
سے بالکل بے خبر ہر کوئی علی الامان وہ قبر تک پہنچانے والی تھوڑیں

ہو چکلے ہے یا پہلے درجہ کا منافق ہے۔ مغربی ممالک کی پورت کنہہ
حالات و واقعات کے پیش تظر یہ بات سو فی صد فی یقین کیسا تھے
کہی جا سکتی ہے کہ یامد ازہر کی درس کا ہوں ہیں جبکہ ہر دا ور عرب
دش بدوش زندگی لگادیں گے تو باہم جو درست غیرہ درست
اور قال اقول کے وہ درست ہیں جسیں جو ایات کا مکن اور رسم
کن خادثات کا مدنی بن جائیں گی۔ ہم نہیں پہنچتے کہ اذل سے
اب تک تمام عالم میں وہ کس سبی کے مرد ہیں جو باہم جو مرد ہوئے
کے ہورہت کے قرب سے رُگ پیچے ہیں، ہیجان قلب میں جو بیدار
جوش اور لفوس میں خواہیں دھر کیے جھوس نہ کریں۔ الف بادی
اور شاذ و اعجات کی بات چدا ہے۔ عالم فیضیاتی اصول و اعماق
اور تحریر و مشاہدہ کی گواہی پر بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ
مردوزن کے بھی ربط دلخیل کر ازاں فری سے بچانے اور اخلاقی
حدود میں رکھنے کا واحد استہان کے باہمی میں جوں پر زیادہ سے
زیادہ شرائط اور پاہنڈیاں عائد کرنا ہے نہ کہ احمدیں ایک دوسرے
کے پہلے پہلو پہلا کر قرآن و حدیث کا درس دینا۔ اگر علی یاء صر
واتھی خواتین ہر کی مغرب نہ دگی اور مذہب بیز امامی کا عصلاح
کرنا چاہتے ہیں تو انھیں چاہتے کہ یامد ازہر کو پرستانہ بنا یعنی بغاۓ
ئے نوائی مددے کھویں اور عمر توں ہی کے ذریعہ عورتوں کو تعلیم لائیں

۲۶ رجون ۱۹۵۵ء:۔ سدر کا گزیں جناب شریڑھیرنے ارشاد
فسریا۔

کاگزیں نے جس سوشنزم کا نفرہ لگایا ہے اس کے
تین ایم سچھے ہیں۔ اول سوشن الفصاف۔ دوئم سوشن
جد و ہبہ۔ سوم سوشن اہمیت۔

جو تجھے سو اسی جو نہ کچے فرقہ پرست ای تو اسی قسم کھاس کے
ہیں کہ خود شریڑھیرا حب بھی یہوں حستوں میں سے کسی ایک حصہ
کا بھی مطلب۔ اس کے سوچکھے ہیں سچھے کہ کوئی کوچھ نہ کچھ کہن جا سکتے
اگر اس سے قلطاں گھیں گے تو اسی ہم گھیں کے۔

خدا لوگا ہے کہ جس مطلقی اندراز سے فاضل مدد میں سوشنزم
کے جمعہ بیان کئے ہیں اس انداز سے کم عقل و ناقص ملکم سے کم
ایک سوچکا میں حصہ بیان کر سکتا ہے۔ مثلاً سوشن اخلاق۔ سوشن علقت

اس سند کو ضرور حل کریں گے۔ اور نہ کر سکتے بھی یا یہی کی حقاً
و تنزد کریں گے!

۲۷ رجنون ۱۹۵۴ء: یہ ایک خداوند پنجاب کے ایک دریہ کے بارے
میں اکٹاف کیا ہے کہ قبائلی جنوبی حیثیت سے بالکل کوئے ہیں۔
میں کہتا ہوں یہ تو بڑی خوبی کی ہاتھے۔ کاغذ لکھا ہوا
ہوتے ہیکھے اپنا مقصد جو اس پورا لکھتا کا کورا ہوتی اس پر اہم ہے
اہم دستاویز لکھی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ صاحب لکھا اسکا ہو پڑتے
اور انسنس لکھے جا سکتے ہیں۔ تصریح کرو اہونا عجب نہیں فرمی ہے
اور وزارت صیغہ نعمت آسمانی کے نئے تعلیم وغیرہ کے لامال چھکڑوں
کی بجائے قسمت اور چیزیں غیر ملکی ہیں۔ اگر تعییی صلاحیت
ہی وزارت کے لئے میعاد طبقی تو یقیناً اتنا بڑا انقلاب یہاں
آ جائے کہ جو رواں اپ کو یہ شرعاً چنان پڑتا ہے۔

دکھو چھے جو دیدہ عبرت بگاہ ہو
میری سوچ گوش پھیعت نیوش ہے!

۲۸ رجنون ۱۹۵۵ء: مستقبل قریب کے انتخابات کے لئے ہندو
ہماں ہمارے اختیاری پر دو گرام کے بعد حصہ ملاحظہ فرمائیے۔
(۱) ملک گیر قانون کے ذریعہ کا وکٹی بُد کرنا۔
(۲) ہندو ہرم ہیں مداخلت کرنے والے تمام قوانین ہموخ کرنا۔
(۳) ریاست کشمیر کا ہندوستان سے مکتن الحاق۔
(۴) نوجوانوں کی لازمی فوجی تربیت۔

چانک جائے علم ہیں۔ ہے اس وقت ہندوستان بھریں
لقریب اہم جگہ سلانوں ہیں گائے کے گوشت کا عام استعمال قطعہ
ہندسے۔ اس کا طلب یہ ہے کہ جن لوگوں کا مشترک صرف یہ ہنڑا کر
گائے کی قربانی عمل ائند ہو جائے، افسوس اس باب میں مٹن ہو جانا
چاہئے تھا اور کم سے کم اختیاری پر دو گرام میں لے ایک اہم جزوں کر
نہیں کرنا چاہئے تھا۔ لیکن سنتی شہرت اور تقویت کی خواہش کے
بیش پر وہ جو دہنیت کام کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ کاؤنٹی بند کرنے کے
ملک گیر قانون سے بھارت کے سلانوں کو جو دنی تکلیف اور ذلت
محسوس ہو گی وہ ہماں جھانی ہماشوں کے لئے ایک خاص لذت د

کا لفڑاڈ کرنی رہی ہے۔ اور اب اضافاً اور ترقی بھی لکھا ہے۔ تو اس
دہنی کی کرتی یا نہ، یا نہ کا کوئی بھی علم اختاب یہ ثابت ہے۔ ایک
بھارت میں آئندہ ان کے موجودہ جہادیں کوئی شخص اپنا ابریں پوچھ
کا پیٹ ایمانداری کے ساتھ تیس روپے میں اپنے ابریں بھر سکتے ہے۔ تیر
یہ ہے کہ جو نیک تجسس اتفاق سے ایمان دیانت وغیرہ سکھوڑو
بہت تماں ہیں، وہ بھی اس بات پر مجھوڑ ہیں کہ کیا است وہ استغیث
سکھوڑ پڑتے ہیں۔ بھرنے کی راہ پیدا کریں اور قدرتادہ اسے دیا پیدا کریں
تھیں جسکے جو تجوہ کی شرط کے پیش نظر میں باختلط سرکاری طور پر
پیاز کی روشنائی سے لکھا ہو کر جب بانی کا چھیٹا دیا جا رہا فوجے کے!
پس زندہ بارٹے پاکستان کا شبلوا آزادی تھبڑا حق ہے۔ اور
پیٹ پالنے کے لئے تھبڑی حصہ کی جدت طرازوں اور تھبڑا
خواہشات کی جوانیوں کو بالکل آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو احمد قمی سے
یہ کہ کردیاں وایاں کا لحاظ کرو اس کے باقہ پر اپنے چینے کے تیس
نیپوڑھ کوکوک پوپا کے! تم دوچار ہیئتے اس بافت پر ایمان و
دیانت سے گذر کر کے دھاڑتے پوچھنے کے تھاں سے مخفی میں سے
داشت ہیں!

۲۹ رجنون ۱۹۵۵ء: صدر کانگریس جاٹی صبریے فرمایا۔
”ہم شراب بندی کی پالیسی پر اپنے کام قائم ہیں۔
مگر شراب بندی کا سند کوئی فوری مسئلہ نہیں۔“
داقچی اپ بچ بچ کے صدر ہیں۔ اُج کل کسی بڑی کیجی
یا ملک کا عہدہ ہوتے ہے نے سب سے مقدم اور اہم شرط یہ ہے
کہ آدمی بکھرے نہ چوکے۔ بر الجمل، غلط صحیح، آٹا ترچا۔ چکر کے سکر
کہے۔ الگ اس کی بعض باتیں مطلبے بالکل خالی نظراً ہیں تب بھی کوئی
حرج نہیں کریں ٹرانی کی ملامت ہے اور چوچا غالباً کے بہت سے
شر عجی اب تک بے مطلب ہی کچھ جائے رہے ہیں۔

”شراب بندی“ کے مسلمان اپنی حکومت نے جس تھل
مراجعی مراد اگی اور اصول یہ سی کا شہوت دیا ہے اس کی دو اسریکی
اور دو سو نک دیتے ہیں۔ بلاشبہ اپ کی حکومت شراب بندی کی
پالیسی پر سچے ٹرانی کی بھتوں کی طرح قائم ہے اور بلاشبہ شراب
بندی کا مسئلہ فوری مسئلہ نہیں۔ اب ہیں تو اپ کے بیٹے یا پوتے

راحت کا باعث ہے اور یہ لذت دراحت اسی تجھیں سو اور بڑھ جاتی ہے کہ ملک گیر قانون بن جائے پر اسلام کے ایک اہم فیان کی حکومت کھلا تھی رہو گی۔ اسلام کی تحریر و تبلیغ تعصیت بھروسے ہوں کے لئے اس درجہ سرت انجز ہے کہ اس کی خاطر وہ بڑے سے بڑے پانچ بیس سکتے ہیں۔

خیر وہ ہندو دھرم میں مداخلت کرنے والے قوانین کا چاندک علق ہے ہم نہیں جانتے کہ ہمارا سمجھا دوستوں کی مراد ہندو دھرم سے کیا ہے۔ ہندو دھرم کی بعض مقدار میں کتابخانے کی نظر سے بھی گزری ہیں۔ لیکن ہمیں ان کت بیوں میں کوئی بنا دی دستور و آئین ایسا نہیں ملا جسے مکمل ذمہ داری کے ساتھ ہے۔ دھرم کا بنیادی دستور کہا جاسکے یا جس پر ہندو دھرم کے ہر شانے والے کا اتفاق ہو۔ یہ شک ہر زندگی میں کچھ اخلاقی اقدار و اصول ایسے ضرور ہوتے ہیں جو عام انسانی معیار اخلاقی کے اعتبار سے خود و پسندیدہ ہوتے ہیں اور دیگر مذاہب میں بھی پائے جلتے ہیں۔ ایسے اقدار و اصول ہندو دھرم میں بھی ہیں۔ اگر ہمارا سمجھا دوستوں کا اشارہ انھیں کی طرف ہو تو بلا خوف تردد کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے بھارت کے سیکولر دستور میں ایک بھی دفعہ ایسی نہیں جو ان اقدار و اصول میں دفعہ دینے والی ہو۔ لیکن اگر اشارہ ان کی طرف نہیں اور ہندو دھرم سے مراد وہ نام بوطہ منتشر و رایت و عقائد ہیں جو انہار دی رجحانات اور غیر مستند تاریخی انسابات کے زیر اثر ہندو دھرم "کافا پاؤ کو" ہیں تو یہ دھوکے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے میں یوں اور یہاں پر بنا یا جانے والا دستور جس درجہ بھی ضروریات زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ اور انہم یہ ہو گا کہ اگر گردش دوائی کرامت سے ہمارا سمجھا دوستوں کی زیر سلطنت آتے گی تو بھارت میں ہر قسم ہرگز کوچھ بھائیوں میں زیر سلطنت آتے گی! — ماقبل را اشارہ کافی مت وجہیں را درفتر پیش کار!

ریاست کشمیر کے الحاق کی بات بالکل ایسی ہی ہو۔ جیسے غیر قسم ہندوستان کے آخری انتخابات میں لیگ والے اسلام نزدہ باد وغیرہ کے نعروں لگایا کرتے تھے۔ اسلام جیسا نہ رہا وہ سب کے سامنے ہے۔ اگر کشمیر کا الحاق بھی وہیا ہی "جاندار"

ہو تو کسی کو کوئی اختراض نہیں۔

رہا "نوجوانوں کی لازمی فوجی تربیت" کا معاملہ تو پیچی بات یہ ہے کہ اب بچہ ڈلوں میں امریکہ و روس کی جنگ ہو چکنے کے بعد جب دلوں حریف اپنے سالے تھیمار استعمال کر کے غیر مسلح ہو کر تھکے پڑے ہوں گے تو تمام دنیا میں ایک عالمگیر شاہنشاہیت کا انتظام جیسا کہ ہمارا بھائیوں ہی کے ذمہ ہو گا۔ ظاہر ہر چیز کو اس انتظام کے بیرونی سے نوجوانوں کو فوجی تربیت نہ دی گئی تو یہی وقت پر وہ بیان سچا نہ کر سکیں گے۔

۲۹ مارچ ۱۹۵۶ء: یونیورسٹی پسند مائنڈ دانوں نے "جنت کا نقشہ" بنانے کا پروگرام بنالیا ہے اور کھیتھ سالہ پروگرام کے ابتدائی آٹھ سالوں کا حاصل یہ بیان کیا ہے کہ "جنت کی دنیا میں کافی امن ہے"۔

یہ تو کسی معلوم ہے کہ طرح دار سائنس دانوں کی تحقیق میں بھی کس حد تک درست ہے اور کس حد تک ہو ہاتھی۔ تاہم مسلمانوں کے نقطہ نظر سے جنت کا جو بھی عی حال ہونا چاہیے اسے بلا تکلف من کہا جاسکتا ہے۔ علاوه ازیں سائنس دانوں کے اس بیان سے کہتے کہ یہ تو ثابت کر دیا کہ مسلمان جس جنت پر بیان ملکتے ہیں وہ تو ہم دخیل کی پیدا کر دے کوئی شری نہیں۔ بلکہ ماڑہ پر سرت محققین کے نزدیک بھی اس کی ایک ٹھوس خارجی ہتی ہے۔

لئے عشق حرجا وہ بیان تک آئے گے!

کیا تھجیب ہے کہ سورج کے متعلق تحقیقات کرنے والے سائنس دانوں کو کسی روز رو رخ کی بھی کوئی جعلک مظہر جائے اور وہ بیان دیں کہ۔

"روز رو خی کی دنیا میں ٹرا بھوچال ہے!"

۳۰ مارچ ۱۹۵۶ء: خیر ہے کہ حکومت ہندوستان اور فلائی کے نام سے ایک تھی دزارت قائم کرے گی۔

آپ کے منہیں بھی شکر اسے دنیا کے کوئی کوئی میں سفر ہمیں کا مسلسل اب کچھ ٹھنڈا اپڑ چلا تھا۔ شکر نے کہ اب تبا شعبہ وزارت اب ان لوگوں کے لئے پیغام حیات ثابت ہو گا

لے بے راہر دی کا جو اسلوب رفتار میں ترقی کرتا ہمارا ہے اسکا شریپ خود وہ نصباب تعلیم ہے جو درستگاہوں میں رائج ہے۔ جو نصباب انسانیت کے بنیادی اور جسمی گیر اصولوں کو دل بین ضمبوطی سے رچا لے سبنتے کی اہمیت تو کھٹا ہے۔ جو نصباب بعض ماڈیت اور ظاہر پرستی کے پھیلوں پر مل رہا ہے اور علم روشنی حقائق سے گریزنا ہے۔ جسکی رو حاصلیت کا کامل صراحت یعنی جن چند تخلیقات و فتوحات ہوں جن سے انسانیت کی حریض ضبوط ہونے کی بجائے حکومتی پورہ ہی ہوں دہ نصباب علم طلباء میں اختصار جملے بروائی، خود پر دری اور مقام پرستی کے سوا کیا پیدا کرے گا۔

۲۔ روجولی ۵۵۴ء: کشیر کے وزیر مایا بات جنابہ بیر قائم افغان
”شیخ عبد اللہ کورہ اکرم یا یاند کرنے کا فصل عکوت
کشیر بھی کر سکتی ہے“

بیان فرمایا۔ لیکن یہ کبھی سختے نہ کرتا حالانکہ شیخ عبد اللہ کا فصل کرنے امر کی بارہ میں یا پاکستان آئیں تھے۔ زیادہ سے زیادہ پنڈت نہرو کی شرافت اخلاقی اور انسانیت سے ہے تو قوع کی جا سکتی تھی کہ وہ اپنے پرانے درست شیخ عبد اللہ کے لئے لکھی رعایت کر دی ہی صرف الفاظ کے خواہ ہوں گے اور ان کی بخواہش کی ایسے معقول اقدام کی مکمل جس ظاہر ہو گی جس کی اُن جیسے وزیر علم سے ایہ کی جاسکتی ہے۔— مگر چنان تحفہ سالی شدتدار مشق کرایا ہے فرموش کردندش۔ پنڈت نہرو کو اسی عاصم کے عشق مجہوریت کے عشق دینا بھر کے عشق نے اس بڑی طرح ماریا کہ ان کی وجہ اور فصل کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پس فصل سو فصلی بھی ہو سکتی ہے۔ اگر اس بات کو سوامی چھوڑ دیا جاتے کہ فصل کا مقصد کیا ہے؟ اور اس مقصد کے حصول کے لئے جو نصباب تعلیم رائج کیا گیا ہے وہ حقیقتاً اس مقصد کو پورا کرنے والا ہے یا نہیں؟ جو اس بات میں ڈسپلن تو چورڑا گوں کے لئے بھی بہت ضروری ہے اور مہلراہند مکپنی کی تاریخ تابت کرچکی ہے کہ تھا ڈسپلن کوئی محدود و مطلوب نہیں ہے۔ ڈسپلن قیامت بھی بن سکتا ہے۔ ڈسپلن ابھی لا سکتا ہے۔

جو بچائے دندراء و امراء سے دو قریب کا کوئی کرشمہ کیا وجود فیضاں سفارت وزارت سے محمد مپڑے تھے۔ ان بچاروں کی سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ وہ قدرت کی طرف سے پیدا ہی کئے گئے تھے بڑے عدوں اور اوپری تھوڑا ہوں کے لئے۔ جھوٹے چہے اور جھوٹی تھوڑا ہوں کے لئے جسیں اور ٹرے عدوں کی ایک ایک گرسی ایک ایک استول ایک ایک پلٹک ٹھرڑکا تھا۔ لہذا انگریزوں کے قول کے مطابق وہ ”دیکھو اور انتظار کر کی پالیسی پر عمل کر رہے تھے۔ اخیں جرمی شاعر کا یہ لاطینی شعر یاد تھا کہ:-

رات دن گردش میں ہیں سات سال
ہوئے کا کچھ رکھ گھبسرائیں کیا۔
آخر کار کچھ نہ کچھ ہو رہا اور وہ نلک کچ گرفتار ہیں فرازی
سماج نک شاعر نو پسیں کردار دلا ہے ان کے فن نلک
خوش، فدا رہن گیا۔

ہم نے ہزاروں پا پڑیں ہم کو ملائیں پڑے سلا
اور جسے دیتا ہے مولا چھپر بھاڑ کو دیتا ہے

۳۔ یکم جولی ۵۵۵ء: گورنر اڑیسہ کرشنا سوامی راجہ جی
نے مہنگا ہے۔

جب تک طالب علموں میں ڈسپلن پیدا نہیں ہو گا۔
تعلیم کا مقصد حمال نہیں ہو گا۔
بات سو فی صدی درست ہے۔ لیکن سو فی صدی غلط
بھی ہو سکتی ہے۔ اگر اس بات کو سوامی چھوڑ دیا جاتے کہ فصل کا مقصد
کیا ہے؟ اور اس مقصد کے حصول کے لئے جو نصباب تعلیم رائج کیا
گیا ہے وہ حقیقتاً اس مقصد کو پورا کرنے والا ہے یا نہیں؟ جو اس
مانے۔ ڈسپلن تو چورڑا گوں کے لئے بھی بہت ضروری ہے اور
مہلراہند مکپنی کی تاریخ تابت کرچکی ہے کہ تھا ڈسپلن کوئی محدود و
مطلوب نہیں ہے۔ ڈسپلن قیامت بھی بن سکتا ہے۔ ڈسپلن ابھی
بھی لا سکتا ہے۔

کاشش ہمایے سوامی راجہ اور اسہرین تعلیم غور فرمائیں کہ
فی الوقت ڈسپلن کی جو کمی طلباء میں باقی جا رہی ہے اور غیر ذمدادی

۲۴ جولائی ۱۹۵۵ء۔ خبر کی شرخی ہے:-

چانگ کاٹی شیک کی فوجوں نے چین پنج کرنے
کا خیال تھی تو یاد

گئی خیالی معاف! یا احتمال نہ چیا تو چانگ کاٹی شیک
کی فوجیں اب سے کئی برس پہلے چین پنجی تھیں۔ یہ امر کی طرز
الشروع لے تو نہ انہوں نے پہلے چین میں کیونٹھ علومِ قرآنی کی
نہ اب کریں گے۔ نہ انہوں نے پہلے چانگ کاٹی شیک کے وجود
کو دیکھا کہ ماخ سے جو ہونے دیا اب ہونے دیں گے چانگ
کاٹی شیک الگ رجھی جائیں تو امریکا ان کی اولاد یا بھی یا اسی
دولت کی طرف سے لپٹے ہی نام ایک فریاد نام لکھ کر لے
انہاں کے درمیانے دیا لوہا نہالے نیک دل امریکا اپنا را
چینی گھڑا کوں نے چھین لیا ہے آپ ہماری مدفر الکوں انکوں
کو نکالیں! -

پھر خود ہی جواب دے گا کہ ہاں لے ظلم انسانوں اور ہماری
درد ہماری فریاد سے ہمارا دل پارہ پارہ پوچھا ہے یہم انسانیت
العاصات اور جمہوریت کے نام پر تمہاری مدد کریں گے مجھسے تھیار
دیں گے۔ وہیں دیں گے۔ ڈالدیں گے!

تو حقیقت ہے کہ اگر امریکہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا طولی ٹکڑا
کے پیو، پر وہ نہ پوچھتا ہوں تو یہاں کے چانگ کو سقوط چین کے بعد
ہر شخص ہی بہتار کیا پڑی کیا پڑی کا سورہ!

۵ جولائی ۱۹۵۶ء۔ لمحہ آبا کے یہ کلائق پنج نے فیصلہ صادر فرمایا۔
دیوالی پر جو الحسن احمد نہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ دیوالی کے موقع پر
پریس کا مکمل صادر کرو کر جو کمیٹیں والوں کو چھپائے مارکار کر پریشان نہ کریں۔
عدالت کے اس فیصلہ پر اگر ہمارے قانون ساز غور
نشر ایس تو اخیں مانتا ہیں گا کہ دیوالی کے موقع پر بھی جسے
کو منوع فرار دینا صرف جمہوریت نوازی کے خلاف ہے بلکہ
ایک طرح "مداخلت فی الدین" بھی ہے جو کسی بیکوں شہریت کی
موزوں نہیں۔ خیال فرمائی۔ مذکورہ فائل پنج نے لپٹے فیصلہ میں
لکھا ہے کہ انسان کی یادداشت سے قبل جبکہ ہماری تاریخ بھی
مرتب نہیں ہوئی تھی تب سے بھارت نیں دیوالی کے موقع پر

خوب سلووم ہو گئی ہے کہ مقامہ عاستہ اور جمہوریت اور تغیرت ترقی وغیرہ
تام چھٹلا صین عملی طور پر اپنی اقتدار کی خواہش و مرضی اور سیاست
و پالیسی کی خدمت کے لئے ٹھڑی گئی ہیں اور کسی ظلم جس سے کوئی باز کے
لئے اتنا بھی کافی ہے کہ اس کا فاعل صاحب اقتدار ہے۔ اللہ تعالیٰ یعنی سرہ

۶ جولائی ۱۹۵۶ء۔ متفقہ قویت کے شہید ایوس سکائے ہے
خبر ہمہ ایس سرت نہیں ہو گئی کہ اس سال دہرا دوں میں راجہ ہندو
پر تاب بھی خاتمِ حمد ہے شامل تھے!

علوم نہیں راجہ صاحب نے کن القبور جس نیت باندھی ہو گئی
سیرا خیال ہے نہ نیت باندھی ہو گئی نہ ذات کی ہو گی۔ بلکہ قاہری
طور پر اٹھاک ہیں شریک ہو گئے ہوں گے۔ شرعی فتویٰ تو
مفتی تعلیٰ جائیں مجھے ناکی عقشی رکھتی ہے کہ آج کی ظاہری سرت
دنیا میں اور کی طبق ہی سب کچھ ہے۔ بدبن پر اچھے کپڑے ہوں۔
زبان پر سیٹھے بول ہوں۔ بس تہذیب و اخلاق کے تفاہی پر سے
ہوئے۔ تہذیب حاضر کے قبلہ و قلبہ پر کر دیکھتے۔ ایک حادی
حجم بھی جب گرفتار کیا جاتا ہے تو اپنکے صاحب نہایت اخلاق
سے کچھ ہیں۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو گرفتار کرنے پر
بھور ہوں"

چورِ مالک مکان کے سینہ پر سپول تان کو کھینا ہے۔
معاف فریلی ہے گا۔ مجھے زیادہ زندگتی نہیں دینی۔
صرف تحریک کی تالیف جائیں۔

پھر ہمیں سامنے ہے ظاہر داری تھیج کا بیس راجہ صاحب
مسلمانوں کے پیغمبر اور خدا کو دل سے نہ لاتے ہوئے بھی اگر سو نیز
ہو گئے تو آج کی سیاست و حکمت کا تفاہنا پیور ایسا اور ایسا
کی جاتی ہے کہ "وہ اپ اسی غزل" گل
یا مونی بخش الدین کسی گردوارے میں شریک جہادت ہوں گے
اس طرح پر ایک مغلی درجہ کی اگری قومیت پر وان چڑھیگی
اور اسلام کے انتی از دبر برتری کا جو ڈھونڈوں مولوی ملائیٹی ہیں مذکور
مکرے ہو جاتے گا۔ وہ مراد!

یہ کہتا ہوں اگر شراب کے لذت استعمال اور عوامی جویزت کے پیش نظر سے بھی جو از کار و جدید یادگاری توجہ اور حکومت شراب بندی تو خروکے خلاف بخش جگہوں سے بچ سکتی ہے تو خوشاب یا جو جرم کوں ہیں جو اپنے اقتدار اور احتیض جرم کرتے ہیں وہ بھی تو آخر ایسے ہی انسان ہیں جیسے وہ انسان جو اخس پسندیدہ و جائز کہتے ہیں انسان انسان سب برابر۔ ان اقتدار کو یہ حق کیوں ہے کہ پیغام کو زیادہ سے کو زبردستی طاقت کے ذریعہ دوسروں پر ٹھوٹیں زیادہ سے زیادہ وہ خود ان عام جیزوں سے بچیں اور اسی ! یا پھر ایک بخشن مناظرہ منعقد کریں جس میں عام عقل و علم کی بنیاد پر فیصلہ کرایا جاتے کہ شراب اور جو احرار ہیں یا ملال !۔ اگر فیصلہ حالت کا ہم تو مل مل سڑک پر شراب کی سبیلیں لیں۔ جوے کے اڈے بھیں اور فیصلہ حرمت کا ہو تو بھارت کے اس سب سے سے اس سب سے نک شراب اور جوے کا نام و نشان شادی جاتے۔ یہ کیا کہ ادھاریت ادھاریت۔ لکھی کے لئے شراب بیچا اور جیسا جائز کسی کے لئے منوع بکھنی پھر بندوں ریس بھیلے معنے بھرے۔ کارروال میں بزرگوں کے دا ڈ لگاتے اور کوئی غریب دیوالی کے موقع پر بھی جوانہ تکیل بکھر جاؤ۔ وہ حفاظا وہ ! (ولازمہ محبت باقی)

یکھیں (جو) کھلنا چاہا ہے۔ دنیا میں قانون کی ضبط رسم و رواج کی زیادہ اچھیت ہے۔ اور انہیں اچھا مقام ملتا ہیں رہا ہے۔ خصوصیت کی وجہ اسی سب سیکھی میں ہے۔

"کوئی بھی بیرونی جسے میں خود پا سو اور جرم انصور نہیں کرتا یہ سے درجہ اس کی سزا نہیں دی جاسکتی۔"

یہ شک ایک جو کو ایسا ہی صاف گوارہ بے جھک ہوتا چاہتے۔ اسلامی مصال و حرام کی تربیت ہی اور سے کہ اسکا مدارنا تعالیٰ تبدیل قرآن و سنت پر ہے۔ ہندو دھرم یا ایسی اور دھرم کا مدار پر کوئی ایک کتاب اور ایک اور ایک اور ایک نہیں۔ بلکہ عالم جگہات، روایات، تخلیقات اور من پسندیدہ تقدیمات پر ہے اس سے کوئی فعل کو جائز نہیں جائز کرنے کے لئے پہلے یہ دیکھ لینا ضروری ہو گا کہ اکثرت کا خیال و عمل اس کے باعثے ہیں کیا ہے اگر اکثرت اس کے حق ہیں ہے تو کسی بھی دلیل سے لئے ناجائز ہیں کہا جا سکتا۔ دیوالی کے موقع پر جو اجنبی کثرت سے کھیل جاتا ہے اسے دیکھتے ہوتے یہ کہنا خلاف قیاس نہ ہو گا کہ اس خاص موقع پر جو اکیلنا ایک طریقہ کا مذہبی کام ہے۔ جس میں دخل دینا کسی طرح بھی ایک سیکولر حکومت کے لئے درست نہیں ہے۔

ماہر القادری کے سفر جیاز کے تاثرات کارروال جیاز

کتاب پڑھتے ہوئے اپنے عکس کریں گے کہ یہی اپنے خود بیت اللہ کا طوفاف کر رہی ہیں اور روشندر رسول پر حاضر ہیں! شعرو ادب بیوش جیان اور قوت مشاہدہ کا خوشگوار تمیاز! خدا و رسول کی عیت ہر سطح پر جلکھی ہوئی! کتاب ناول سے زیادہ پیسہ اور لالہ اگل سے زیادہ ریگن و پاکیزہ!

سفر نامنہیں دین و داشت کا مشهد! دینی دلوں کو بیام بیداری! کارروال جیاز! وہ ماہر القادری جیسے ادیب و شاعر کی حدی جوانی! اب کے دل کی دھنکیں جھکتا ہیں گی، اور اب کی دھنکوں سے خدا و رسول کی محبت کے آنسو داں ہوں گے، خوبصورت سرداق، دیوبھیت و طہافت، قیمت جلد چارہ دیکپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

وہندہ حکایت ہے مکتبہ سنجھی دیوبند (بیو۔ پی)

قیامت میں حقوق العباد کا انصاف

از مولانا منظور نعیانی

ہوں۔ اور بھی ملت بھی ہوں۔ پس کیا حال ہو گا میر قیامت کے دن ان کی وجہ سے رعنی اللہ تعالیٰ میر اور ان کا فہرست طرح فرمائیں گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے جواب میں فرمایا کہ تمہارے اُس غلاموں نے تمہاری جو خیانت اور نافرمانی کی تھی اور تم سے جو جو جھوٹ بولے ہوں گے۔ اور پھر تم نے اُن کو جستائیں دی ہوں گی۔ قیامت کے دن اُن سب کا پردہ اپورا حساب کیا جائیگا۔ پس اگر تمہاری مسراں اُن کے قصوروں کے لقدر ہی ہو گی۔ تو سعادت بربر ختم ہو جائے گا۔ ختم کو کچھ لے گا اور نہ تھیں دین پڑے گا۔ اور اگر تمہاری مسراں اُن کے قصوروں سے نہ باہت ہو گئی تو تمہارا نامضی حق تھیں دیاں ملے گا۔ اور اگر تمہاری مسراں اُن کے قصوروں سے زیادہ تابت ہو گئی تو تم سے اس کا پردہ اور قصاص اُن کو دلو یا جائے گا اور جب اُس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب ملتا تو آپ کے اس سے یہ سفر کو شکر رہنے اور پلے نے کا دار یعنی قیامت کے اس نجات۔ اور پھر دہانہ عذاب کے خوف سے جب اُس پر گر کر غالب ہوا تو وہ ادب کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آٹھ گیا اور ایک طرف کو ہٹ کر بے اختیار ہوئے اور جلنے لگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُس سے فرمایا کیا تم قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ رشاد ہیں پڑھئے۔

ادم قائم کر گئی قیامت کے دن انصاف
و نعمتِ المُؤْمِنِ ازینِ انصاف کا
لیکن اُن افتعال سے خونکار نہ مامرض
کی بیزاری پس پنی قلم ہو کی کیفیت
شیخزادی کا دارِ بُغَاثَ از بُغَاثَ
پچھے بھی اور اگر وہ کامی کا عمل۔

دل عَنْ عَائِشَةَ قَاتَتْ جَاءَهُ رَجُلٌ هَمَّعَدَ بَيْنَ يَدَيِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ
رَبُّ الْمُمْلَكَاتِ يَكْنِي بِكَنْيَةَ دِيَعَوْنَى وَيَعْصُمُونَنِي
وَأَشْهِمُهُمْ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ مَا أَنَا مُسْتَهْمِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الْأَيَّامُ الْأُرْبَعُ يَوْمُ تَحْسِبُ
كَثَالِيلَ الْأَرْضِ فَأَنْتَ مُهَمَّةٌ وَلَكَ دُلُوكٌ وَعِنَادٌ فَإِنَّهُمْ مُنْيَانٌ
كَمَا أَنَّ عَقَابَكَ يَنْتَهِ إِذَا قَدْ بُوْلَكَ وَعِنَادَكَ إِنَّهُمْ مُنْيَانٌ
لَهُمْ أَنَّكَ تَعْلَمُكَ إِنَّكَ تَعْلَمُكَ سُرُّكَ وَجَهُكَ كَمَا لَكَ أَنَّ
ذَلِكَ يَعْلَمُكَ إِنَّكَ تَعْلَمُكَ لَكَ أَنَّ سَخَانَ عَقَابِكَ إِنَّهُمْ دُوَّرٌ
وَلَكَ ذَلِكَ يَعْلَمُكَ وَلَكَ ذَلِكَ فَقَالَ لَمَّا دَعَوْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْتَصِمُ وَيَتَكَبَّرُ فَقَالَ لَمَّا دَعَوْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَا الْقَرْبَى وَتَوْلَى الْمُنْتَهَى وَلَعَمَّ الْمُؤْمِنُونَ فِي الْقِطْعَةِ
لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا تَلَمَّمَ نَفْسُ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ كَمَا لَمَّا مُنْقَلَّ
حَسَنَةٌ مُرْحَمَةٌ كَمَا أَتَيَنَا بِهَا وَكَمَا لَمَّا حَاسِبَنَا فَقَالَ
الرَّجُلُ مَا لَمْ يُحِدْنِي وَلَمْ يُهُوَّنِي لَمْ يُخْلِدْنِي أَمْنٌ مُعَذَّبٌ
أَشْهُدُ أَنَّكَ أَنْتَ مُكَفَّرٌ بَعْدَ أَنْتَ (رواہ الترمذی)
(درجہ) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے رہیت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہماز ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہؓ نے اس کو غلام ہیں جس کی خاتمت ہے کہ برا اوقات) دہ بھسے جھوٹ بوسیں ہیں۔ میری پیزاری بھی کرتے ہیں۔ میری پیزاری بھی کرتے ہیں۔ اور ہیں اور ہیں اور کوئی ہی۔ کبھی، کبھی، کبھی دیتے

ایمان والوں کیلئے قیامت کا دن (۴۳) عن اپنی سعید
والحد دری اشہد اُنی کیسے
کیسا ہلکا اور مختصر ہو گا دشمن اللہ عاصی اُنہاں
علیک و سلام تعالیٰ آخرین فی من یقینی علی القیام یو مر
القیمة الیتی قال اللہ عز و جل "یوم یقون" ایام
لریت العالمین تعالیٰ یحصی علی المؤمنین حکمیت کو تو
عکیر کا انصاری المکتبہ۔ دروازہ ایمی میں البیت والنشر
(ترجمہ)، حضرت ابوسعید خدروی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے
ہاتھیے کہ قیامت کے دن جس کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ
"اُس دن لوگ کھڑے ہوں گے رب العالمین
کے حضور ہیں۔ تو اُس دن کس کو کھڑے
رہنے کی طاقت اور قدرت ہوگی۔

ادو کون اُس پرے دن کھڑا رہ
سلکے کا جس کے متعلق قیمت آن و
حدیث سے علم ہوتا ہے کہ وہ
دوسرے ترجمہ: شیخ اہنہ دلانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ
دن بچاں ہزار سال کے برادر
ہو گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ پتے ایمان والوں
کے حق میں یہ کھڑا ہونا بہت ہلکا اور
مکتبہ تخلی (لیوبنڈ لیوبن)
غیف کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اُن کے
قال ان میظھر فیکابہ فیجحا و شمشة

لے بس ایک فرش نماز کی طرح ہو جائے گا، وابیت الشور
(توضیح)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ابو
سعید خدروی کو حواس دیا اُس کا اشارہ قرآن مجید میں بھی موجود ہے
سورہ مدتریں فرمایا گیا ہے:-

فَإِذَا أَقْرَأْتَهُ فِي لَيْلَةٍ قُوَّةً مُّكَفَّلَةً لِلَّا يَرَى
لَوْمَيْذَنِ يَوْمَ شَيْرِيْنَ عَلَى الْأَغْرِيْنَ سُخْتَ ہو گا۔ ایمان نہ لانے والوں کے قری
عَيْرِ كَسِيرَةً۔
آسان نہ ہو گا۔

اس سے علم ہوتا ہے کہ یہ سخت اور بھاری دن ایمان والوں
کے حق میں سخت اور بھاری نہ ہو گا۔ بلکہ آسان اور ہلکا کردیا جائیگا۔

دن اعمال کے وقت اس کا یہ اثر طاہر ہو گا کہ ساری عمر کے پہلے
گناہ اُس کے اثر سے بے دزن اور بے اثر ہو جائیں گے پہلے بھی
ایک حدیث گذر جکی ہے:- "إِنَّ الْوَسْلَةَ مِنْ يَعْلَمُ مَمَّا كَانَ
قَبْلَهُ" (یعنی اسلام قبول کرنے سے وہ سارے گناہ ختم ہو جاتے ہیں
جو پہلی زندگی میں آدمی نے کئے ہوں)۔

اور ایک دوسری توجیہ اس حدیث کی یہ بھی کلی گئی ہے کہ
یہ عامل اُس شخص کا ہو گا جو دن اور اسکے خلفات اور بے دلنی
سے گناہ پر گناہ کرتا رہا۔ اور دفتر کے ذفتر لکھ جاتے رہے
پھر اس نے اسے تو غم دی۔ اور اُس نے دل کی گہرا آئی سے،
اور پوچھے اخلاص سے اس کلہ شہادت اور کلہ ایمان
کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی ایمان

شبہ کو درست کر لیا۔ اور اُس کی پر
آس کو سوت اگئی کہ اللہ تعالیٰ اعلم
آسان حنا (۴۳) عن عائشہ
ثالث مسحیت

رسوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي بَعْضِ حَدَائِقِ الْأَنْصَارِ
حَاسِبَيْنِ حِسَابَ مِيرَاسِيْرَا ثَلَاثَ
يَا لَهُمْ حِسَابَ الْجِنَّاتِ
مَكْتَبَةَ تَخلِّي (لیوبنڈ لیوبن)

غیف کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اُن کے
قال ان میظھر فیکابہ فیجحا و شمشة

ایک میت فیوقنی میظھر یا عائشہ حملہ دردہ ہے
دو توجیہ، حضرت مائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے بعض
مسازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے تھا۔
اللَّهُمْ حَاسِبَيْنِ حِسَابَ
لِيَ اللَّهُ مِيرَاسِيْرَا

لیوبنڈ لیوبن
میر احباب آسان
لیوبنڈ لیوبن

میں نے عرض کیا، "حضرت! آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟"
اپنے فرمایا، "آسان حساب یہ ہے کہ یہ کے اعمال نام پر
نظر ڈالی جاتے اور اُس سے درگذر کی جاتے دینی کوئی پوچھ چھس،
اور حرج ذکری جلتے، بات یہ ہے جس کے حساب میں اُس دن برج
کیجا گی۔ لے عائشہ رأس کی خیر میں، وہ ہلاک ہو جائیگا۔ مدد حمد"

اعمال کی تحریکی کرنے والے اور دیکھنے والے میں سے فرشتوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور غلط طور پر کوئی تمناہ تیرے اعمال نہیں مل کر جیا ہے وہ عرض کیے گا انہیں پروردگار ارجمند پر کسی نے علم نہیں کیا ہے۔ بلکہ یہ سب میرے کئے ہوئے اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ فرمایا کہ تو کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کیے گا، خداوند امیر، پاس کوئی عذر بھی نہیں دیتا تاکہ کے سوال درجاب سے خود اس شخص کو اور دروس سے لوگوں کو بھی خیال پر گا کہ یہ بندہ اب چھرفت اور درجاب سے کہاں بچ سکے گا۔ لیکن ارحم الراحمین کی حوت کا اس طرح ظہور ہو گا کہ، اللہ تعالیٰ اُس شخص سے فراش گئے کہاں ہوں گے، پاس تیری ایک خاص بھی بھی ہے، اور آج تیر سے ساخت کوئی علم نہیں ہو گا اور اس بھی کے فائدے سے بچھوڑم نہیں کیا جاتے گا۔ یہ ذرا کافی ایک پرورہ کا لاجائے گا نہیں لکھا ہو گا۔ اُشیعہ اُن لاد اللہ الائھة وَاشْهَدُ اُنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِّهِ عِلْمٌ اَعْلَمُ بِهِ مِنْ اَنفُسِهِ اور اس بنت سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کے وزن کے پاس حاضر ہو یعنی جمل کر اپنے سامنے وتن کرنا، وہ عرض کرے گا۔ خداوند ای ان دفتروں کے سامنے اس پرورہ کی کیا حقیقت ہے اور ان سے ان کی سبب ہے دینی ہیں ہاں کر کیا دیکھوں گا اور کیا کروں گا۔ تیرجہ تو معلوم ہی ہے، اکابر لئے ہوئے بڑے دفتر اور کہاں یہ ذرا سا پرورہ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ نہیں تھے پر ظلم نہیں کیا جاتے گا اپنے پورا پورا الصاف کیا جاتے گا۔ جس نہ رزے کو تو معنوی اور بے وزن کچھ رہا ہے، تیرے سامنے اسکا بھی وزن کیا جاتے گا۔ اور آج اُس کا اور اس میں لکھے ہوئے ایمانی لکھ کا وزن ظاہر ہو گا۔ اور اس کا بچھپر اپور اپور افادہ ہے جیسا کیا جائے گا۔ اس لئے ماہوس نہ ہو۔ اور میران کے پاس جا کر وزن کو دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ تباہے دفتر ایک پٹھے میں لکھے جائیں گے اور کاغذ کا وہ پرورہ دروس پر پڑتے ہیں، پس ملکے ثابت ہوں گے وہ دفتر اور بھاری ہے کا وہ پرورہ۔ اور کوئی پیغما بری نہیں ہو سکتی، اللہ کے نام کے مقابیہ میں ڈرمدنی (تشویح) بعض شارعین نے اس حدیث کی توجیہ میں لکھا ہے اک پر شہادت کا وہ کلمہ ہو گا جو کفر و شرک سے نکلنے کیلئے اور ایمان و اسلام میں آئے کیلئے بھلی دفعہ دل دزبان سے پڑھا لیا ہو گا۔ قیامت میں

یا جن روانی کے ایک داشت کے
و کہنی پتا حاصل ہے —
برابر حاضر کریں گے ہم اسکو می
اور کافی ہیں ہم حساب کریوں گے۔
اُس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ اور سب کچھ تینکے
بعد میں اپنے لئے اور ان کے لئے اس سے ہتر کچھ نہیں بھرتا کہ
(لهم اللہ آزاد کر کے) اُن کو اپنے سے الگ کر دوں۔ میں آپ کو گواہ
کرتا ہوں کہ میں نے اُن کو آزاد کر دیا۔ اور اب وہ آزاد ہے۔
مشعر صحیح، ایمان کی بیچ شان ہے۔ اور سچے ایمان والوں کا مظہر میں
یہ ہو نہ چاہتے کہ جس چیز میں آخرت کا خطہ نظر آتے اُس سے پچا
جاتے۔ الہی دینی نقطہ نظر سے اُس میں اپنا تناہی نقصان ہو۔
میران اعمال میں اللہ (۳) عَنْ حَمْدَ اللَّهِ عَمَّا
وَقَالَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
کے نام کا وزن! عَلَيْهِ وَآمَّلَ مِنْ أَنْ أَقْعُدَ
رَحْمَةَ مِنْ أَمْرِي عَلَى سَرْؤُسِ الْحَلَلِ ثُمَّ يُؤْمِنُ الْفَعْلَةُ
فَيُسْتُرُ عَلَيْهِ نِسْعَةً وَيُسْعَى عَلَيْهِ سِعْلَةً ثُمَّ يُسْكِنُهُ مِنْ
مِنْ الْبَعْدِ ثُمَّ يَقُولُ أَسْتَكِنُ مِنْ هَذَا إِشْيَاً أَطْأَمْكُ بَعْدِي
الْمَعَافِفُونَ فَيَقُولُ كَمَا يَرِتَ مَيْقُولُ أَفْلَاثُ عَنْدَ
قَالَ لَمَّا يَأْتِ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ
أَلَّا ظُلْمٌ عَلَيْكُمُ الْوَكُومُ تَعْلَمُ بِمَا بَعْدَهُ فَإِنَّمَا أَشْعَدَ أَنَّ الْأَدَ
رَالله الالا اللہ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً أَعْلَمُ بِهِ وَرَبِّهِ أَعْلَمُ بِهِ،
قَيْوُلُ أَخْفِمُ وَشَرِيكُ مُقْبِلُ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ
مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ مُبَارِكٌ
الْمُتَجَلِّلُونَ فِي كَفَّةٍ وَالْمُطَاطَاتُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ الْمُتَجَلِّلُونَ
وَفَقَلَتِ الْمُطَاطَاتُ فَلَمَّا يَقْضِي مَعَ رَاسِمِ الدِّينِ مَسِيَّ — (رواه البزار)
(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضیتہ روا یہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ یہی اُمرت ہے اسے ایک شخص کو ساری مخلوق کے روپ واللہ کلئے گا۔ اور اس کے سامنے نہایت دفتر کو سے جائیں گے جو نہیں ہے ہر دفتر کی لمبائی گویا حصہ نظر نہ کریں گے وہ دفتر اس کے اعمال نے
ہوں گے، پھر اس سے فرمایا جاتے گا کہ (تیرے ہو) اعمال ان دفتروں میں لکھے ہوئے ہیں، کیا ان میں سے کسی کا تجھے انکار ہے؟ کیا تیرے

اہل دین میں حیرت

حیرت شسلوی

مگر تو بات کسی کی بھی دسترس میں نہیں
وہ دلکشی جو گلوں میں سے خارج ہے
کہ اتفاق اگر وہ میں ہے تو وہ میں نہیں
کچھ امتیاز دیاں عشق اور ہوس میں نہیں
وگز نہ ہے تو کیا اعقل دوسرے میں نہیں
تو کیوں ٹھوڑا پسراں کا نفس نفس ہے
اگر یہ دل ہے کسی کے خیال میں مسروور
تمہارا کام عمل ہے عمل گئے جب تو
مال کار تو حیرت تمہارے بس میں نہیں

بس رحیات گلستان میں قفس میں نہیں
وہ دن ان کا بھی بیکار تو نہیں میکن
چلے تو کیسے چلے کار دن خوش بختی
برتند کے دیکھ لیا آدم کے دیکھ لیا
نہیں تو اپنی ہی صدیند یوں کا علم و شعور
اگر یہ دل ہے کسی کے خیال میں مسروور
تمہارا کام عمل ہے عمل گئے جب تو
مال کار تو حیرت تمہارے بس میں نہیں

مشادرات

قمر شر عثمانی

بڑی ہوتی اپنوں کی نظر دیکھ رہا ہوں
و دیکھنی نہیں جاتی ہے مگر دیکھ رہا ہوں
یہ دو بھی یا دوسرہ تر دیکھ رہا ہوں
تاریک شبِ غم کی سحر دیکھ رہا ہوں
ناقداری ارتھ سہندر دیکھ رہا ہوں
درماندگی اپنی نظر سہندر دیکھ رہا ہوں
اب تاہ بھی خسر دم اثر دیکھ رہا ہوں
وزیران ہر اک را اپنے در دیکھ رہا ہوں
دریزوں گروخاک بسر دیکھ رہا ہوں
محروم فیاض مس قدر دیکھ رہا ہوں
شیر گپکار نہ کا اثر دیکھ رہا ہوں
ہائے ! یہ زیلوں حالی اربابِ بصیرت
پامال و خزان دیدہ ہیں کہاں چھین آج
یہ تیر و شہی افایہ اندھیسہر ایسی اندھیرا
یہ دو بھی کیا دوسرے یوں ہو کہ جہاں میں
ہاتھی نہیں لگایش اربابِ مظہر آج
پہلا سا وہ اخلاص کہاں سوز کہاں ہے
اب کوئی بھی مترزل ہے نہ تھوڑا ہوند رہو
جو صیش درآفوش تھے دنیا میں افسوس آج
تاریک یہ ماخول یہ ظلمات کے ڈیکے

مختارات

از جمال احمد۔ امین آبادی:-
 تہاری راہ میں اس طحیم ہوں ہوں میں
 کرچیے صفویت سے بیٹھ گیں ہوں میں
 کی نظر میں بکلا ہوں کی نظر میں بڑا
 حقیقتی نسبھا کوئی کہ کیا ہوں میں
 نسبھے سکے گایہ ہر گز کسی کی بچوں کوں سے
 چڑغ عشق جہاں میں جبکہ چکا ہوں میں
 مری حیات کی خاصیت چہ موت خود عاتی
 اہل کی گوریں بدت سے پل رہا ہوں میں

اللهم تو قلتیں انہاں کو ایسے شکاع کرنے دشوار ہیں
 از جمالی حندی بعدار اوی

میں کہ ہوں کشتہ جنوں تو ہے خراب بیکدہ
 تیری بہار سے خراں میری خراں بہار ہے
 تو جو بعثت و تجویز حیات پا سکا
 مجھ سے پر بقدر فیض حق راز وہ آشنا ہے

امن محمد افضل عیش
 دارستگی شوق میں کیا کیا نظر آیا
 ہر سمت مجھے اپنا سرا پا نظر آیا
 ہر کوہ پاں جملہ موٹی نظر آیا
 ہر دشت میں مینا کا تماشہ نظر آیا
 ہر روپ میں اک روپ کو دیکھا ہوئی کے
 شرکل میں اُس شرکل کا نقشہ نظر آیا
 جس دن سے بڑھا حوصلہ چشم تھا
 ہر عالم پتی میں وہ بالا نظر آیا

از سید محمد الدلوی:-
 رقص کرتے ہیں چاندا اور تارے
 دل کے نعمات جلوہ تاب ہوتے
 آبرودی مجھے وفاوں نے
 وہ جفاوں سے آب آب ہوتے
 لیکے بیلب اشک کا آیا
 نغم کے چہرے جو بنے نقاب ہوتے
 موت اور زندگی کا یہ نظر
 شکل پیدا نئے جباب ہوتے
 چسرخ کونا ہے بلندی پر
 ہم تو پتی میں کامیاب ہوتے

اُسر لشیر اُشہما لیکھ کا و نوی :-

نہیں ملکہ کر ہیں آسمان نے لوٹ لیا
مگر یہ کیا ہے کہ خود ہماراں نے لوٹ لیا
شناز ہوئے شیم چین "لایہ بہار"
بہار بن کے چین کو خزان نے لوٹ لیا
سکون دل کا نظر کا قرار عتفتے
حری چیات کو آہ و فضائی نے لوٹ لیا
مگر نہیں بھٹک لے دوست ہو رکھیں کا
کہ سارا حین چین باعیان نے لوٹ لیا
سچے نشاط سے خالی ہے دل کا سپاہ
ہم لیے رند کو پریغان نے لوٹ لیا
برس رہی ہے یہاں آگ ہاگ روں سے
کلی کلی کوتے آسمان نے لوٹ لیا
آخر جو لوگ مختلف ہیں آج اُردو کے
انھیں بھی نیرتے اُردو زبان نے لوٹ لیا

اُسر حافظہ ها ہمپوسی :-

سجاد ہمروں نیسا ایک لالہ زاد ادب
جهان ہیں آتے گی ہمدم نئی بہار ادب
میں جانتا ہوں ادب کے مقام عالی کو
مری نگاہ میں ہے عظت و تعالیٰ ادب
اسی زلف حصناں ہیں کیوں ہو دل میرا
کو میں ہوں غائب گیسوئے تابدی ادب
ستے اراضی ہیں دل میں — نئی انگلی ہیں
بنا رہوں نئی ایک رہ گذا یو ادب
ستے نئے ادبات کے کرام کے ہاتھوں
پڑی ہوتی ہے صیحت جان زاد ادب
اگر کلام ہے حسین خیال کا ملمہ سر
مری نظریں ہے لے دوست شاہ کار ادب

اُسر لنظر خور جوی :-

ملاتے آپ کی جو ہاں ہیں ہاں وہ اچھا ہے
بیان کرے خوفنگ فریباں وہ اچھا ہے
وہ خوش نصیب ہے احسان جو کسی کا نہ ہے
تجسس کا کوئی بھی ہو ہماراں وہ اچھا ہے
رو دفایں وہ برباد ہو کے ہے آباد
لٹے جو غم میں ترسے آشیان وہ اچھا ہے
ہزار زیست کی آسائیں شارہ اسی پر
کسی کے آگے نہ کھوئے زیاد وہ اچھا ہے
یہ کہد و چارہ گروں سے کہ نیری نظر ہیں
ندو ہو جو فلم جباداں وہ اچھا ہے
بتلے قوت باز میں جو الگ لے دوست
نئی زمین نیسا آسمان وہ اچھا ہے
کسی کے عشق میں آشو بہانے والے سے
کرے نغم میں جو آہ و فضائی وہ اچھا ہے

از جمال احمد امین آبادی :-

تاریک ہے وہ نکر سحر زاد نہیں
جو فتنہ الحداد سے آزاد نہیں
اسلام تو اک نہ پڑ دیرینہ ہی
اسان بھی تو کوئی نئی ایجاد نہیں

خزان بھی ہو تبدیل دو بہار میں اس کو
رہو چین میں تو فصل بہاریں کے رہو

وہ اصل میں جنون مجت کی موت ہے
بیساو عشق کو جو میرفت اسے

خوازیں ہو رہیکا ابدیک بھی کیش برداں حق شیو قابلیں
بات جو دلیں ہو رہے زبان پر نہ ہے بزم یاراں ہو یا نجراں ایک

علماء کرام کا دینی رُخ

از مولانا ابو محمد امام الدین احمد نگری

مسلمانوں کا فرض کیا ہے؟ اپنے امکان کی حد تک مسلمانوں کو سلام کے خلپہ اقتدار کے لئے سعی و کوشش اور جدوجہد کرنی چاہئے یا اسے کسی پیروں اور بے یار و بدد کا رچھوڑ کر اسلام کے حریفوں اور مقابل طبقوں اور ظالموں کی کامیابی اور سرینتی کے لئے اپنے کو وقف کر دینا چاہئے؟

خاہر ہے کہ ہر معلم میں ہمارے لئے حکم اول خدا کی کتاب ہے پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ربی اللہ عنہم کا انسوہ۔ یہیں ان سوالوں کا جواب بھی یہیں سے حاصل کرنا چاہئے۔ قرآن مجید اور انسوہ رسالت اور سیرت صحابہ سے بھائیوں والوں کا جواب یہی ملتا ہے کہ اسلام انسانی زندگی کا مکمل نظام ہے۔ مسلمانوں کی زندگی کا کوئی شعبہ اور کوئی پہلو خواہ وہ الفرادی ہو یا الجماعتی اسلام کے دائرہ سے باہر نہیں ہے اور اللہ کو اسلام کے سوا

زندگی کا لونی طریقہ حق اور پتہ ڈہ نہیں ہے اِنَّ الَّذِينَ يَعْدُدُونَ أَدْلِيلًا اللہ کے زندگی دین یعنی زندگی کا الأَسْلَكُ وَرَدَّتِ الْعَرَافَ صلح طلاق صرف اسلام ہے۔ وَمَنْ يَعْبَثْعَثِيْرُ جو شخص بھی اسلام کے سوا کسی دوسرے الأَسْلَامَ فَلَمَّاْهُنَّ دِيْنَ كَيْ خَوَافِشَ كَرَے گا تو وہ اس سے يَقْبَلُ هَذَهُنَّ (۱۰) ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔

جس سے ابتداء کرام علمیں الصلوٰۃ والسلام سووٹ ہوئے ان سب کی بیعت کی عرض یقینی کرو ہو، اسکے بعد وہوں کو خدا کی عبادت دیندگی کی دعوت دیں اور ان کو غیر خدا کی عبادت دیندگی سے بچنے اور باز رہنے کی ترقیں دہارت کریں۔

وَلَقَنَّ بَعْشَانَ فِيْكُمْ ادھم ہے ہرگز وہ میں ایک رسول بھیجا اصْنَاعَةَ رَسُولَ اَزْفَعَنَ وَالْمُهَاجَةَ (ادھم حکم دیتا) کہ اللہ کی عبادت دیندگی کو

جون ۵۷۶ء کے تکلیٰ میں راقم طروف کا ایک مفہوم شائع ہوا۔ یہ جس سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ اسلامی حقائق کو اس طرح سمجھ کرنے کی سعی فرار ہے ہیں۔ اسی مقصود کے پیش نظر ہمارے بزرگوں نے دو حصوں میں ایک کتاب شائع کی ہے اس کا نام ہے ثباتت اللہ کا وی فتح۔ اس کتاب کا پہلا حصہ زیرِ نظر ہے اس کتاب میں مسلمانوں کو یہ بھاجاتے کی کوشش کی جگہ ہے کہ جماعت اسلامی میں کی خوبی ہے جی اور صفات کی دلچسپی اور بارہے اُنہوں مفصل تفصیلہ تصریح کا محل ہے لیکن تو میں دلکھاتا ہو جائے ملما کرام کس طرح حق دیانت کا خون کرنا پڑے۔ اس کے بعد میں اور کتنی پست اور ذلیل پرہ پیلگندے بازی پر اُنمٹائے ہیں۔ میں کتاب مذکور کے صرف علیٰ پہلوؤں کا جائزہ لیتے پر کتفا کروں گا جس میں اتنا پتہ تو جل ہی جائے کہ اکثر علمائے کرام کا جری فتح کیا ہے یا اور کہ مسلمانوں کو کوچھ جا رہے ہیں۔

ایک شاعر نے اکٹھا کھوئی ہے جس میں محمد حافظ کے ہر طبقہ کے انسانوں کی تصویر بھیجی گئی ہے۔ اس کے اس شعر نے مجھے بہت متاثر کیا جھوٹ کے وہ یا زار کہ جس میں یک جائیں ابدال

کر کی وہ میرزاں کو جس میں تک حسائیں اوتاد
یہ دو رخا دیسے سا تھی یہ دورِ الحاد

قبل اس کے میں زیرِ نظر کتاب کا اسلام کا صحیح موقف؟ جائزوں میں خود استہپنہ کا اسلام کے موقف پر ایک نظر ڈال لی جائے اور یہ دیکھ لی جائے کہ اسلام کی صحیح پوزیشن کیا ہے؟ وہ انسانی زندگی کا کلی نظام ہے یا جزوی؟

اس کا حق یہ ہے کہ وہ انسانی زندگی کے دوسرے نظاموں اور طبقوں پر غالب ہو کر رہے یا دوسرے نظاموں اور طبقوں کے زیرِ اقتدار ان کا حکوم اور حکمران کریں اور یہ کہ اسلام کے مغلبل

اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ارشاد دہائیت کے مطابق ہے۔ اسی جدوجہد کے سلسلے میں اس مقام پر سماں خوب کوہ بہت دی جا رہی ہے، قی تلہوہ دھنی لا تکون فینہ و بیگون السرین دینہ دیت اور ان (وٹھان اسلام) سے جنگ جاری رکھو ہا آنکھ فتنہ باقی نہ ہے اور یہ حرف اللہ یہ کیلئے پڑھتا ہے سورہ انفال میں حس کا تعلق جنگ بد رسم ہے اس طرح ارشاد ہو رہا ہے۔

وقاتلوا هر جئی لانکون
فستنه و یکون للدین
کله لله۔

”دو دین الفرشتہ کے لئے ہو جائے“ کا مطلب اس کے سوا اور کیا
پوسکتا ہے کہ دین غالب اور بالقدار ہو جائے تاکہ اسلام کے دشمنوں
کو اسلام کی راہ پر مداخلت کرنے اس کی راہ روکنے اور مسلمانوں کو
ظلم کا بہت بنانے کا موقع باقی نہ رہے۔

اسلام کی اس پوریش کے سلسلے میں ایک واضح تراہیت یہ ہے
وہ انتہی ہے جس نے اپنے رسول کو
ہدایت اور سچائی دی کیا تھی جو اس کو تمدن دینوں پر عالم کر دے
اوہ آگرچہ مشکر اس سچے کتابتی بڑھانے
بھی آئیت سورہ فتح اور سورہ صفت میں بھی آئی ہے اور یہ
تمدن سوریں جنگِ دھماد سے تعلق رکھتی ہے سورہ فتح میں
”لوگوں کا المشترکون“ کی عبارت ”کہنی یا اذکر شہید“ ہے
گویا اسلام کی پوریش اس قدر مستحکم اور یقینی ہے کہ
اس میں کسی طرح کے ریب و کلام کی کوئی گنجائش ہی نہیں اس پر
اللہ کی شہادت موجود ہے جو اس حقیقت کے اثبات کے لیے کافی ہے۔
اگر اس آیت کو اسلام کی پوریش کے لئے ایک اصول مان لیا جائے تو
جس آیت میں قرآن حکلہ ”ذلک“ آیا ہے وہ گویا اسلام کی اس
صوفی پوریش کو عملی صورت میں لانے کے لئے حکم کی جیشیت رکھتی ہے۔
اسلام کے موقف اور اسکی پوریش
اسلامی انصب العین کی وضاحت کے بعد مصلی
بحث کی طرف توجہ کرتا ہوں جاماعت اسلامی کی ایک کتاب میں

<p>ادر طاخوت (لی ہکبرداری)</p> <p>سے باز رہو۔</p> <p>اور یہ نہیں جس رسول کو بھی میراث کیا اس لئے میتوٹ کیا کہ اش کے حکم کے مطابق اسکی اطاوت کی جائے</p>	<p>واجْهَتِيْبُ الظَّاهِرَتَ</p> <p>(بیک۔ س۔ محل)</p> <p>وَمَا رَسَّلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَهَّرَ بِإِذْنِ اللَّهِ</p> <p>(بیک۔ س۔ الشار)</p> <p>مسلمانوں کے پاس خدا کی مکمل کتاب اپنی اصل حالتوں محفوظ ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام ربیع اللہ عزم کے پورے حالات و واقعات ان کے سامنے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے سے پہلے اللہ کی جانب ہے یہ اعلان کروائیں۔</p>
---	---

ایلوو ۳۰ کیمیت لکھو دینکو
ڈائنسٹریٹ علیئکو نہیں
ڈر پڑیت لکھو اسٹلام پڑا
(پت مائدہ)

اس وقت عرب کی حالت کیا تھی؟ پورے ملک سے زندگی کے
تمام باطل ہر طبقوں کا استیصال ہر چکا تھا اور اسلام پوری انسانی زندگی
کا غالب اور با اقتدار نظم زندگی بن چکا تھا۔ وہ نہ کسی دوسرے
نظم زندگی کے تابع تھا اور نہ کسی دین باطل کا جزو اور پیوند تھا۔ بعد
رسالت کے بعد خلفاء راشدین ربِن اللہ عنہم کا دریافت ایسا اور
اسلام عرب سے محل شام، فارس اور مصر نکلے ہیچ گیا۔ ان ملکوں
میں بھی اس کی بیرونی شدن ہی اس نے کسی بھی دوسرے طریقے
زندگی سے اختلاط اور امتزاج کو اراحتیں کیا۔ دوسرے تمام اصول
و ادیان کے پیر و دوں کو جزیرہ دیکھا اسلام کی ماہی انتشار کرنی پڑی۔
اس مختصر سی بحث سے دو باتیں ہاں ملک و ارض چوہاتی ہیں۔

ایک یہ کہ اسلام پوری انسانی زندگی کا نظم ہے اور دوسری یہ کہ اسلام کی صحیح پالٹنیں غالباً اقتدار نظام زندگی ہے۔

اسلام کے جس طبقے اور اقتدار کی طرف اور پراشار کیا جائیا ہے وہ اسے آپ ہے آپ حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہؓ کرام خواں اللہ عنہم نے سراور دھڑکی بازی لگا کر ۲۳ ہر سو تک سلسل جدوجہد کی اور اس راہ میں وہ ترقیاتیں پیش کیں جن کی نظریتاریکوں میں ناپید ہے۔

جو "الهدی" کی شریع کی ہے اس کے متعلق نظر خلیفہ حضرت کا ارشاد ہے کہ الہدی کو دینی زندگی کے تمام پہلوؤں پریمکمل نظام حیات کا حصہ اور بنانا مطلوب احتیاط اجتناب ہے جو کسی طرح مسیح نہیں ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

ختم معتبر ہے اُنکے پہلی کرخی فرماتے ہیں۔

۱۰ باعتبار لغوی معنے کے اگرچہ لفظ الہدی اور لفظ بادیت
میں فرق نہیں ہے مگر استعمال قرآنی میں یہ فرق ہے کہ بڑی کا لفظ
جب اللہ تعالیٰ کی جانب کسی جیت سے منسلک ہو کر مستعمل ہوتا
ہے تو وہ مخصوص اللہ تعالیٰ ہی کی خصوصی فضل و کرم کے معنی میں
مستعمل ہوتا ہے یعنی وہ ہماری جو مخصوص اللہ تعالیٰ کی جانب سے
ہو۔ مفردات امام راعب میں اس کی تصریح ان الفاظ میں ہے۔
یعنی پڑھی اور ہماریت لغوی سنت
کے اعتبار سے ایک دن یہیں بظا
ہتی کو اللہ تعالیٰ نے ایسی حیرت کے
لئے خاص کریا ہے جس کا وہ خروجی
ہوا وہ جس کو وہ خود عطا کرتا ہوا لو
اللہ تعالیٰ کی ذات سے بخوبی ہو
انسان سے اس کا اعلیٰ نہ ہو۔
والہدی والہد ایت
فی موضع اللہ ولحد
لکن قد خلق اللہ عز و
جل لفظۃ الہدی ہما قول
واعطاء واحتضن ہو
بیدہ دون ما ہوا لاذنسا
الحمد للہ

انہوں کو امام راعیب رحمۃ اللہ علیہ کی معرفات سیرے
سامنے نہیں پڑے اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ مفردات میں لفظ الہمہ
کی اتنی بھی تشریح ہے حتیٰ ختم مختصر نے پیش کی ہے یا اس سے
بچھ ریا ہے جسے حضرت مختصر نے اپنی مصلحت خصوصی کے
معنی نظر ڈالتا گردے۔

میرا بکریہ ہے کہ اس طرح کے بزرگوں اگر عام طور پر اس طرفیہ کا راستے کام لیٹھنے کے عادی ہیں۔ لیکن انہی مفردات راغبین انسانی ہو جیں بھی نہ ربحت عبارت ہیں لفظاً ایسی کی جو تشریع کی گئی ہے اس کے علاط برپے کی کام و حکم پرستی ہے۔

اماں را غب نہیں تو بتایا ہے کہ لفظ الہدی کو اللہ تعالیٰ نے میں جیز کے لئے خاص کر لیا ہے جس کا دہ خود والی ہوا جس کو وہ خدا عطا کرنا ہے اور عبارت ذیر بحث میں بھی ہماری اور اس سے تعلق جیزوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بتایا گیا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے

اسلامی نصب العین کے تحت درج ہے۔
 پہلے سوال کا جواب ترکیب جدید میں عکس دیا گیا ہے وہ یہ ہے۔
 دہنی ہے (اعنی اللہ) جس سے اپنے رسول کو ہے ایت او، دین ہوتے کہ
 بھیجا تاکہ اسکو یور سے دین پڑالیں
 کر دے خواہ یہ کام مشترکوں کو
 کہتا ہیں اگر ہمچوں۔

ہو الذی ارسل رسول
 بالہندی و دین الحق
 لیظہ رہ علی الذین کله
 ولوکرة المشترکون۔

اس آئیت میں الہدی (بہایت) سے عزاداری نہیا میں زندگی
بس کرنے کا صحیح طریقہ ہے۔ الفزادی بر تاد اخاذانی نظام سوسائٹی
کی تحریک معاشری معاہلات ملکی انتظام سیاسی حکومت علیٰ ہیں
اللہ تعالیٰ تعلقات۔ عرض زندگی کے تمام بیلوں ویں انسانی زندگی
کے لئے صحیح روایہ کیا ہو چاہئے وہ چڑھانشہ اپنے رسول کو بتا کر بھیجا
ہے۔ (سیاسی شکمکش ج ۲ ص ۹۷۳)۔

قارئین کرام اس عبارت کو بار بار عنصر سے پڑھیں مگیا اس
میں ان کو دین کے خلاف کسی قسم کی مظلالت و مگر ابھی کاشتہ بھی گز نہ تاجر
مجھے امید ہے کہ آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آئے اگر لیکن ہمارے
ایک بزرگ نے اس عبارت میں گوناگون مظلومیتیں اور گمراہیاں مذکورہ
نمکالی ہیں اور اس معنی نیک میں اپنی کتاب کے ۱۲۸ صفحے سیاہ کروائے
ہیں۔ انہوں نے اس عبارت میں سب سے پہلی اجتہادی علمی تلاش
کی ہے کہ نزدیک رہانا اسلامی نصب العین میں صرف طریقہ ہی طریقہ اور
عمل ای عمل ہے اس میں ایمان اور حقدیرت کا کوئی ذکر نہیں۔

اسی ریک اختراعض سینے پوری کتنا بسا کی حالت کا اندازہ کر لیجئے
اور سمجھ لیجئے کہ اس میں کیسے کیہے وزن دار اور معقول اختراعض ہوں گے
فہاں تک زلگستان میں سہا وہرا۔

فیصلہ من درست مسماں میں ہے۔ پڑھو۔
چاہے اس جماعت کے لٹک پھرایاں واعتقاد کی دعوت تعلیم
سے محدود ہوں لیکن اس عبارت میں ایمان واعتقاد کا فقط موجود نہیں
ہے اس لئے زیر بحث عبارت کا مصنوع ضال و مضل محدود ہے دین
اور جو جماعت اس کتاب کو پڑھتی اور پڑھواتی ہے وہ بھی مگر ادا اور
گمراہ گئی۔ اسی کو اقبال نے کہا ہے۔

کاہر ملائی سبیل الشرضاد
الهدی اور هدایت کی بحث

للغظۃ الہدی کے متعلق امام النقیب بولاۃ عربۃ الحجید فرنی جنہیں اللہ علیہ

کی مقدرات ملاحظہ کیجیے۔ انہوں نے لفظۃ الہدی کے حسب ذہل مخت
لکھے ہیں۔

۱ فالاول الدورۃ الہدیہ سیرۃ قیامتی دوں ہیں جو دینا ہے۔
اوہ بصیرت جو اللہ تعالیٰ دوں ہیں جو دینا ہے۔

۲ والثانی ہو اند نیل و ایسی نیت و میانہ تھیں جیسے
دلیل اور مذہب اور وہ جیز جس کے ذریعہ بدایت حاصل کی جائے۔

۳ والثالث الطریق الواضح الموصى۔ راستہ جو داشت
اور منزل پر پہنچا نہ دالا ہو۔ اسی عبارت سے مکانت اور
شریعت کے لئے بھی بدایت کا لفظ آتا ہے۔

۴ والرابع اسم لفعل الہدیۃ۔ فعل بدایت کے
اسم کے طور پر بھی لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۵ فریض لکھتے ہیں۔

شوالعرب شمسی الاستیاء بعض وضعها الظاهر
فعلى هذ الاصلوب شمسی اللہ کتابہ الہدی من جهة
هن الوجوه کلها کو نہ جامعنها والشیء الواحد سیمی
یا معاون علی یہ قافیہ الہدی من اصحاب کتابہ اللہ۔

یعنی ایں عرب چیزوں کے بعض ظاہری اوصاف کی بیان ہوں
کے تمام رکھا کرتے ہیں۔ اسی اسلوب کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بھی ان
تمام دجوہ کے اعتبار سے اپنی کتاب کا نام ہدی رکھا۔ لیکن وہ ان
چنانچہ کتاب اللہ کے متعدد ناموں میں سے ایک نام ہدی بھی ہے۔
علام فراہی نے لفظۃ الہدی کے معنی معاون بیان کئے ہیں
قرآن مجید سے ان کی مثالیں بھی دی ہیں جن کو اختصار کے خلاف سے
حدف کر دیا گیا ہے۔

صاحب مدارک نے اس آریت میں بالہدی کی تفسیر بالقرآن
میں کی ہے۔ یعنی ان کے نزدیک بالہدی سے مراد قرآن مجید ہے۔

حضرت مولانا المشرف علی رحمۃ اللہ علیہ کا توجہ رکھ کر بھی لکھتے ہیں
اوہ وہ اللہ الیسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو بدایت دکا
سامان بھی قرآن اور سچا دین دیکر بھجا ہے تاکہ اس کو
تمام (باقیہ) دنیوں پر غالب کرے۔ گومشرک کیسے ہی

لاغوش ہوں۔"

اس خصصی تحقیقات کو سامنے رکھ کر اپ اس نتیجے پر
بیٹھ سکتے ہیں کہ لفظۃ الہدی سے مراد قرآن مجید مدت اور شریعت
سبب کیوں ہے اسی لئے عبارت زیرِ کش میں لفظۃ الہدی کی جو تشریح
کی گئی ہے وہ نہایت صحیح اور جامع ہے۔ لیکن فاضل معرفت نے یوں تو
تشریح کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے اور اسی تشریح کی پایا صاحب عبارت
کی پارچے اعتیادی غلطیاں لگانے کی ہیں لیکن سب کے نتیجے کے طور پر
ان کے یہ اتفاقاً ملاحظہ فرمائیں۔

حاصل کہ الہدی "کے معنی کرنا یا یہ مراد بتاتا کہ اس
سے دنیا میں زندگی بس کرنے کا صحیح طریقہ مراد ہے
اوہ اس کے معنیوں مراد میں دنیا اور دنیا کی زندگی اور
زندگی بس کرنے کا صحیح طریقہ اب ای طرف سے ٹھوٹنا
قرآن میں ہر یعنی معنوی کرنا ہے۔"

آپ نے دیکھ لیا کہ ہدی سے مراد قرآن کریم اور شریعت ہے
پھر کسی کو اس میں سبب و مشک اور بکث و اعتراف کی بیانیں باقی
روہ جاتی ہے کہ الہدی سے مراد دنیا میں زندگی بس کرنے کا صحیح طریقہ ہے
اوہ قرآن کریم میں اپنی طرف سے ٹھوٹن ٹھاٹس اور تحریف معنوی
صاحب عبارت نے نہیں کی ہے بلکہ معرفت معرفت اپنی مصلحت کے
مطابق قرآن کو معرفت اور مسح کرنے کی سی فراہر ہے ہیں۔

حضرت معرفت میں لفظۃ الہدی کے ایک لیسے پہلو کو تو اختصار کرنا
چاہتے ہیں جس کا تعلق خاص الشرعی کی ذات سے ہے۔ لیکن ہاتھی ان
معانی سے انکار کر رہے ہیں جس کا تعلق انسانوں سے ہے۔ اس کی وجہ
اپنی جانتے ہیں کیا ہے؟ وجہ ہے کہ اگر تسلیم کر لیتے ہیں کہ الہدی سے
مدد و مکانت اشتراکیت اور قرآن مجید بھی ہے تو پھر جماعت اسلامی
کے پیش کردہ انصب العین کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے اور امامت دین کی
جد و جہد کا فرض بھی ہاڈ ہو جاتا ہے۔

لیکن چون کہ وہ اپنے کو بدلتے پرتو تیار نہیں لہذا اپنے علی اور دینی
رسوخ و اثر کی بنابر جو اخیں مسلمانوں میں حاصل ہے قرآن مجید کے
منشار اور مراد یہ کو بدلتے دیتا چاہتے ہیں۔ اقبال نے اسی نتیجے تحقیقت کا
اس طریقہ اخبار کیا ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدلتے ہیں ہوئے اس درجہ خوبیاں درجہ توفیق

کو کس فریب میں بہتلا کر ناچاہتے ہیں؟ ہر پڑھانکھا آدمی جانتا ہے کہ کسی نظام کا ویک دستور ہوتا ہے پھر اس کی تفصیلات و تشریفات ہوتی ہیں معمونت نے الہدیٰ کی تحریک میں اسلامی نظام کے تعلق یاد کیا ہے اس کے تعلق اسلامی نظام کے دستور سے ہے اور وہ ہے کہ اگر کبیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور تفہیمات میں اسلامی نظام کے تعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ مسلمانوں کو سمجھانے کے لئے اسلامی نظام کی وہ شکل پیش کی ہے جس میں وہ ملائے ہو تو دیکھ آتا ہے اسی زمین سرقاںگم ہو رہا ہے۔

طاعت اور اطاعت کی بحث

آئیت ہے اس میں دین کا لفظ آیا ہے۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے صاحب سیاسی کشمکش نے لکھا ہے۔

وہ مصروفی چیز جو انتہا کا سیلوں لگکر آیا ہے وہ دین حق ہے
و دین کے مبنے اطاعت کے ہیں۔ اور مذہب
کے لئے جو دین کا فقط استعمال ہوتا ہے یہ اس کا اصل
مبنے موضع یہ نہیں ہے بلکہ اس کو دین اس وجہ سے
کہتے ہیں کہ اس میں بھی انسان خیالِ عجول کے آیکا خاص
سمسٹر کی اطاعت کرتا ہے۔ دراصل دین کا فقط
دینی مبنے رکھتا ہے جو زمانہ عالم میں کشمکش کے مبنے
ہیں۔ لوگوں کا کسی پالا ترا فقہ اور کوئی تسلیم کر کے اس کی
اطاعت کرنا یہ کشمکش ہے۔ بھی دین کا مفہوم بھی
ہے: ”رسا کی کشمکش (حدائق ص ۲۵)۔

لیوں تو فاصل معتبر پر نے جس طرح فقط الہمدی کی تشریع
کرنے گئے ان علطفیاں پیدا کرنے کے لئے اپنی تمام خصیتیں اور بزرگیاں
مرفت فراہدی ہیں، اسی طرح لفظ دین کی تشریع کو غلط تحریر کے لئے بھی
پہنچ علم و مکال کا کوئی دغیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے لیکن انہوں نے اپنی
ستہانی کو شاش اس بات کے ثابت کرنے میں صرف کردی ہے کہ دین کے
معنی اُطاعت "نہرِ طاعت" ہر یہ موصوف کا ارتضاد ہے۔

عربی لغت کی کسی ذمہ دار لکھا بے میں یہ نہیں ہے کہ لفظ
دو روز کا معنی موضع اور جس کے لئے بڑا و است اس کو
دھرمی کریا گیا ہے "اطاعت" ہے لہذا اپنے سوری صدی

معالطہ دہی میں سفر ختم نہ ہجہ معالطوں اور فریبک ریوں سے کام لیا ہے ان کو جس نے اپنے موضوع پر تابع گردی ہے لیکن اگر کبی معالطہ دہی کی انشاندہی شکر وی اُنی فوائدہ دی کی بحث نا مکمل و مجملت اُنی تا ختم مفترض کو اساس تھا کہ زیر بحث ہمارت کو آسانی سے حل لٹاتا ہے ہمیز یہاں کتنا ہے اخوبی نہ است غلط اثبات کرنے کے لئے مزید دردراحت کی تلاش شروع کی چنانچہ ان کو زیر بحث ہمارت کے مصنف کی ایک اور کتاب تغییرات ہیں ایک نظام مل گیا جس میں صرف نہ اسلامی نظام کی کم تو ضعی و قشریت کرتے ہوئے کھڑا ہے۔

اسلام کے نظام شرعی کو جو چیز ریک متفق علی نظام
سماں میں اور حکومت مسلمانوں کے تین دس سالہ

سماشرت اسیکلٹ اور سیاست عرض ان کی

پوری الھڑاوی رندی اور اجھمای برمادا ہوایک سس
تفصیلی شکل میں طھالیتی ہے وہ دہی علم ہے جو اخبار

اکھاد سے ہم کو حاصل ہو تائیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیلاب اور ساری صفات زندگی، آپ کے

اخلاق اکپ کی عادات اکپ کاظر یقہ عبادت اکپ
کے تعلیم سلسلہ اک سلسلہ مالت اک کاظر

ہمدردیم و مچ اپ ہمدردیم اپ سے کامو
نیچے زندگی کے مختلف شعبوں میں آپ کی ہدایات

اور آپ کا طرز عمل پھر آپ کے مخلفاء اور صفا بہ اور اپلی
بیت اور تابعین کے اشامِ یومی وہ جزیرے میں چوکاں

کی عملی زندگی کا پورا نقشہ پیش کرنی ہیں اور اسی لفظ سے
پورا اسلام ایک مکمل نظام حیات بنتا ہے۔“

(تفصیلات جلد اول صفحہ ۱۷)

چند کس سیاسی شخص و ای عبارت میں اس کے معنف نہ البتہ
کی اشوزگار تھے ہوئے بتایا چے کہ زندگی کے تمام بیلوؤں میں انسانی
زندگی کے لئے صحیح رویر کیا ہونا چاہئے۔ یہ حیر اللہ خدا پتے رسول کو پختگ
بھیجیا ہے۔ اس عبارت کے مقابلہ میں تقییات کی عبادت کو پیش کر کے
محترم مختار ضم نہ بڑے شد و مر کے ساتھ سوال کیا ہے کیا اللہ المشریع
اپنے رسول کو خلاف رسم صحابہ اہل ہیئت اور تابعین کے آثار کو بتا کر پختگی؟
ذرا غور فرمائیے ہمارے علماء کرام اللہ کے بخشش ہوئے علم
و فضل اور دل و دماغ کو کس راہ میں صرف کر رہے اور مسلمانوں

جھوٹ ہے کیونکہ عربی لغت کی تمام ذمہ دار کتابوں میں اتفاق دین کے معنے "طاعت" کے ہیں۔ اطاعت کے نہیں ہیں اور "طاعت" اور "طاعت" میں جو بین فرقے ہے وہ انسان ہیں ہے جس کو حروف علمداری سمجھتے ہوں بلکہ اس فرقے کو علم و ادب کا بہترین طالب علم بھی جانتا ہے۔ (صفہ ۱۵)۔

اس کے بعد سچے النظر خالص معرض من مفادات امام غزیہ دستور العلما رسمان العربہ اور تاج العرب میں اپنے دعوے کے شواہینش کئے ہیں۔ اتنے ہی پر اتفاقاً ہمیں کیا ہے بلکہ اقرب الموارد سے بھی جو ایک مصری عیسائی کی تصنیف ہے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کیا ہے۔

فاضل معرض فاضل معرض ہیں۔ ان کی وسعت نظر اور وسعت علی راقم الخوف کو کیاں نصیب ہو وہ هند و عرب اور مصر و شام کے تمام علی ذخیرہ کو چھانے اور ان کے حوالے پیش کرے۔ لہذا یہ کوتاه علم فاضل معرض کی خدمت میں خود انھیں کی تحقیقات پیش کرتا ہے۔ موصوف کی ایک معرفہ آرائنا ب پیش و مstan اور صدی امارت ہے۔ جو وہ اس میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا انساب حضرت مولانا ابوالمحاسن سید محمد سجاد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ہے۔ اس پر ایک شریعت بہار حضرت مولانا محمد حنفی الدین قادری پھلواری کا توثیق گراہی نامہ اور حضرت علامہ مسیح سیستانی ندوی علیہ الرحمۃ کا مقدمہ درج ہے۔ میں اس کتاب کے حوالے پیش کرتا ہوں جس کے معلوم ہوگا کہ خود مصنف محترم کے نزدیک طاعت اور اطاعت کوئی فرق نہیں۔ لکھتے ہیں:-

اجماع العلماء على وجوب طاعة الامراء في غير مقصيبة

اس کا ترجیح حضرت معرض من اس طرح فرماتے ہیں:-

"اس پر علماء نے اجماع کیا ہے کہ تمام امراء کی جن کی امارت من جبہ الشریعہ واجب ہو اطاعت کرنی واجب ہے"۔

و تکمیل طاعت کا ترجیح اطاعت کر رہے ہیں۔

اس کے آگے ہے:-

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولى الامراء
منکر قائل العلما والمراد بادروا الامر من
ادحیب اللہ طاعتہ من الولاة والامراء (۱)
آپ نہ دیکھ لیا کہ اللہ و رسول او اولو الامر سب کے لئے طاعت
کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور محترم معرض نے خود طاعت کا ترجیح ادا
کیا ہے۔ میں کتاب مسئلہ امارت سے اور جو اسی وجہ پیش کر رہا ہوں۔
عربی عبارت کے تمام ترجیح مصنف کے ہوں گے۔

انا امرکه بخیس اللہ، میں تم کو پایا جو توں کا حکم دیا ہے
اصری بہان الجماعتہ والسعی
جن کا الشریعہ بخو کو حکم دیا ہے۔
جماعت سعیہ جسیعہ
والطاعتہ والنهیعہ
داجھادی سبیل اللہ (۲)
دیکھ لیجیے یہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ یہاں طاعت کا لفظ
اطاعت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اغا كان قوام امراء (۳)
عن اسرائیل کا پادشاہ ہوں مجتمع
اسرائیل بالاجتماع و طاعت
ہونا اور بادشاہ کافی کی اہانت
الملوک لا نبیا لهم۔
کوئی بیان اسرائیل کے کستر
زندگی میں تھا۔

علام خازن کے حوالہ سے لکھتے ہیں:-
وغا كان قوام عن اسرائیل
عن اسرائیل کی جماعتی زندگی
بکل اجتماع على الملوك و
طاعت الملوك لا نبیا لهم
(صلکا) راست تعلق بادشاہ سے پوتا
اور بادشاہ بخی کی اطاعت کرتا
آپ دیکھ رہے ہیں کہ مفسرین نے اطاعت کی جگہ طاعت کا
لفظ استعمال کیا اور فاضل معرض نے طاعت کا ترجیح اطاعت
کیا ہے۔

تقریت عمر رضی الشیعہ کا ارشاد ہے:-

اسلامی زندگی نہیں ہو سکتی ہے	لا اسلام لا جماعتہ و
بغیر جماعتی زندگی کے اور جماعتی	لا جماعتہ لا امام اسراء و
زندگی نہیں ہو سکتی بغیر امام کے	لا امامۃ الابطاعۃ۔
اور امارت کا ادا اطاعت اسرائیل	(صلکا) بحوالہ جامع نابن عبد البر (۴)
ہے جیسا امیر کی اطاعت واجب ہے۔	

یہاں بھی اطاعت کی جگہ طاقت استعمال ہوا ہے جس کا ترجمہ حضرت معرض نے اطاعت کیا ہے۔

حدیث شریعت دیکھئے۔

عن ابن هبیر رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو جائے گا اور جماعت کو چھوڑ دے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

جو شخص اطاعت سے عیسوٰ

من الطاعۃ توارق الجماعت
فات میتۃ الجاهلیۃ۔
(صلی اللہ علیہ وسلم)

طاعة الکفرة فی موادعۃ او کافر کی اطاعت کی جیشیت و خادعۃ (وقت بحول الرحمن) موادعۃ اور خادعۃ ہے۔

یہیے صاحب کرالانیتؑ کا فرکے لئے بھی طاعت کا غذا استعمال کیا ہے اور حضرت معرض نے اپنے اعتراض میں ہو اور نقل کیا ہے۔ دین کے حق اطاعت کو سو فی صدی جھوٹ لکھا ہے اور یہ ثابت کرنے کی سعی فرمائی چکاریں کے منی طاعت نہیں اطاعت ہیں سو صوف "سو فی صدی جھوٹ" کے بجائے کوئی ہذب اور شاستہ لفاظ بھی استعمال فرماسکتے تھے مثلاً سو فی صدی غلط ہے لیکن بعض وغناو کے مقابلہ ہرے کا جو لطف جھوٹ میں ہے وہ کسی اور لفظ میں کہاں ہے۔ لیکن اب تجھے کہ "سو فی صدی جھوٹ" مسئلہ امارت کے مصنف پر جیسا پاہ ہو رہا ہے یا سیاسی تکمیل کے مصنف پر کاش ہمارے علماء کرام ضد وغناو کے جزوں میں اپنے ہی فضل و تقدیس کے جیب و گریبان کی دھمکی اڑانے کی قیامت کو محسوس فراتے۔

مکار امعنوی کی بحث [سیاسی تکمیل کی جمارات میں لفظ الہدی کی تشریع کے حق لکھا گیا ہے کہ انفرادی بر تاؤ خاندانی نظام سوسائٹی کی تحریک بمعاذی معاشر معاشرات ملکی انتظام سیاسی حکمت عملی بین الاقوای تعلقات، عرض زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسانی زندگی کے لئے صحیح رو یہ کیا ہے چاہے یہ چیز اللہ نے اپنے رسول کو بتا کر مجھا۔

اور لفظ دین کی تشریع کی یہ بتایا گیا ہے کہ صاحب دین کا لفظ قریب تریب وہی معنی رکھتا ہے جو زمانہ حال میں اہمیت کے

ستھے ہیں۔ لوگوں کا کسی بالا تراجمہ اور کو تسلیم کر کے اس کی اعطیات کرنا پر امیثت ہے کیونکہ دین کا مفہوم بھی ہے۔ جس طرح لفظ الہدی کی تشریع کو غلط شاہت کرنے کے لئے تفہیمات کی ایک عبارت ڈھونڈنے کا بھی اسی طرح لفظ دین کی تشریع کو غلط تفسیر نے سیاسی تکمیل حصہ دوں کا ایک شکار آلاش کیا گیا ہے۔ اب سب کو لجا جلا کر معرض محترم نے جو اعتراض اقصیتیں فرمائی ہے وہ یہ ہے۔

"پہنچ جزو کی تشریع میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ملکی انتظامات سیاسی حکمت عملی بین الاقوای تعلقات دغیرہ سب اس میں داخل ہیں یعنی زندگی کے تمام پہلوؤں کو شامل ہے تو اس کے لاری مسخر ہو چکا رہا ہے اس کے لئے اپنے زندگی اس میں داخل ہے۔ پھر کیا دین حق کے مبنے امیثت کا نظام کرنا تکمیل حاصل اور بے صحیح تکاری نہیں ہے؛ اور قرآن مجید بخوبی اکابر ہے اس کے اندازوں میں اس طرح کے سخت پہنچانا بذوقی ہی نہیں بلکہ انتہاد بوجہ کی رکا کت نہیں ہے جو قرآن کی بلا غلط کے منافی ہے" (ص ۵۵)

اب آئیے اس تکاری نہیں کے اعتراض پر بھی ایک نظریہ ڈال لیں۔ یہم اور پہلائے تحقیقیں کے حوالوں سے لگو ہے ہم کا الہدی کے مبنے قرآن مجید سنت اور شریعت میں صاحب مدارک ہو وہ حضرت مولا نما اشtron علی علیہما الرحمۃ لے آئی کیمہ ہوں الہدی ارسل رسولہ میں الہدی کا ترجیح قرآن مجید کیا ہے۔ اب لفظ دین کی تشریع صاحب دستور العلیاء سے سخت بخود محترم بھی نہیں اپنی طاعت اور امامت کی محنتیں پیش کی ہے۔

(الذین) بالکدر الاملاک والعادۃ والجزاء والملک افأۃ والقضاء و الطاعة (الذین الاصطلاحی) قانون محاوی سائیں لذوی العقول الی الخیرات بالذات کا الاعدام الشرعیۃ النازلة علی بنینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمة حکمہ دین (کے لفظی مبنے ہیں) اسلام اعادت جسراً مکافات قضاوار اور طاعت دین کے اصطلاحی مبنے ہیں آسمانی قانون جو انسان کو رہبری حقیقی نیکیوں کی طرف کرے جیسے وہ اکام شرعیجن کا نزول ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا (ص ۱۹) آپ نے لاحظ فرمایا۔ الہدی کے مبنے قرآن سنت اور شریعت

کی خیر مرفع مستتر (ھو) کامراج اللہ تعالیٰ کی فات اقدس ہے اور صاحب عبارت نے اس کامراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا ہے حضرت معرض نے اس بحث میں ۱۱ صفحہ صرف کہے ہیں اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام مفسرین نے اس مرفع مستتر ضمیر کا مرتعج اللہ تعالیٰ کی ذات کو قرار دیا ہے اور علاوہ بریں دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرنا اللہ کا کام ہے ذکر ہوگا میش کیونکہ یہ اس کے لئے باہر ہے حضرت معرض نے اپنے دعوے کے ثبوت میں تعدد آیتیں پیش کی ہیں۔

جیسے :-

انٹ لاتھدی من امجدیت ہدایت نہیں دے سکتے۔ اوہ ۶۹	اے بیغمبر قم جسے چاہو اسے و ماننت بہاد انھی نکال کر سیدھا راست پر نہیں ڈال سکتے نیز :-
--	---

ان تھوڑے علی ہن لہم | تم ان لوگوں کی ہدایت پر کھنچ ہی
بان اللہ لا یہدی من | حرعیں جو لیکن الشناس شخص کو
یعنی ہدایت نہیں کرتا جسکو گمراہی میں بنا کر کوئی
آخر قبیل کا موقع ہوتا اور مغلی کے صفات میں اس کے لئے
گنجائش ہوتی تو میں بتا تاکہ قرآن مجید میں اس طرح کی آیتیں کیسے
لوگوں کے متعلق ہیں اور کیسے لوگوں کے بارے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ
آپ ان کی ہدایت نہیں کر سکتے لیکن مختصر اور عرض کرنے ہے کہ قرآن
مجید میں جس طرح ہدایت کا انتساب اللہ تعالیٰ کی جانب پا جاتا ہے
اسی طرح خلافت کا انتساب بھی اللہ تعالیٰ کی جانب پا جاتا ہے
جیسے :-

یُضْلِلُ اللَّهُ مِنْ يَشَاءُ وَ يَهْدِي مِنْ يَشَاءُ

اس کے اوپر ہی کی بیتیں موجود ہے کہ اللہ اسے ہدایت نہیں فرماتا جسے گمراہی میں بستا کر دیتا ہے تو کیا واقعہ اللہ تعالیٰ کسی سبب کے بغیر کسی کو ہدایت دیتا اور کسی کو گمراہی میں بستا کر دیتا ہے ؟
غایہ ہے کہ انسان نہیں ہے خلافت میں وہی لوگ بستا ہوتے ہیں جو

اور لفظادین کے میانے آسانی قانون ہو انسان کی رہبری حقیقی شکریوں کی طرف کرے جیسے وہ احکام حنفی مدنظر ہے جو کوئی خدی اللہ علیہ وسلم پر ہوا ہے اب محترم معرض نے پوچھ گہ اس کی اخنوی کے متعلق کیا ارشاد ہے ؟ فاضل معرض نے صاحب کتبی کیش کی ایک عبارت کا ہر خود صاحب بسا کشمکش کو بنایا ہے لیکن آپ دیکھنے کے نی المعرفت دہ بسا صاحب بسا کشمکش کے گھر پر درست کہا ہے یا ہمارے علمائے کرام کے مقدس بدن پر ہے ؟

عبارت یہ ہے :-

جیزت اور ہزار حرمت ہے ان علمائے کرام پر جن کارات دن کا مشغله ہی قال اللہ و قال الرسول ہے۔ سچوں نہیں ہیں کہ آخران کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ قرآن کوں نظر سے پڑھتے ہیں کہ سب ارباب پڑھنے کے بعد بھی ان کو اس قطعی اور داعی پاہی کی طرف ہدایت نہیں ملتی جو صلحانوں کے لئے اصولی طور پر مقرر کردی گئی ہے (ملک) اسی یہ کہ الہدی اور دین الحق ایک دوسرے کے خلاف اور ضد نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے موافق اور مخالف ہیں اس لئے ایک کی حدود و سر سے می ہوئی ہے۔ لیکن معرض مفترض مفترض مکی اس پر نظر نہیں رکاوہ دالت اس حقیقت سے صرف نظر فرار ہے ہیں۔ عنود کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ الہدی سے مراد اسلامی اتفاق ہے تو اور یہ اور دین حق سے مراد اس کی تصور کی تفصیل اور عملی شکل ہے۔ وہ میں نے دونوں ناظموں کے متعلق علمائے محققین کی تصریحات پیش کر دی ہیں اب یہ ثابت کرنا محترم معرض کا کام ہے کوئی حقیقت کی تحقیقات و تصریحات غلط ہیں۔

لِيَضْرِبَ اللَّهُ عَلَى الْدَّيْنِ كَلَمًا كَيْ بُجُثَ عبارت نزیر بحث میں لیظہ رہ

علی الذین کلہ کی تشریع میں ہے :-

”پھر رسول صحیحہ کا مقصود یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اس نظام اطاعت (دین) اور اس قانون حیات (الہدی) کو پوری صفائی دین پر غالب کر دے“ (صلت)

اس تشریع پر کوئی حضرت معرض نے پر طرح جریح و قدح کرنے کی کوشش فرمائی ہے اسی میں ایک خاص اعتراض یہ ہے کہ لیظہ

جس دور میں بھی دین غالب اور با اقتدار ارشاد سے با اقتدار
یتائی کی جو جہد کرنال لوگوں کا فرض ہے جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا لکھ پڑھتا، اپنے کو حضور کا منع کئے اور صاحب کرام
کی اقتدار کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور صاحب کشمکش کے اسلامی
نصبہ دین کے پیش کرنے کی بھی غرض و غارت ہے۔

علمائے کرام بحث و مناظرے کے گرد و غبار میں حقیقت
کو چھپا نہیں سکتے۔ یہ حقیقت پر انھی رکھ کر علمائے کرام سے
دریافت کریں گے کہ ہم شروع میں اسلام کے موقوف (اور
اس کی پوزیشن) کی جو وضاحت کی ہے وہ صحیح ہے جیسا نظر ہے اور
اسلام تمام اور با اقتدار ہے تو اس کے قیام اور عمل کے لئے اپنی امکانی
حد تک جو جہد کرتا مسلمانوں کا فرض ہے یا نہیں؟

علمائے کرام کو اس واضح سوال کا لائق لفظوں میں جواب
دینا ہے پھر مسلمان بھی خود کو اپنے کردار کے علمبردار افسوس
دین کی وجہ پر لے جا رہے ہیں کہ اس کی انتہت ہوتی ہے؟

حضرت ابن عباس کا سیارا مترجمین نے ایضاً کہا جس طرح مفسرینہ
کافاعل اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے۔ لیظہرہ کے معنے سب سے بالاتفاق
غلبہ کے لئے ہیں خود حضرت معزز نے مراح العبد کے الفاظ
نقش کئے ہیں۔

(لیظہرہ علی الدین کل) ۱۵ ناک الشذوذ اب کریے
لیجعل ادنه دین آلا مسلام دین اسلام کو سارے
علی الادیان کلہا۔ (صلی) ادیان پر۔

لیکن حضرت معزز نے تفسیر فاران نے حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک تفسیر میں صونہ داد کیا ہے جس کا
ترجمہ حضرت معزز نے لفظوں میں یہ ہے:-

حضرت ابن عباس نے خراباً لیظہرہ کی تفسیر پر رسول
کی طرف راجح ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ رسول کو تمام بدلہ شرعاً
دین کی اعلم دے۔ اور اپنے رسول کو اس پر اتفاق کر دے۔

یہاں تک کہ رسول پر کوئی پھر غصی نہ رہے۔ (صلی)

حضرت ابن عباس کی اس تفسیر کو پیش کر کے حضرت
معزز نے خوب خوب خوشی کا ڈھون پیٹا ہے کہ اس تفسیر کی

باغیوں اور ملاحت پسندیوں سے برا بیت یا بی کی صلاحیت کو فوجی
ہیں اور جو لوگ نیک شوار اور برا بیت کے طالب ہوتے ہیں ان کو تھوڑی
ہدایت کی صلاحیت عطا کی جاتی ہے اور وہ برا بیت یا بی ہوتے ہیں۔

ایسا کرام طبیب العلوة و السلام کے متعلق خود اللہ تعالیٰ کا اشارہ ہے۔
انہا نت متن دلکل تمصرت بر اعمالی کے گروئے خلیج

سے داریۃ والہاد (المجهی) قوم هاد
حر قم میں ہادی گذرے ہیں۔

اگر انہیاً کے کرام کے دلیل برا بیت نہیں بلکہ تعالیٰ تعالیٰ نے
ان کو پا دری کیوں فرمایا ہے یہ جو کام وہ کوئی نہیں سکتے تھے وہ ان کے
سپر و کیوں کیا گیا؟

بات یہ ہے کہ افعال کی ثمرات و نتائج سعادت کرنا اللہ کے
اختیار ہیں ہے نیکن اس کے باوجود اس نے انسانوں کے لفڑیوں پر
ہیں اور ان کی تبا آوری پران کو ماسوکیا ہے۔ اسی دین کے علمبرداری کو
لے لیجئے اس میں کوئی مشیر نہیں کہ دین کا طلبہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں
تحالیکن کیا دین کے فیکے کے لئے جو جہد کرنے پر حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحب کرام امور نہیں کئے گئے تھے ہا آنحضرت تعالیٰ
کے دس ارشاد تکھیا میتھے ہیں۔

قاتلله حملات کوں دین کے دشمنوں سے لڑنے ترہ
فتنه و یکون الدین یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور

کلمہ اللہ دین بالکلیہ الشر کے لئے ہو جائے
اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحب کرام کے ۷۰ برس

کی قد اکاریوں اور جان بازیوں کے بغیر ہی دین قائم ہو گیا۔

میں یہ انشا ہوں کہ مترحمین و مفسرین نے حام طور پر آیت
زیر بحث میں لیظہرہ کے فعل کا فاعل اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا ہے
لیکن القرآن مجید کے مقصد اور مدعای میں کوئی خرابی واقع نہیں
ہوتی تو رسول کو لیظہرہ کا فاعل قرار دیتے کے لئے قرآن مجید کے
الفاظ میں پوری گنجائش موجود ہے۔

لیکن الگ اللہ تعالیٰ ہی کو فاعل نہ لیا جائے تو اس صورت
جس بھی واقعہ ہی ہے کہ دین کے قابلہ کا ذریعہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحب کرام ہی ہے اور انھیں کو اس کے لئے
جد و جہد کرنی پڑی اور انھیں کے ڈھون دین غالب ہوا اور

اور اسلامی نصب العین پر اسی طرح کی جریح و قدح حکم کے بعد
بڑی تکمیل کر دیتے کریں کا صحیح مفہوم بتاتے ہوئے ایک بار پھر امام
را غب کے وہ اتفاقاً نظر کئے ہیں جو لفظ الہدی کی بخشش میں لگ رکھے
ہیں۔ اسی کی بیانات پر تحریر فرماتے ہیں:-

پس اس لفظ الہدی سے پہاں ہراد لغت قرآنی کی
روشنی میں وہ مخصوص عطیہ خداوندی ہے جو رسول
کو عطا ہوئی ہے چاہے اس کی تعبیر فہم و سیرت سے
کی جائے۔ یا علم و نور سے یا حکم و حکمت سے یا حیران و
نصل خطاب سے یا فرقان و سلطان سے وغیرہ وغیرہ (ص)۔
جن حضرات کے پاس مفردات امام راعب ہو وہ لفظ الہدی
کو تکالیک پرورد و کھینچ جو یقین ہے کہ امام راعب نے امام فراہی کی
طرح الہدی کے متعدد معنی کھنکھ ہوں گے جن کو حضرت معتز من نے
بقامنائے صلحوت چھوڑ دیا ہے حضرت ابن عباس کی تفسیر
ہو یا امام راعب کی تحقیق ان سب کا سہارا یعنی کا مقصد یہ ہے
کہ ہمارے یہاں کرامہ دینی نظام زندگی پر یہاں لا جائے ہیں
اس لفظ ضروری ہے کہ قرآنی حقوق کو صحیح کیا جائے اور اقتدار
وین کی تحریر و دعوت سے مسلمانوں کو محروم اور برگشہ کیا جائے
۱۸ صفات کی کتاب کی یہاں کامل تقدیم نہیں کی جا سکتی تاہم
جس قدر لکھا گیا ہے اس سے علمائے کرام کا دینی رُخ اچھی طرح
حلوم کیا جا سکتا ہے۔

جماعت اسلامی کے خلاف علماء کرام کی حقیقی تقدیم اور
جرحیں ہوئیں سب منفی اور تحریری مثبت اور تعبیری جریح و تقدیم
کا کوئی وجود نہیں۔ اگر جماعت اسلامی اور اس کی دعوت و تحریر
غلط ہے تو ہمارے علماء بتاتے کیوں نہیں کہ اسلام کی صحیح دعوت
و تحریر کیا ہے؟ اور اس سے یکر اٹھتے کیوں نہیں۔ ۴

ابی بن اقبال کے دو شعر نقل کرتے ہوئے حضرت معرض
کی کتاب بند کر رہا ہوں ۵

دین شہری میں غلاموں کے امام اور شیوخ
و یخوتی میں فقط اک فلسفہ رو با ہی
ہوا اگر قوت فرعون کی در پردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم الہی

رو سے اس آیت کا جماعت اسلامی کے مشن سے ادنیٰ سماجی تعلق
باتی نہیں رہ جاتا۔ اور صاحبِ حدیث سی شمشش "کی تصریح ارشاد فرمایا
ہے کہ ان کو کچھ سمجھنے کوون روک سکتا ہے کہ یہ ابن عباس کوون ہوتے
ہیں جتنے کی تفسیر کو ایمیٹ دی جائے اور دولت جو کچھ فرماتے ہیں وہی
صحیح ہے (عذیز)۔

حضرت معرض حضرت مسیح شمشش و حضور یہ ارشاد فرمائیں
کہ آپ کا مسلک و مذہب کیا ہے؟ لیظفر کا کامبون مفہوم حضرت
ابن عباس کی تفسیر سے ظاہر ہوا ہے وہ یا تمام مفسرین و
مترجمین نے جو مفہوم قرار دیا ہے وہ ۴۵۔

صاحبِ حدیث سی شمشش حضرت ابن عباس کی تفسیر کے
متعلق کی تکیں گے وہ توجیب کہیں گے اس وقت آپ بھی شےزادہ
اممیں بھی شہنشہوں گا میکن سر درست آپ اپنے مگر کی عین مولیٰ نما ناظرات
جیلانی کی راستے شن لیجئے۔ فرماتے ہیں۔

کافی رہے صادر کرام کے تفسیری احوال سوانح عباس رضی اللہ
عنہ کو اس پاپ میں بغیر معمولی شهرت حاصل ہے لیکن جو خبرہ اس
سلطے میں ان کی طرف مشروب ہے خود مسیوطی نے بھی اس کے
متعلق علماء کا یہ فیصلہ نقل کیا ہے:-

و هذہ التفاسیہ والاطوال | یہ بھی ایسی تفسیری اور ایسیں جو
الحق اسدند دھا الی ابن | ابن عباس کی طرف مشروب
عباس عغیر رخصیۃ د | ہیں سند آنابنہندیدہ ہیں اور انکو
روانہ ہمجا اھیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کے تفسیری
احوال کا جب جائزہ لیا تو اس نتیجہ کھپڑے ہے:-

لحریثت عن ابن عباس | تقریباً سو و ایکوں کے سوانح
في التفسیر الاشبہ مائة | عباس کی طرف مشروب احوال
صحیح ثابت نہیں ہوئے۔

فما ہنا مذہب العلوم (یونہند بعده یہ بھی لکھیا ہے)۔

جواب دیجئے مولانا ایلانی "علم مسیوطی اور حضرت امام شافعی
کے متعلق بکیا فتوی ہے؟"

حضرت معرض نے ایک کریر ہو
النی ارسل رسول کی تشریع

علمائے کرام کا دینی رُخ

گرگریوں میں پچوں کے امراض اور انکا علاج

از سینگ حیدریہ محدث عظیم زبیری - امروہ

پانی خود پلانا جائے لیکن مقدار میں کم اور تجویز میں متعدد والی مقنی کی لیٹیا سے۔

عکس بھر جو: - سعدی ممالات میں طبا شیر ۳ ماسنر - مغز کنوں گھٹہ ۲ شاہ دھان کی گھیل ۲ تو ۳ در دردی کر کے صاف مسل میں کپڑے میں پوتلی باندھ کر ایک ٹھی کی ٹھیلیا میں دین پاؤ پانی میں ڈال کر بھسکو رکھیں۔ جب تک پانی مانگی یہ ہی پانی پلانے کیسے۔ صرف آلمد آؤں (خٹک) اور ہمی چھٹا کم سے کراسی طرح پوتلی باندھ کر پانی میں بھگو دین اور اس کا ہی پانی پکڑ کو پلانے اور پیاس میں کی ہو جاتی ہے۔ صحیح وسٹم مردار یہی پلزدیتی رہیں۔ یہ گویاں پچوں کے نوکیں پر ثابت ہو چکی ہے۔

اگر مرض شدید ہو تو سر کے بال کائنٹ کے بعد عرق گلار غائب ہوں آدھ پاؤ میں سرکر خالص ۲۰۰ مل اکر دو اسکے پر تن گو برف کے سرد پانی میں رکھ کر ٹھنڈے اکر لیں اور اس میں کپڑے کی گڈتی بھگوں بار بار تالوپ رکھیں۔ یا تازہ لوکی یا تازہ گلڑی کے چھٹکے کر خرد ملک (ملک) کے پانی۔ یا سبزہ میں اور مکوہ بجز کے پانی میں میں کر تھوڑا سرکر خالص ملکر تالو اور پیشانی پر لیپ کریں۔ ان خارجی تباہیر کے ساتھ ساتھ مردار یہی پلزد دینا نہ چھوٹیں۔ عرق گلار۔ عرق بیدمشک میں حل کر کے برادر صبح و شام دیں۔ اگر مرض شدید ہو تو میں باروں۔ عوقیات نہیں تو اپنے دودھ یا تازہ پانی میں بھگوں کر لائیں۔

ہر سے پہلے دست آنا اور دودھ اتنا [گرمی اور برسات میں عام طور پر کوئی کوڈ ستون اور دودھ انسٹنٹ کی بھی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ مرض بڑھ جانے پر دوائیں بھی اثر نہیں کر فہریں

عطاش (پیاس کی شدت)] تو اس کا ہو جاتا کہتے ہیں۔

یہ مرض عموماً گرمی ہی کے موسم میں ہوتا ہے جب کہ تمہاریں گرمی خلکی بڑھ جاتی ہے۔ لوبن چلنے لگتی ہیں اس مرض میں بعض دفعہ بچتہ کی دماغی جھیلوں پر ورم ہو جاتا ہے۔ پیاس کی شدت کے ساتھ ساتھ تیر بخار بھی ہو جاتا ہے وہ بے چین ہوتا ہے اور ہوتا روتا رہتا ہے۔ سرکو استر پر ادھر ادھر دے مارتا ہے۔ یہند نہیں آتی اگر کچھ دیر کئے آنکھیں جھکتی ہیں تو فراچونک پر تنا ہے اور خوف کے ماتے ادھر ادھر دیکھتے لگتا ہے لبعن اوقات جب کہ بخار بہت شدید ہوتا ہے ہتھ پاؤں میں شیخ بھی ہونے لگتے ہے۔ بعض پچوں کو دست آنے لگتے ہیں۔ اگر وقت پر درست اور مناسب علاج نہ کیا جائے تو پچھلے اسکے پیاس ہو جاتا ہے۔

اس مرض کا سبب تکمیل کی گرمی ہے۔ چنانچہ جن بھوں کو اس گرمی سے بحفظ رکھنے کا انتظام نہیں کیا جاتا وہ اس مرض میں سبtle ہوتا جاتے ہیں، جو مابین آنکھ کے پاس بیچھے کر کام کریں یا دھوپ میں چلتی پھرتی زیادہ ہیں یا محنت کش قلت کا کام انجینیروں کی کاپڑتے ہے اور وہ اس حالت میں کسی نہ آرہا ہو۔ یہ دن میں گرمی بھر رہی ہو یہ کو اپنادو حصہ پلا دیتی ہیں تو ان کے سچے اس مرض میں ضرور ہی بستلا ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں کچھ کھا کر پانی پی کر اطمینان کے ساتھ بچے کو دو حصہ پلانا جاتا ہے۔ بعض نادان مابین بچے کو پیاس لگنے کے باوجود پانی پلانے سے پر ہمیز کرتی ہیں جس سے بچے کا مرض آئیتا ہے تھا اسراہ ہوتا ہے اور بھر شدید صورت خیفار کر لیتا ہے۔ اگر بچے کو پیاس ہو جائے اور پانی کی طرف پکھے تو اسکے

تصریف چھوٹی انجینئری کا گرم محبول میں بھی بکار پانی یا عرض کا ذیل میں
بکھار کر یہاں تک جیسے سپاس اور دستیوں کو روکنے میں۔

دیپاٹ جس جو بک نہ کوئی حکم دے سکے جو رکھنے والی ہو اور
جس کو دست بخشت آئے ہوں اور پس بھی زیادہ ہو جتے کہ در
در ثقہ ہو جانے تو اُن کی کہیں کو نہیں کچل کر جو بھی بڑی ملا کر اس کا
گول ہنا کہ اُس سی سخ کو بخجھے۔ پھر اس گول کو یادی سی بھجا کر وہ پانی
بھٹک کر کے پھر کو چائیتے۔ یا اس کی چال جلا کر اس کی راکھر پانی
سی ڈال دیجھے۔ سی ایسی بھر کے سوتا را، سارے کلمتے، س

سنان کے اثر کی دست دننا اُن دستوں کا درنگ اور قوام بدلتا
دستا سے چھوڑ سکتے۔ ملکوں جانش

لیج کی مانند آئتے ہیں۔ کبھی انوں اور خون بھی آنے والے اسکے
ساتھ خفیہ حرارت مزدوجہ ہتی ہے کسی کو ہر دقت تبریز جا رہا ہے
کسی کو راست کو سمجھو یعنی حرارت ہو جاتی ہے۔ پچھلے بروز ڈالا اور
سوکھنا پیدا نہ ہے۔ جلد پر جھٹپاں پڑ جاتی ہیں۔ چھوٹے سوکھ کرنے کے
لئے کھڑج ہو جاتا ہے۔ کنڈیاں بیچ جاتی ہیں۔ بالآخر متاثر ہو جاتی
ہے۔ آغاز مریض ہیں الگ روایتی پنک پکھڑہ صہمہ اتر اسلامی کی جاتی
ہے۔ صحت پاپ ہو جانا شکل نہیں سیکھوں جسے پھنس قدر اور داری
خوبی کے درمیں سے نہ علاج تدرست ہو جائے۔

رخواہِ حام کی بڑیں سے مردار یہی بلڈ کا انٹ لکھ دیتی ہوں
ایسا مغرب اور زندگی کے کھن کے متوارچالیں روز کے
ستعمال سے سوچا ہو لا غیر بچ طاقت ور ہو جائے۔ تمام عوارض۔
جس پیاس، دست، بخار، کھانسی، دودھ کا لشنا اور دامت بکھنے
کیلئے دغیرہ سب درہ ہو جاتی ہیں صاف۔ کے نئے تو تربیدت
ولیاں ہیں۔ بعض دفعہ تو پوک سے بچ گدھ لگے ہوئے۔ بعض سعیاب
و کرپٹے کے ہو گئے ہیں۔ میرے یہاں ہر دفعہ پیار ملی ہیں۔ میں نے
کامیکس تربیدت ہی پایا ہے۔ اُنک خود تیار کر کے قبر بے کچھ۔ نسخے
تدریجی ذلیل ہے۔

عواد صلیب ناصری - زهره و هر خطاگان اول نمیر - جهرا سیود -
ندر بود شیرزی - لشکر پیشانی - کهربا صمیمی تین تین مانش - رستم سوسنی -
غزگر چو - معزکنون گفت - تاریخ دریاچه - شاهنشیرکو دایانچ پارچ
شنه - سرت - گلو خانه ساز - مرداد اردیبهشتی - تاسفه چیز پنهان شنه -

خوازند و دشنه نهاده زنگونی کی جیاہ میں ہوت کاشکا ہو جاست
لیکن اس مرض کا تاثر صمپت دودھ پلے کے والوں ہور توں کی حالت
اور اسکوں شرپ میٹنے والیں بھی ہے۔ ہیاں کچ دویا اور لوز ادا۔ میں
خواہ عین ایڈن بیٹھ دو پیتا ستر فرگ کریا جسپ بچ دودھ اسکا
تو نظر کر دے کے سچ تو زنگونی کیستے با کیفیت تازیہ کر دیجے سوچیں جاندن
شرکوں کریں اس سبکے سوچ کو چھڑ دیا۔ اس دش کو یاد ہب مرض
شرکوں گیا تھکن دا کاشک کی طرف تویے ہوئے۔

اگر پتے دودھہ ڈال سہا۔ چہ تو فوراً کچھ ناچاہا ہے کہ بچت کو
دودھہ مقدار سے زیادہ اور جلدی بلندی دیا جا رہا ہے۔ دودھہ پہنچ
کی شکستی الگ کرتے ہیں اگر بچت دودھہ پہنچ لے تو کہاں یہ بچت کے کو
فکر ہو گئی یہ بھینا چاہے کہ دودھہ زیادہ پہنچ لیا گیا ہے۔ اس کا ہم اور
بیاناتی علیح ہے کہ دودھہ کو چار پنچ ملٹیکے وقف سے پانچ سو غذاہ
بچہ چیند نہ کہیں کیوں نہ ہے، اور وہ لکھتا ہی یوس نہ ہے۔ احمدیہ
بیاناتی علیح ہی۔ سے بھیک ہو جائے گا۔ بطور روا مرداریدی پڑ
دیکھتے اگر وقت پر یہ گولیاں نہ ملیں تو زیرہ صید ۱۲ اش۔ طبا شیر
۱۳ اش۔ جھوٹی الٹی ٹھہر دی سماق ۲۰ اش ساری بیس پوش فٹے کر
کل جھان کر ۲۰ تولہ شربت اندر پسیں۔ لیکن خوفزدہ مخمور کا پیس۔ یا
زور تک ۱۵ اش۔ دلہ انگو خورد ۱۷ اش۔ سارے الٹے ۱۸ اش۔

عتر، گلاب، مارول، سرمه پیش کر زد اسی چنی مسلک خود را تحدیث، احتمالهایی نداشتند و از آنستی سرمه باشد دستور بگذار، بگذاشته باشیم.

او جیس کہ ہر سے دست آئی ہے پوں اس مرض کی طرف ہے
لایا ہوا یہ نہ برخی چاہئے۔ بلکہ دست شریع ہوتے ہی علاج کو ناماننا
کرتے ہے ایسی حالت، میں پیپے کو ددھ پلانے سے پہنچے ایڈپچر گرم یا انی
لانا بہت ہی فریب ہوتا ہے۔ اگر صد اور پیلس پیلے دست آئیں تو اس کا
کسب سے اچھا علاج ہے چونکہ کاشٹر آئیں والا تیز ہے پچھے نا شہ
لکھ حسب تحریک کو بلادیا جائے۔ کاشٹر آئیں میں تھوڑا شہد بھی شامل
کیا جا سکتے ہے۔ جب اس سے اور دست آکر انہوں نکل جائے تو
پھر مواد بیری پلے استعمال کرائیں۔ اگر یہ نہ ممکن اور دست پتے
تھلکل پائی کی طرح زیادہ تعذیب میں آئیں ہوں اور پچ کی مگر درمی
کرڑھ رہی ہو تو پھر سونف، ایک ماشر۔ چھوٹی الائچی کے دنہاں کا شے

حکم سلطان دشائی برحق کی خواستہ نہ رہا تھا۔ یہ سیرے دو خانہ کامیابی کا ستمخی ہے۔ اٹھ گویاں سچ فضول و غیرہ چاروں دیپے کی ملئیں ہیں۔ اگر اس مسئلہ میں یا کسی دو مرد اندر نہ رہا تو ارض کے مستھن کوئی شورہ حاصل کرنا ہو تو جوابی کارڈ لکھتے اور پڑھنے ختم دیاں۔ دامت خیر کی بھیجتے۔ میرا پتھری کافی ہے۔

بیکم حکم محمد عظیم زیری۔ امر وہ سہ۔ ضلع مراد آباد۔

درق طلا، ایک ماشہ۔ درق نقرہ۔ فادر بیر جو اپنی سکنی از مرغ ہیں تین ماشے۔ پوت پلیز نر دیاچ ملائے۔ ہر دو کو بلکہ۔ الگ اس غمار کے باریکے کر لیں۔ پھر عنی ٹھاکب خاص۔ عرق ہی شک۔ عرق بید سادہ پائیج پائیج آؤ میں خوب ٹھرل کر کے خود ہی گویاں بنالیں صبح و شام ایک یا کسی عرق ٹھاکب یا ختن کاؤ زبان یا شیر بار یا شیر بُر یا تازہ بیانی میں حل کر کے دیں۔ اور قبرت

باقی تھوڑے کھوٹا از صقوٰ

بے بنتیاد عالمت کو بلند کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ مرد و نخوہ ہر زبان کی بنیادی ایشیں ہیں اور جب تک ان میں جسمی ذہنیں کہا جاسکتا زبان کی عمارت کب تھکنے کے لیے آہے۔ خصوصاً مذہبی زبان کی عرف و خلوٰا سے لیے جو و لازم کا درجہ رکھتی ہے۔

جیزو کو مقبولیت و دستخط افزائے۔ آخر میں ہم اتنا اور کہیں گے کہ کسی زبان کو سیکھنے کے ساتھ میں جو لوگ عرف و خوکی کا کیوں کو نظر انداز کر کے مرد نہ استاد تھا درس کے اور قرآن و ختن پر زور دیتے ہیں وہ حقیقت میں یک

حدیث اور قرآن

دین میں احادیث کا مقام کیا ہے، قرآن کا احادیث سے کیا تعلق ہے، احادیث کے ترک کے بعد دین کی کیا جست دیکھا گئی ہے، قرآن کا فیصلہ سنت رسول کے متعلق کیا ہے۔

اس طرح کے تمام سوالات کا بہترین جواب اس کتاب میں ملیگا، کافی ضفاہت کے باوجود موافق فائدے کے پیش نہ قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے، پہنچ صرف ایک روپیہ۔

شدت رسول

یہ ایک شامی عالم کی معزکہ الاراق تصنیف ہے جسیں حدیث کی تاریخ پر محققان دروٹی ڈائل کے علاوہ صحابہ اور تابعین وغیرہ کے طریقہ اعداد بزرگ متعلقہ بیلوں پر سیر جاصل گفتگو کیا گئی ہے، تمام رواں قرآن اور حدیث کو الوں سے، لپڑی اندازیں پیش کوئے، تیکت اور دیوارتے

ملکہ کا پتھرہ تھلی دلو بند (دو. پی)

تہذید و تصریح کھنڈ کے طفول لئے مستقل عنوان

تبیخی دوسرے

۱۔ اذ جناب سید و داد الٰی
نہیں۔

۲۔ صفحات مختصر ساز ساز خلاصہ کاغذ
ب۔ کھانی چیلی پسندیدہ۔ تیمت ایک روز آٹھ آنے
ملنے کا پتہ۔ غلیل جامی، ادارہ تبلیغ الاسلام، ۳۸، انگریز
مسجد اسٹریٹ، پیلامالا علیین علی

یکتاب ایک بصلہ روز بار پہنچنے سے صرف نہ
شرقي افریقہ کے تبلیغی سفر کے دران میں تکمیلی تدریج شاہد
ہے کہ تبلیغ اسلام کی خاطر نزدیک رو روزگر کے کام آغاز
سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار ک
جوں مسٹریج ہو چکا۔ اپ کے حمایت نے ملالات اور دسائل
کے تابعے اس سلسلہ کو مزید رحمت دی اور آخر کار
اسلام کے سلطنت میں وجا پان اور بلا خود ریپ تک پہنچے اسلام
کا پیام لوگوں تک پہنچا۔ اور یہ رہت ہی غلیل دامت نیں دنیا
بھر میں اسلام کا کم و بیش تعارف کرایا۔

صحابہ کے بعد یہ کار خیر کی تحریکی صیحت میں مخالف انجام
دیتے ہے اور آج کے ٹھنڈے گردے زمانے میں بھی یہت سے
اللہ کے بندے ہی اوسی اسے انجام دی رہے ہیں۔ چنانچہ
ہیش نظر کتاب اسی سلسلہ کی ایک قابل قدیمیت ہے
جسیں صرف تبلیغی سفر کے تمام حالات اس طرح
یہاں کے ہیں کہ شرقي افریقہ کے ہستے سے جسے افغانستان اور
مراٹ خلوط پوری طرح دانچ ہو جاتے ہیں۔ اور بعد کا کوئی سلیمان اگر
شرقي افریقہ جاتا چاہے تو وہ کتاب اسے ایک اچھے رہنا
اہم کاروائی کا کام نہ سکتی ہے۔

صنف کا اندازہ بیان یہ ہے کہ صرف اور کشین ہے لیکن کہیں کہیں
غیر خاطر دوائی تکمیل ہیں ذرا مکمل۔ صفو مکمل رض صرف بھی ہے۔
”یہ میں نے عرض کیا کہ آج ہندوستان کے محل عرض میں
تبیخ را صلاح کا ایک باقاعدہ نظام فرمام ہو جائے اور قریب
تر سب ہر زبردار اس اہم ویں فریضہ کی ادائیگی میں ہر دن
وہنہک ہے“

مشابہہ و تحریر کی دنیا میں صرف کا یہ ارشاد گرامی جس قدر
سبا اذکار میز اور سیم ہے وہ لائق قویو ہے۔ ”سیم“ میں نے
اکٹے کہ اک تنظام تبلیغ اور صرف دین اور اہمک و دلوں
ہی صدقہ میں اپنے حقیقی تعاونت کے لئے معماں تشریح ہیں
جیسا کہ تیاق و مسابق اور تسریعہ و قیاس سے حلوم ہوتا ہے
تبلیغ سے صرف کی ہر اور ہر مخصوص نویت کی علیحدہ ہے
جو غرر کے زبان و بیان سے کی جاتی ہے۔ سب یہ کہنا کہ تربیت
قریب ہر زبردار اس اہم ترین فرضیہ کی ادائیگی میں صرف
وہنہک ہے ہم لوگوں کی حد تک س بالغ آمیز ہے اور اگر تبلیغ کے ائمہ
میں صرف ان مسائی جیسا کوئی یتھے ہیں تو جو بھی یہ کہنا وہ صرف ہم لوگوں کی
میں وسیع پیار پر باری ہیں تو جو بھی یہ کہنا وہ صرف ہم لوگوں کی
کے قریب قریب ہمارے ذمہ دار مسلمان اس کا رخیر مہمک
ہیں اہمک صرف دشت تو کیا ہم دیکھتے ہیں کہ ہم لوگوں کے ذمہ دشت
انصاف یہ تو غلیل مبارک نامہ ہتا ہے انیں سے اکثر اس درجہ
جد و سکت ہیں کہ علوم ہوتے ہے ”فرض تبلیغ“ ان کے دائرہ میں
ہی سے نکل چکا۔ یہت سے ایسے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کی جگائے
وہ اک نرمائی دکانی اصول و نظریات کی علی اور زبانی تبلیغ کر رہے
ہیں جو اپنے نصیانی نتائج اور زیلی اثرات کے حفاظ سے اسلام

کے عرف قرآن دستت کے فاطح اور دین کی جستیں محدود نہ ہے۔

یرا منقد اعزاز پھر صرف یہ کہتا ہے کہ دراز کا مبالغہ آمیزی درجہ بند کے پر دیگر اصول کے اعتبار سے خواہ حقیقی ہی نہیں ہو بلکن اسلام کی نگاہ میں مردود و بخوبی ہے۔ بخوبی طور پر پیش نظر کتاب ہیئت کام کی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے مصنف کو جرأۃ خیر دے۔

فتنه انکار حدیث

معنی روشناد حاصب، بوصیلی

ب۔ صفات نکلا تالی ساز، کہاں چھپائی، رشن کا نہ سیند ہندستان میں یہ کتاب حصولاً ایک کے لئے ایک آٹے کا مکت میکر دنپول سے لے سکتی ہے۔

(۱) حکیم نبو و بخاری۔ محل مطبع جنور (اندر)

(۲) اکتیہ شیریہ ۱۷۴ محل تلہ کوچپور (اندر)

فتنه انکار حدیث کے استصال میں اس وقت بھی علائی حق ہے ہیت سے مذاہیں اور کتابیں بھی جب یہ فتنہ پاکستان میں ہندستان میں شبایب پر تباہ اور اب بھی جب یہ فتنہ پاکستان میں ہیئت سے اقبال اقتدار کے زیر سایہ پر درش پارا ہے علائی حق اسکی طرف سے غافل ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ کوششیں کافی حد تک کامیاب ہیں۔ اور سنگریں حدیث کی تبلیغ و تعلیم کا پرده نہ مدد مدد مچاک ہوتا جاتا ہے۔

پیش نظر کتاب میں ناصل مؤلف نے ہیئت اختصار میکن جامعیت کے ساتھ قرآن اور انقلابی رسول اور اسراء صحابا اور تعامل سلف سے ثابت کیا ہے کہ سنت رسول کو جزو دین اتنا اور دین کی تشكیل میں احادیث کو عالی قوی جاتا خود قرآنی احکام کی درست ناگزیر ہے۔ مگن ہی ہیں کہ قرآن کو تمام احکام مادا مکروہ اور احادیث کی حق بھی باقاعدہ دستت رسول کی عالم ادھیشت سے الکار بھی کرے۔

ناصل مؤلف نے سنگریں احادیث کے بعض ان اعتراضات کو جواب دی اور نظریں ذرا از ناز خونم پڑتے ہیں انکل کر کے نہیا ہیت حاج اور تشیعیں بھی جوابات تحریر فرمائے ہیں۔ فبراہم اللہ خیر البغیر،

اساس عربی

مؤلفہ۔ ندویہ الرحمن ایم۔ لے۔
شائع کر دو۔ ندویہ۔ کہ خاذ تجارت کتب۔ آرام باغ۔ فریر روڈ، کراچی۔

صفات: ۳۳ صفحات متوسط۔ تجارت پاپروپے، ہندستان میں کتبخانے میں سے لے سکتی ہے۔
کتاب کو پہلی بار باہر میں لیتے ہوئے سب سے پہلی چیزوں اسکے باسے یہی غصیاتی اثرات پیدا کرنے ہے اسکی ظاہری شکل صورت اور بھروسی، ہدایت کردائی ہے۔ نور محمد (اعظ الطایب) نے اپنی مطبوعات کے حسن صورت کے بارے میں یہ معاشر قائم کیا ہے وہ بلاشبہ ایسا ہے کہ کتاب کو پڑھنے سے پہلے ہی اسے لفظوں میں یعنی والا اسیں دیکھی جاذبیت اور کرشمہ کھوس کر لے لگتا ہے۔ پیش نظر کتاب میں بھی یہ معاشر بوجاہم موجود ہے۔ مدد نکھانی چھپائی اور معاشری کا لفڑا۔

موضوع کے اعتبار سے بھی یہ کتاب ہیئت احمد اور سلیمان کی موجودہ طور پر کے طبق ہے ہم مؤلف نے قول عرف نو کے قواعد میں اور آسان اردو میں بمعنی اخلاقیں کھجھیں جو لوگ چیزیں ملے گز رکھے اور چاہئے ہیں کہ عوی کم ہے کم۔۔۔ اتنی مزور احتجاج کے قرآن کو ترجیح کی وجہ سے بخیر کو رکھ کر سمجھہ لیں ان کے لئے پیاس بخی کی دوسری کتابیں نہیا ہیں۔

اساس عربی کے گھرے مطابق سے بلاستاد کے عربی مرن و نجوم کافی حد تک جو رہا صاحب کریمانیا و دخوار ہیں ہے۔

ایمانداری کی بات یہ ہے کہ صور و فیض کے باعثہ ہم اس کتاب کو در قاہر، غاؤ نہیں بڑے سکن جو اس چنان سے بھی بخوبی کو وقت مل سکا ہیئت کام کی چیزوں نظر آئیں۔

غاؤ کتاب پرچم صخون کے ٹھیکے میں عربی و سخونی مختلط کے انگریزی متاد فاتح بھی عدہ ثابت میں ملے گئے ہیں جو انگریزی وال طالبین عربی کے لئے ہیئت ہی سخید ثابت ہوں گے ان طالبین کو چاہئے کہ شروع ہی میں اس فاکٹ کے ٹھیکے پر نظر مل لیں اس سے ان کے لئے تمام کتاب کو جھی طردی سمجھا جائیا ہے اسے اور ان کی مسامی پڑھیں۔

it's SUMMER



لوگر میاں آگئیں!

گرمیوں کے موسم میں عموماً آپ کا جی کھی کام پر نہیں لگتا اور آپ بے حد پنیاں اور تھکنا کا وٹھ محسوس کرتے ہیں۔

”روح افران“ کا ایک گلاس آپ کو اسر نوتازہ دے اور ریشاں بنائے کرے۔ یہ یہاں کو بھیجا تاہے۔ - تھکنا کا وٹھ کو دور کرتا ہے۔ اور جسم میں تازگی اور فرحت پیدا کرتا ہے۔ یہ تازہ پھلوں کے رس، جڑی بیٹیوں اور بیخولوں کے عرق سے تیار ہوتا ہے۔ اور وہاں تک ہے بھر پور ہوتا ہے۔ ہر روح افران کا گلاس آپ کے جسم کو ۱۵۰ کلورز طاقت بخشاتا ہے۔



روح افران

فرحت مجشش اور تسلیکین دہ

حضردار دادخانہ (وقف) دہلی۔

ایک پر شردی شرق پر ہے جسکے اشکشوں سے منت طلب فرمائیں۔

چند خاص اکناف کتابیں

اشترکیت وس کی تحریر گاہ میں [اصول نظریات کی]
حدائق توہینات

پوری طرح واضح کی جا چکی ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں اشترکیت ناص
نامکار ہے۔ لیکن بعض لوگ اصول و نظریات کو جھوٹ کو صرف داعی
سے بحث کرتے ہیں اور وہی پروپگنڈہ وسیلہ ہے اشترکیت
کاظمہ وہہ پڑتا ہے اسے دلیل بنانے کا اشترکیت کی خوبیاں گزانتے
ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ کتاب نہایت ضروری اور قیصہ کی
تصنیف ہے۔ اس جس روس کے اشترکیت معاشرے کی صبح و نیجے حالت
کو خود اشترکی صفتیوں پرستروں اور مشاہدین کی تحریر و تقریر کی
روشنی میں نہایت مدلل اور واضح طور پر میں کیا گیا ہے۔ اس کا
معطالعہ پر مسلمان کے لیے خوبیاں اور ہر اُس شخص کے لیے عموماً جو
اشترکیت کے علمی نتائج جلتے کا خواہش مند ہے۔ نہایت ضروری
اور ضریب ہے۔ قیمت مجلہ تین روپے۔

محمد بن عبد الوہاب [ازصول ناسخوں صدی عجمی کے شہر و مصل
شع الحلال و الحرام] محمد بن عبد الوہاب بخاری کی سیرت اور دعوت پر ملی و
تفصیلی تصنیف جس میں شرق غرب کے تمام یادگار پوری طرح
کھنگال کر غلط فہمیوں اور غلط جوانیوں کی حقیقت و واضح کی گئی ہے۔
نہ صرف کتبوں کے حوالے ہر شریعت ہیں۔ بلکہ ان کتابوں کی علمی و تاریخی
پوزشیں اور مقام کوئی تفصیل ایمان کیا گیا ہے۔ کتاب کل شفاقت است
و اہمیت کے لیے فاضل صفت کا نام ہی کافی ہے۔

قیمت دروپے آٹھ آنے ہر
اس پر سے طلب فرمائیں۔

اسلام کا نظام حکومت [یعنی اسلام کی ریاست ہمارہ
کامل بستہ راست اسلامی اور

قابلہ حکومت۔ جس میں اسلام کے نظام حکومت کے تمام شعبوں سے
کاظمیہ ریاست و سیادت کے تمام گوشوں ریاست و حکومت اور
اس کے متعلقہ امور اور عالمی معلومات کو وقت کی تکھری ہوئی
زبان اور جدید تفاہوں کی روشنی میں نہایت تفصیل کے ساتھ داغ
کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ حکومت اہمی کی تاریخ افراطیم اسلام کی
حکومتوں کی مرگزدشت دلچسپ اور نوثر پر ایہ میں بیان کی گئی ہے۔
قیمت چھ روپے۔ مجلہ سات روپے۔

عبد نبوی میں نظام حکمرانی [از جانشی حمدیہ اللہ عنہ]
یحییٰ و غیرہ کتاب

لپٹ پر ضرور کی بالکل اونکھی چیز ہے۔ فہرست کے چند عنوانات
مالاحظہ ہوں۔ عبد نبوی کا نظام تعلیم۔ ۲۔ حضرت اور حجاجی وغیرہ۔
خرپس کی بنیاد پھر جسیں احتقاد اور خیال آرائی تھیں۔ بلکہ چجز
کو محسوس تاریخی دلائل سے تابعی کیا گیا ہے۔ قریب اپاچ شاہزاد باؤں
کے والوں سے کتابہ ہر تین ہے۔ یقیناً یہ کتاب آپ کے یعنی اسلامی
مطالعہ کی ایک بہت ہبہ ہے۔ قیمت مجلہ درج ڈرست کو للیعہ
بیساکہ نام سے ظاہر ہے اس مقدس کتب

مسرا پر رسول [یعنی آنحضرت کی ذات گرامی کے کتاب م ہی

گوشوں کو معتبر رہایت دلائی سے سامنے لایا گیا ہے۔ اُنہاں میں
کھانا پیدا۔ سونا جاگا۔ بولنا۔ سکون۔ معاملات۔ اخلاق۔ عادات۔
مرفوہات۔ علمی۔ غرض آنحضرت کا تمام سرای القاظ کی صورت میں
ہیں کیا گیا ہے۔ پیش لفظ سید ابوالا علی مودودی کا ہے۔ (انیل مگین، ۱۹۷۲)

مکتبہ تحقیقی دیوبند ضلع سہارنپور (دیوبند)

حضرت مأمونیت کا شاہ نامہ اسلام (جدید)، مجلہ پاپخوبی میں طلب فرمائیے۔ آنحضرت کے وصال اور خلافت راشدہ کے تیام پر یہ عجیب غریب چیز ہے۔

لابواب ردو و عربی دوسری طوکشتری

مصارف اللغات میں ہے جنہوں عام

ابو الفضل عبد الحفیظ صاحب، مظلہ کی ذات گرامی محتاج تعارف ہے۔ آپ نے ترجیح کرنے والوں اور دیگر شاگردین کی آسانی کیتے اس لیکے ایسی دوسری تبارک کے شائع کی ہے جس سب کی بھی اور دوسرے کا عربی ترجیح نہیں آسائی تے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح کی دوسری فی زمانہ م ویسی ندیاب تھی اور حقیقت یہ ہے کہ فاضل موتوفے یا کسی بروتی میں کو رو وقت پورا کیا ہے۔ «سری زبانوں کے چوافاظ اور دوسری مخصوص ہیں۔ مثلاً مکریزی تھجھٹ، رمل و غیرہ انکو بھی خصوصیت اور توجہ میں شامل کتب کیا ہے۔ لکھائی جھپٹی پائیزہ۔ کاغذ عمدہ۔ مجلد مدد شکور پھر پو

اشاعتِ اسلام

علماء شبیر احمد عثمانی کے بڑے بھائی اور اعلیٰ علوم سابق، تم حضرت مولانا شبیر الحسن کی یہ سفر کے آثار تھیں کہ مولانا شبیر احمد عثمانی کے حضرات مثلاً مولانا شاہ انور صاحبا کامیری مولانا حسین احمد صاحب بی بی مظلہ اور مولانا محمد طیب صاحب قبلہ تم اور العلوی دیوبند وغیرہم سے راؤں میں حاصل کر لیکی ہے۔ اسلام کس طرح پھیلا ہوا اس سوال کا الفصلی اور مختارہ جواب تاریخ دوسری اور عرض و نقش کی شہادوں کے ساتھ شاید بھی کسی کتاب میں اتنی تفصیل و تحقیق سے دیا گیا ہو میفید ہوئیکے ساختہ پر اس قدر ہے کہ ایک دفعہ شروع کیے تھے کوئی بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ نیا ایڈیشن عمدہ لکھائی جھپٹی اور دلکش ناٹل کے ساتھ تحریکت چور پر پرے و مجلدات پر پرے

شہزادی علیمی

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی محرکۃ الاراء سفارماہ میں تصنیف القول الجیل شواریں کامل مدد شریحہ شاہ صاحب حمد اللہ نے اس کتاب میں ذکر و معیت کے مالہ و ما علیہ پر مفصل کلام کیا ہے۔ بلاشبہ عیت دکار کام و خود رجوع نہیں ہے۔ اور اس باب میں ہے افراط و تفریط میں رہی ہے "سواریں" کا مطالعہ صحیح تھی، پہنچنے کیلئے نہیں تھی، بلکہ ہو گا صفات میں اقتیمت ہر تہیں قصیدہ بیان (دکان)، علی کے عجیب افادات۔

تہیں قصیدہ بیان

بیعت ارشاد کہ رائے سفلہ کیلئے پہلے زیری، پھر کمال کی پہچان طریقت و

کتاب اوصیت (اردو)

مولفہ: ۱۴۱۳ عظیم ابوحنیہ
رخانہ اللہ عزیز یعنی امام احمد و عقائد کی تشریح۔ زبان عالم فہم سیں صفحات علیہ اقتیمت (اردو)۔
طبعہ امام اقتیمت حضرت ولانا اشرف علیہ
حیات مسلمین (اردو) نے اس کتاب میں ایسی اہم دینی تحریک

شامل کی ہے۔ جن کو اختیار کر کے مسلمان کی زندگی صحیح تھیں اسلامی زندگی ہو جاتی ہے۔ جو اہم اصول و عقائد اور اعمال و عبادات تھیں مذہبی کتابوں میں بھروسے ہوتے ہیں۔ انکو کجا کارکرے شخص کے نتے تکمیل عقائد اور عکیل عبادات کی مشکل رہا آسان کر دی ہے۔ مجدد خوبصورت ڈسٹ کو۔ قیمت ایکروپیہ بارہ آئے ہے۔

مضامین لدنایسٹری میان ندی

سید میلان ندوی کے خاص القاص اور محرکۃ الاراء ضمیم کا جو عہد پہلی فرستہ میں مطالعہ کی چکر ہے۔ پہلی اعلیٰ درجہ کے حوصلاتیں بریز مضمامیں گویا ہیں قیمتی ہوتی ایک شتر میں بڑے دینے کئے ہیں۔ قیمت چار بڑی (محلہ پاچ روپے)

اعجاز القرآن

اعجز الاراء تھیں ملکیں حضرت علماء شبیر احمد عشانی کی موسووف بحر العلوم پوری تکمیل ساختہ تلمذ کے بھی بادشاہ تھے۔ انداز میان عالم فہم دینیزیر احمد رحیم پہلی اس تسلسل میں، غرض آپ کی تحریر یہ رکھو کہ قابل ہیں۔ دشمنان اسلام نے قرآن کے اعجاز پر جو افتراضات کئے ہیں اسکے دنایاں شکن جو ایات اعجاز القرآن میں ملاحظہ فرمائیے۔ ہدیہ ۲۰۲۰

آداب العذی

اجراۃ الاسلام امام فراولی کا ایک کیاں افراد رسالہ شماں اور علیہ شریعت و محاجات وغیرہ اختصار و مسلم کے اخلاق، جمع کئے گئے ہیں۔ ہدیہ صرف دس آئے۔ اسلام نے کس کس خوبی سو کی ہے۔ اس موضوع پر لابواب کتاب میں موجودہ دو بیدا خلقی میں یہ تھے کام کی جیزی ہے۔ جسے عمدہ طباعت و کتابت ساختہ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت چار بڑی (محلہ پاچ روپے)
مکتبہ بھلی دیویسند (بوبی)

قصص القرآن

ایک عظیم الشان مذہبی اور عربی ذخیرہ اردو زبان میں

حصہ اول۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت موسیٰ وہاڑن تک تام پیغمبروں کی مکمل حالات و واقعات۔ قیمت چھروپے۔

حصہ دوم۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام پیغمبروں کی مکمل سوانح جیتا اور دعوت حق کی معما قاز شریع پذیر۔ قیمت تین روپے۔

حصہ سوم۔ اصحاب الہیف والرقم، اصحاب القریۃ، اصحاب البیت وصحاب الرسیب میں افراد اور یہود، اصحاب الانور واصحاب الفیض، اصحاب البیت نہیں اور القرین اور مدد مکندری، سما اور سیل ہرم وغیرہ۔

قصص القرآن کی مکمل و محققة تفسیر۔ قیمت پانچ روپے۔

حصہ چھٹا۔ حضرت علیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام

کے متفق حالات۔ قیمت چھروپے۔ آنے آؤں میں پیغمبر خلیلہم رضیٰ پانچ روپے۔

ہر حصہ الگ لگ بھی طلب کیا جاسکتے ہے۔

مرجان المسنون ارشاد امت نبوی کا جامیع و مستند ذخیرہ

اردو زبان میں

جلد اول۔ اردو میں آجکس احادیث کے چند فحص اور تراجم

کے سوا کوئی نہیں باشان کارنامہ انجام نہیں دیا گی۔ یہاں موقع ہے

کہ "مرجان المسنون" کے نام سے خدمت حدیث کا عظیم الشان مسلسل شریع

کی گیا ہے۔ حدیث کی اصل جبارت اعراک سے ماحصلہ میں عام فہم

زوجہ اور شریعی نوٹ شریع میں ایک بیو ط مقدمہ ہے جس میں ارشاد امت

نبوی کی اہمیت اور احادیث کو مراتب و درج پر ہمیں محض کے

علاؤہ تدوین حدیث کی تاریخ اور مقام رسالت و تہوت اور دو اہم ترین

عنوانات تفصیلی کلام کیا گیلے ہے بعض شہرو رائہ حدیث اور کاربین امت

کے حالات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ہمیں دو شیپے رجھل بارہ روپے)

جلد دو۔ ضخامت بڑھ جنون کو باعث رترجان (الست) کو محروم گئی

جلد تیس۔ تیس کردیاں جنا پنج جلدیاں کتاب الہیان والاسلام کے تمام

اہم اواب پرستیں ہے۔ پہلی جلد کی سب خوبیں اس میں موجود ہیں۔

حدیث نو روپے (جلد ایسا رہ روپے) مکمل ہو جو صدر خلیلہم رضیٰ پرے۔

(مجلد تیس روپے)

مشیحۃ اللئاٹ

اردو عربی لغت کی ایک عظیم الشان کتاب۔ پچاس بزار سے زائد عربی

لفاظ کی ارادہ شرح۔ عظیم الشان عربی اردو لغت اپنی خصیتوں کے حامل سے بے مثال ہے۔ جہاں تک عربی سے اردو میں لغات

کے تربیت اور تشریع کا تعلق ہے۔ آج تک اس درجہ کی کوئی کتابی

وجود نہیں آئی۔ سائبہاں میں عمری ریزی اور کوششوں کے بعد بڑی قطعے کے ایک ہر اسے زائد صفحات پر مشتمل عظیم القدر

لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں بیش کیا جا رہا ہے۔

المجدد عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت سب سو زیادہ جامع اور دلپذیر بھی جاتی ہے۔ مصباح اللئاٹ میں نصف اس کتاب کا پورا عطا شد کریا گیا ہے۔ پہلاں کی ترتیب میں عربی

لغت کی بہت سی و مسری بلند پائیں اور فتحم کتابوں سے اخذ و استباق

کی تمام صلاحیتوں کو کام میں لا کر دوں اگرچہ اسی ہے۔ جیسے قاموس -

العروس۔ اقرب الوارد صحیحۃ اللئاٹ۔ نہایہ ابن اثیر۔ صحیح البهاری۔

معجمات امام راغب۔ کتاب الفعال۔ مثنی الارب۔ صلی وغیرہ۔

معہماں ح اللئاٹ ملک طلباء عربی سے پیسی رکھنے والے اگر یہی

وال اردو خواں مریک لکھنے ملکی اسے۔ چل خصوصیت اور

ضیر طبعی گرد پوشا۔ قیمت سو روپے۔

فاروق مصنفہ۔ مولانا شبیل علیہ الرحمۃ۔

حضرت عرفانیون کی سیرت حالت و کلاموں

پر جس یہ کتاب اپنی علم میں عجیب شہود و قبول ہوئی وہ محتاج میان نہیں

جیقت یہ ہے کہ اسلام کی اس فاتح عظیم اور طبل جیل کی زندگی اور

ور غلاف کی تفصیل الفاروق سے زیادہ اور کسی اردو کتاب میں

نہیں لیتی۔ مصروف آپ کی سیرت اور اخلاق دفقات کا بیان ہے۔ بلکہ

آپ کے بھکاری ہوتے ہے عہد طلاق کے جبرت المیز و اقامات۔ ایک

ٹی قافلوں اور سعدی کارنامے اور ایک معرکوں کی تفصیلیں شامل

کتاب میں یعنی نقشہ بھی شامل کتاب ہیں۔ اسلامی تاریخ کے میں

نہیں دوسری معتبر تاریخ جاننے کیے۔ "فاروق" اپنی قسم کی واحد تصنیف

ہے۔ تاہیلہ بیش مجدد دہشور۔ قیمت چھروپے۔

مکتبہ تحلی دیوبند ضمیم سہار نپور (بی۔ پی)

شاد نامہ اسلام (حدیث) از حضرت عائز عثمان۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔

بہشتی لیبر کی قیمت میں زیر دست شرعاً بایت

اب تک جو بہشتی زیور غیر خلائق پر کامیا جا رہا تھا، اب وہ بارہ کامیا جائیگا، مجلد دو جلد نہیں پندرہ روپے، جو لوگ بغیر حاشیہ اور بلا اضافات کامیا ہیں انہیں اشرفی بہشتی زیور غیر خلائق ساٹھے سات اور مجلد نو روپے کا مل سکتا ہے:- اس اعلان رعایت سے فرمی قائم اٹھائیے۔

قدان بلاترجمہ

شاندار عکسی، ہر صفحہ پر خوش نہایت، ہر صفحہ کوچھ کوچھ روشن، کافہ سفید، نائل لکش روئیں، جو کات نہایت مددی ہے ویسے ہوئے، صحت میں بیکار، چھپا فی میں اعلق، جلد کرو، ہر ہر روپے

قرآن: بہت منوٹ حروف کا بہت بڑا سائز دو ترجمہ والا

حکیم الامت مولانا اشرف عینی
ادشاہ رفع الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بیکاری
تراجم اور تفسیری حاشیہ کا قرآن بہت بڑے سائز میں جلی قلمبندی
سفید چھپہ کا غذہ اور وہ ختنہ لکھائی چھپائی کے ساتھ چھپ گیا ہو
ہر ہر جملہ کو شمع پختہ چھپیں۔ روپے، جلد اعلیٰ پختہ تیس روپے

قرآن

منوٹ حروف والا

مولیٰ ٹکاہ والوں کے لئے، سنبھال حروف اور دو اعلچے
حرکات والا قرآن کافی دلت، اٹھا کر پا کستان سے ملکا گیا ہے
یہ روپی ہے جس کا اعلان کوہ عرصہ پچھے جا رہی تھا، اور بعد میں تمہارے
با عاشت آرزوؤں کی تعلیم نہیں کی تھی۔

حمد بری بلڈ کر شمع روپے دیجی چیز اعلیٰ سفید لائی کا تھا
(پر جیسے گی رہ روپے کی تھے)
اوڑیں قیمت لکھ کر اپنی مطلوب تیس کو دلخیج منزرا مائیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ

لغت حضور:- دعد المکنزی لغتوں کا جمیع عمر، قیمت ۱۰/- — اقبال کا شکوہ جو ایش کوہ پا کرنے چھا پا رفتہ

DURR.E.NAJAF

مضریو طخول کی اسیں مضبوطی (اوکیس سرتوں کی سرگزشتی) دھات کا

- درست نگاہ والے بھی اسے استعمال کرتے ہیں یونکریا تھری ٹرک نگاہ کو فناہ رکھنا ہے۔
- ہدایات ساتھ پھیلی جاتی ہیں۔ عمدہ پیکنگ مضریو طخول نازہ
- **نوت**۔ خالص جتنی کیساں ای سلانی ۲۰ میں طلب کئے

تیرپردف علاج و غیرہ کے

- انہی سچے پن کے سوا آنکھوں کی تمام یماریوں کا تیر بیدف علاج
 - وحشند سوتیا، جالا، رتو ندا، پریبال اور سرفی و غمینہ کے لئے بہت سام شفا۔
 - بارہ سال سے بے شمار آنکھوں کو فائدہ پہنچا رہے۔

چند تعریضی خطوط کمی نقلیں ملاحظه فرمائے

بے راستے وہ مگاک اس سرسر کو استعمال کریں۔
سماں و جو لا اسرار میں خدا نے علم مودا آمد، سرسکو نسل
 میں نے سرخ بھفت کا استعمال کیا تھا میرت مظہر پایا۔
 خان بجهاد رسولی حاجی حکیم محمد علی خاں صحت
 عرف کو میاں ریس اعظم نے

ڈاکٹر حضرت پاراخال حسناہم تی اپنی ایشیائی آئی
زم نفلوی سوچن لکھنو
سرد بخف اکھوں کی جواریوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے
یہیں ملے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس کے
استعمال سے آنکھوں کی روشنی مبتدا تی ہرگز ہے۔

شیخ الحدیث حضرت رحمۃ اللہ علیہ احمد صاحب مدنی
حدائقِ حجۃ الدین علیہ السلام

عروف کریمیان ریس اعظم
سرخچہ بہت عدو مرد ہے میں نے بہت سے شکوہوں
لودو، اخنوں نے استعمال کیا اور بے حد تعریف کی۔
ایک تولہ پائی رہے۔ ۶ ماشہ تین روپیے
ایک ساتھیں شیشیاں رنگائے ترچھوں کا فتنہ
ایک یاد دشمنی پر ایک بی تھوڑا صرف ہو گا،
یعنی جو سرکی قوت کے علاوہ ہے۔

حکم کشمیریا الال صاحب دینہ پر اپنے تصور
سرورِ تجھ فائز نہ ہوں کوئی اولاد اس کے استعمال
سے ان کو قائدہ پہنچا سرورِ تجھ فائز اکھوں کے امراء کے
استعمال نہیں تھیں ہے۔ جن پر ایک سے سفارش کرنا ہوں
اسکے استعمال سے قائدہ ادا نہیں۔

مولانا سعیدرضا احمد صاحب عثمانی رہنمای تحریر فرمائے ہیں
میں نے شروع بخوبی استعمال کیا اور دوسرے امروز، کوئی
استعمال کرایا تھا اسکے بعد سے میرے میں ملے استعمال
نے سب سے اچھا اور بہتر است پایا۔ مجھے ایسا ہے کہ جو شخص
اسکے استعمال کرے گا وہ میرے بیان کی تصدیقی صرف
نہیں سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔

نکے علاوہ بھی اور بہت سے غلتوں پر جو دس

لیکن این عیین پادری را

رسن خیلے پا یہ اسی ہے کہ ایں بصیرت اس بھارت افراد
سرمہ ۱۵ استعمال کر کے اسی تجھر سخن میں جس ردد تو یہ کے

ہندوستان کا پتہ، دارالفنیض رحمانی دیوبند - ضلع سہارن پور۔ یونیورسٹی
پاکستان کا پتہ - شیخ سید احمد صدیقی ۵٪ نظم آیا کرچی۔ باستاذ حضرات اس پتہ پر بحثت مخصوصہ ڈاک رواد کے رسید
میں اگرچہ عین سید محمد علی ممال رواد کروایا جائے گے۔

کتب‌هاستیز - دلخواه

عہرناک
سبق آموز

ذہب

جماعت

ایمان افروز
دول انگریز

اصافت

حق

SHAHNAMA E ISLAM

شہنما مسلم

حصہ اول

حضرت حقیقت جاندھری اپنے شاہنہامہ میں اخضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بارکے واقعیتیں کو لیکن حضرت عامر غفاری کا شاہنہامہ اخضور کو مصال سے شروع ہوتے۔
غامر امریکیں وصال حوان کے چابتے فارسی صاحبوں پر کیا گزی؟
فرض اور بحث میں کسی شدید تکش ہوئی؟

پھر غلافت را شدہ کس طرح قائم ہوئی۔ اسلام کی بے پہلی
باقاعدہ حاومت کیونکہ عالم وجود میں آئی۔
یہ کچھ شعر کو بعد از دوین بیان میں طبق فرمائی۔

شہنہامہ
نیادہ کو نیادہ
اشاعت دین تو دین کی
بہترین خدمت حکومتی جو ملک
اوہ احباب کو تو بدل دلائی۔

حق و باطل کی تواریخ کیاں

کہاں مکرا ایں اور باطل کس طرح

منلوب ہوا؟

خلینہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے
کیا کیا معمر کے سر کئے؟

اسلام میں جمہوریت
کا

تمغہوم کیا ہے؟

کتابت مکتبہ تحریکی دیوبند صدر مسجد
کتابت مکتبہ تحریکی دیوبند صدر مسجد

اگر آپ
خلافت را شدہ
کی تمام تاریخ متنقہ
وکیسا جاتی ہے شاہنہامہ
خوب کر مصنف کی جہت پڑھائیے